

وَقَدْ كَرَّمْنَا رَسُولَنَا وَوَعَدْنَا مَنَاسِكَكُمْ وَأَنَّهُ

يَكُونُ فِيهَا حَقٌّ لِّكُلِّ مَنَاسِكَكُمْ وَأَنَّهُ

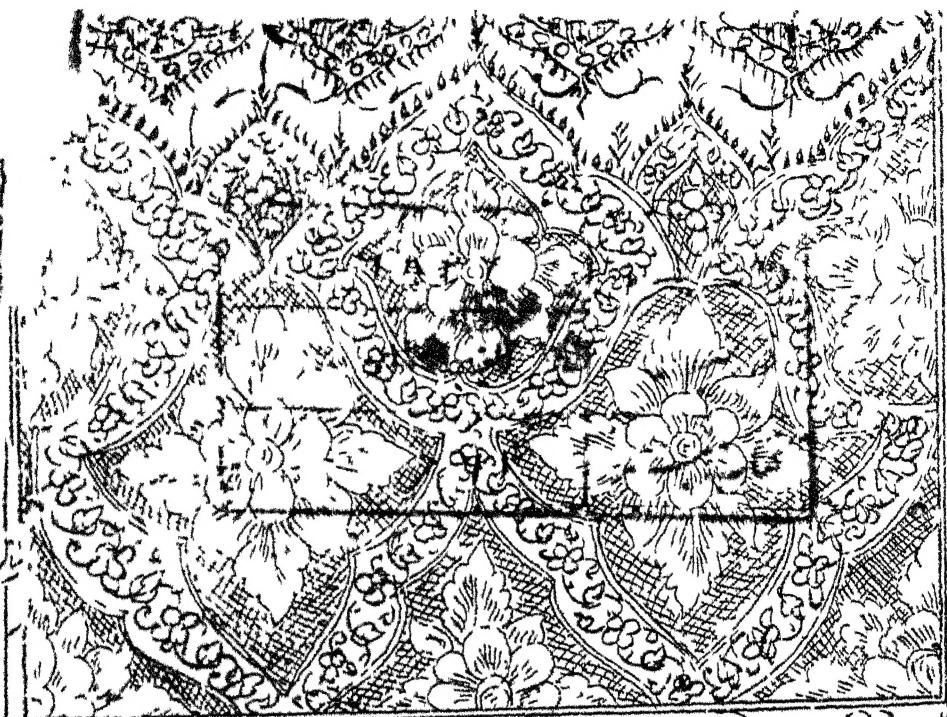
لَهُ الْبَقَرَةُ الْبَاقِيَّةُ

وَالْبَقَرَةُ الْبَاقِيَّةُ

وَالْبَقَرَةُ الْبَاقِيَّةُ

وَالْبَقَرَةُ الْبَاقِيَّةُ

وَالْبَقَرَةُ الْبَاقِيَّةُ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ اَمَّا بَعْدُ اَحْمَدُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَلٰی عِبْدِ الْعَزِیْزِ مُحَمَّدٍ عَلٰی رَشِیْدِ ابْنِ حَبِیْبٍ وَ
 وَالتَّمِیْمِ عَلٰی سُلُوْمِیْ مُحَمَّدٍ عَلٰی الْعَزِیْزِ نُوْزِ اَہْمَرِ مَرْقَدِہٖ وَجَعَلَ الْجَنَّةَ سَنُوْاہٗ تَاجِرَ کُتُبِ شِیْرِیْ بَازِ اَلْمَلاہِیْمِ
 برادران اہل اسلام کی خدمت میں عرض پرداز ہے کہ برادر عزیز عبدالستار غفر اللہ عنہ عرصہ
 اس بات کا ملحق تھا کہ کتاب الآثار امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ کا ترجمہ اردو میں شرح اردو
 تیار کر کے شائع کیجیے۔ تاکہ عوام احناف اس سے مستفیض ہوں مگر باعث عدم فرصتی عزیز مذکور
 کی خواہش پوری نہ کر سکا اور اس عرصہ میں عزیز مذکور کو مرض الموت لاحق ہوا اور بکالت مرض بار
 بار ملتی ہوتا رہا چونکہ عزیز مذکور کا مرض بڑھتا گیا چون وہ دوا کی تجاوت ہو گئی اور ساتھ ہی اسکے
 ترجمہ شرح کتاب کیلئے عزیز مرحوم کا اصرار حد سے بڑھا مجبوراً اسی حالت کم فرصتی اور بیماری
 میں بکالت ہوا اور ترجمہ شرح لکھنا شروع کیا اور تھوڑے عرصہ میں عزیز مرحوم کی حیات میں ہی ختم کیا
 اور عزیز مذکور کو بعض بعض منافع سنا دیئے بعد اقبس اتفاق کہ اوپر میں نے لفظ نعمت لکھا
 اور اوپر عزیز مرحوم نے داعی اہل (ممبر اثنا عشر سال میں عالم شباب میں) کو لبیک کہا

وَقَدْ تَرَكْنَا الْيَدَ دَاخِلَةً فِي الْبُحْرِ لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الْاِثْنَانِ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ رَجَبٍ سَنَةِ ثَمَانٍ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ هِجْرِيَّةً
 اے نام بھی اسکا اُسی عزیز کے نام پر فینٹا استار فی شرح کتاب الآثار رکھا گیا ہے
 یہ تک افکار زمانہ نے فرست نظر ثانی کی تدری ہوا سطر مخدوم مکرم بندہ جناب مولانا مولوی
 محمد ابو الحسن صاحب محدث کی خدمت میں سودہ واسطے نظر و اصلاح کی بھیجا گیا مولانا
 مدوح کی عنایت کا شکر یہ ہے کہ اونٹوں اخو کی گزارش پر خدمت شافہ گورافرا کر نہایت جانفشانی سے اس کی تکمیل فرمائی
 ورنہ اگرچہ تمہارا یہ جلدی کچھ سو میں لگے تھے مگر فرمادے اب ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اگر کچھ ہے
 وخطا ترجمہ شرح میں ہیں تو اطلاع دین تاکہ طبع ثانی میں درست کر لی جائے اور جو اصحاب مطالعہ
 اب ہذا سے مستفیع ہوں وہ عزیز مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرما دیں اور شارح و ترجمہ

کو دعاے خیر سے یاد فرما دیں و امروسلے التوفیق و حسن الرفیق

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بَابُ الْوُضُوءِ

باب ہے وضو کے بیان میں **ف** نماز کے پہلے وضو کرنا فرض ہے بدون وضو کے نماز
 بیت نہیں اور فرض وضو کے چار میں منہ کا دھونا اور دونوں ہاتھ کا دھونا کہیں سے کہیں اور دونوں
 بن کا دھونا ٹخنوں سمیت اور چوتھا می سر کا مسح کرنا قال مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 حَسَنًا عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ الْأَسْوَدِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ
 يَدَهُ مِثْلِي وَكُمُ مِثْلِي وَاسْتَشَقَّ مِثْلِي وَغَسَلَ وَجْهَهُ مِثْلِي وَغَسَلَ زَاغِيَهُ مِثْلِي
 لَوْلَا أَنَّهُ سَمِعَ دَأْسَهُ مِثْلِي وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مِثْلِي وَقَالَ حَمَّادُ الْأَوْدِيِّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ
 أَسْبَغَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ أَقُولُ أَيْ حَنِيفَةَ وَيَدُهُ نَالُخُنْ تَرْجُمَةُ إِمَامٍ مُحَمَّدٍ كَمَا أَخْبَرَنِي سَمْعَانُ
 نَفِذُ اَوْسُ رَدِيتُ كِي حَمَادُ اَوْسُ اِبْرَاهِيمَ نَخَعِي اَوْسُ اِسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ كِي حَضْرَتِ عُمَرُ بْنُ
 اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ كِيَا اَوْسُ اِبْنَهُ دُوْهُ دُوْا اِبْرَاهِيمَ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ
 اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ اَوْسُ اِبْنِ اَلْمَدِينَةِ

دارالامام محمد
 دارالامام محمد
 دارالامام محمد

دو بار اور اپنے پاؤں دھو دیا اور حمانے کہا کہ وضو میں اعضا کو ایک ایک بار دھونا ہی کافی ہے جبکہ
کامل کریں تو وضو کو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم ایشیہ میں **ف** احمدیہ میں
معلوم ہے اور وضو میں اعضا کو دو بار دھونا ہی درست ہے اور ایک ایک بار دھونا ہی درست ہے بشرطیکہ
کوئی جگہ خشک نہ رہے امام محمد ہی نے کہا کہ فرض وضو میں اعضا کا ایک ایک بار دھونا ہے اور تین بار بزرگ
افضل ہے فرض نہیں اتنے محدث کو یہی معلوم ہوا کہ سر کا مسح دو بار کرنا ہی درست **مُحَمَّدٌ قَالَ**
لَحْدَرَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَتَّابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ تَغَسَّلْتُ مَقْدَمَ أَذُنِيكَ مَعَ الْوُجُوءِ وَأَمْسَحْتُ بِهَا
أُذُنِيكَ مَعَ الرَّأْسِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ بَلَّغْنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَلَّمَ قَالَ أَذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْجِبُنَا أَنْ نَمْسَحَ مَقْدَمَهُ وَمَوْجِدَهُمَا مَعَ الرَّأْسِ
وہ کہنا خان ترجمہ امام محمد نے کہا کہ خبر دی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے اوس شروایت کی حماد و اوس ابراہیم و دیگر
نے کہا کہ دو ہواگلی طرف اپنے کانوں کی ساتھ منہ کے اوس سر کرانگی پچھلی طرف کا ساتھ سر کے امام محمد نے
کہا کہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ پہنچنی ہو کہ یہ حدیث کہ حضرت نے فرمایا کہ کان سر میں سے ہیں امام محمد نے کہا
کہ خوش گستا ہے کہ یہ کہ سر کرین ہم کانوں کی اگلی طرف اور پچھلی طرف کا ساتھ سر کے اور اسی کو ہم ایشیہ
میں **ف** احمدیہ میں معلوم ہوا کہ کانوں کی اگلی طرف منہ کے ساتھ نہ ہو بلکہ اگلی اور پچھلی دونوں طرف
کا سر کے ساتھ مسح کرے پس ثابت ہوا کہ ابراہیم کا قول ضعیف ہے اور امام محمد ہی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ
مذہب ہے کہ کانوں کی اگلی طرف کا حکم منہ کا ہے کہ اس کو منہ کے ساتھ نہ ہوا جاوے اور انکی پچھلی طرف کا
حکم سر کا ہے کہ اس کو سر کے ساتھ مسح کیا جاوے اور مخالفت کی انکی اس میں اور لوگوں نے اور کہا کہ کان سر میں
ہیں ہم کیا جاوے اگلی طرف اور پچھلی طرف انکی کا ساتھ سر کے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ حضرت عثمان
روایت ہے کہ وہ اذنین وضو کیا سو مسح کیا اپنے سر کا اور اپنے دونوں کانوں کا اندر سے اور باہر سے اور کہا میں نے
حضرت کو اس طریقہ وضو کرتے دیکھا ہے اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا اور یہی قول ہے ایک
جماعت اصحاب کا **أَنْتَه مُحَمَّدٌ قَالَ لَحْدَرَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَافِيَا عَنْ أَبِي**
نَصْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ وَ
التَّكْبِيرُ خَيْرُهَا وَالتَّسْلِيمُ خَيْرُهَا وَلَا تَجْزِي صَلَاةٌ إِلَّا بِهَا تَحْتَ الْكِتَابِ مَعَ أَهْلِهَا فِي كُلِّ
وَلَعْنَتَيْنِ سَلَّمَ بَعْنِي فَلَسْتُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ بِهِ نَأْخُذُ وَإِنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْكِتَابِ حَدَّثَهُ لَمْ يَسُدَّ

وَجَزِيَّةٌ قَالَ مُحَمَّدٌ لَمَّا خَاتَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَلَّمَ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ هُوَ أَمَامُكُمْ
 ارْتَشَلَتْ فَأَقْلَمَ مِنْهُ وَإِنْ شِئْتَ فَأَكْثَرُ هُوَ قَوْلُ ابْنِ جُنَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَرْجَمَهُ إِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا
 کہ خیر دی ہوگا امام ابو حنیفہ نے اوس کے کما حدیث بیان کی ہم سے ابو سفیان نے اوس کی روایت کی ابی نصرہ سے
 اوس کی روایت کی ابو سعید خدری کہ حضرت نے فرمایا کہ وضو بھی ہو نماز کی اور اس کے کبر کہنا حرام کرنا اوس کا ہے اور
 سلام پہننا احلال کرنا ہے اور نہیں کافی ہے نماز اگر ساتھ سورۃ الحمد کے احال میں کہ اوس کے ساتھ اور قرآن بھی
 ہو اور ہر دو رکعتوں میں التحیات پڑھ امام محمد نے کہا کہ اسی قول کو ہم لیتے ہیں کہ سورۃ الحمد کے ساتھ اور قرآن
 بھی پڑھے اور اگر فقط سورۃ الحمد پڑھے اور اس کے ساتھ قرآن کی اور کوئی سورۃ نہ ملا دی تو گنہ گار ہوگا اور کفایت
 کر لگی اوس کو امام محمد نے کہا کہ خیر ہو چکی ہم کو کہ ابن عباس سے کہیں نماز میں قرآن پڑھنے کا حکم ہو چکا ابن
 عباس نے کہا کہ قرآن قبل امام ہے یعنی نماز میں اوس کا پڑھنا فرض ہے اگر تو چاہے تو تھوڑا پڑھ اور اگر چاہے
 تو زیادہ پڑھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف امام محمد اوی نے کہا کہ ایک قوم کا یہ مذہب ہے کہ ظہر اور
 عصر کی نماز میں قرآن نہ پڑھے لیکن بہت حدیثوں کو ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن پڑھنا ثابت ہو چکا ہے
 پس بالیقین کے قول کا کچھ اعتبار نہیں اور عقلی دلیل اسپر یہ ہے کہ نماز میں قیام کرنا فرض ہے اور اس طرح
 رکوع اور سجود ہی فرض ہے اور نماز انکو مستغن ہے اگر ان میں سے کوئی چیز چھوڑ دیے تو نماز درست
 نہیں ہوتی اور یہ سب نمازوں میں برابر ہے اور یہاں مقدمہ بالا اتفاق سنت ہے کسی کو اوس میں اختلاف
 نہیں اور وہ سب نمازوں میں برابر ہے اور دو سرے مقدمے میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ وہ فرض
 ہے اور بعض کہتے ہیں کہ سنت ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ وہ سب نمازوں میں برابر ہے سوائے چیزوں میں سوجو
 چیز کہ فرض ہے وہ سب نمازوں میں فرض ہوگی اور سات کی نماز میں پکار کر قرآن پڑھنا فرض نہیں بلکہ سنت
 ہے بعض نمازوں میں ثابت ہے اور بعض میں نہیں اور چیز کہ فرض ہے اور نماز اوس کو مستغن ہے کہ بدو
 اس کو درست نہیں جب بعض نمازوں میں فرض ہوئی تو اسی طرح سب نمازوں میں فرض ہوگی اور جب کے مغرب
 اور عشا اور فجر کی نماز میں قرآن پڑھنا سب کے نزدیک فرض ہے کہ بدو اوس کے نماز درست نہیں تو اسی طرح
 ظہر اور عصر کی نماز میں ہی فرض ہوگا پس یہ دلیل قاطع ہے اوس شخص پر کہ ظہر اور عصر کی نماز میں قرآن کو
 فرض نہیں کہتا اور ان کے سوا اور نمازوں میں فرض کہتا ہے انتہی **باب** مَا يَجْزِي فِي الْوُضُوءِ
 مِنْ سُورَةِ الْفَاتِحَةِ وَالْحَمْدِ وَالسُّنَّةِ الْكُتُبِ وَأَوْخِظُ أَوْ رَكْعَةٍ أَوْ بَلَى كَيْ جَوَّزَ سَعَى وَضُوءِ كَالْأَمْرِ

باب الحج علی الخن موزو پیر سر کر نکا بیان محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ قال قال
 ابو بکر بن عبد اللہ بن ابی جحیم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قال قال قتیبہ بن سعید
 قال قال سعید بن ابی وقاص فی الحج علی الخن فقال ما اصابک ایا سعید قال اذ انصبت ابواب
 المؤمنین عمر منہم قال فقلت عمر رضی اللہ عنہما ما صنع سعید قال جئت رضی اللہ عنہما
 ایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فصنعناہ قال محمد وهو قول ابی حنیفہ
 فوالہ نأخذ ترجمہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہو کہ میں جلو لار ایک جگہ کا نام ہے بنیاد میں آج کہ جنگ
 کے لیے گیا سو پیر سر سعد بن ابی وقاص کو موزون پر سر کرنے دیکھا سو میں نے کہا کیا ہے یہ نہ سو پیر
 موزو پیر سر کرنے کو تجھ کیا سعد نے کہا کہ جب نے امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کر کے تو اس پر یہ حکم چھپو
 میں عمر سے ملائیے انکو سعد کے فعل سے خبر دی عمر نے کہا کہ سعد صحابہ ہم نے حضرت کو دیکھا کہ آپ موزو پیر
 سر کرتے تھے سو ہم نے بھی موزو پیر سر کیا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سیکو ہم لیتے
 ہیں ف احديث هو معلوم ہوا کہ وضو میں موزو پیر سر کرنا درست ہے یعنی جب کہ اوٹکو پورا وضو کر کے
 پہنا محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن حنفیہ بن
 بکاء الجعفی ان عمر بن الخطاب قال لکم علی الخن لیس فیکم نوما و لیکم و لیسافر
 ثلثہ ايام و لیسافر اذ الیسہما و انت طاهر قال محمد وهو قول ابی حنیفہ و یہ
 نأخذ ترجمہ حنفیہ روایت ہو کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ جاؤ پیر سر کرنا موزو پیر مقیم کو اکیدن رات
 اور مسافر کو تین دن رات جبکہ تو نے انکو وضو کر کے پہنا ہوا امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
 اور سیکو ہم لیتے ہیں محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد عن ابراہیم عن عبد اللہ
 بن عمر قال اختلف عبد اللہ بن عمر و سعد بن ابی وقاص فی الحج علی الخن فقال سعید
 امس و قال عبد اللہ ما یجوز فی فاتیما عن عمر بن الخطاب فقصا علیہ قصۃ فقال عمر رضی اللہ
 عنہما فافقہ و انت ترجمہ سالم سے روایت ہو کہ عبداللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص موزون کے سر میں جگڑے
 سعد کا کہ میں موزو پیر سر کرنا ہوں اور ابن عمر نے کہا کہ مجھ کو پیر نہ پڑانا سودہ و نو عمر کپاس آٹھ اور اسے قصہ
 بیان کیا سو عمر نے کہا کہ میرا چچا تجھ سے زیادہ ترفیع ہو یعنی موزو پیر سر کرنا درست ہے کہ سعد کہتا ہو
 محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن الشعمی عن ابراہیم عن ابی موسیٰ الاشعری عن

مسح کرے درست بخواتین دن ہون یا زیادہ اور خواہ سفر میں ہو یا حضر میں اور اور علما کہتے ہیں کہ
 مسح کرنے کی مدت مقرر ہے پس مقیم کو ایک دن رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور مسافر کو تین دن
 رات سے زیادہ مسح کرنا درست نہیں اور حدیث میں اس میں متواتر آجکل میں اور یہی مذہب ہو امام ابو حنیفہ
 اور ابو یوسف اور محمد کا انتہائی ملخصاً محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار
 أنه کان یسبح علی الحج مرفقین قال محمدؐ وهو قول ابن حنیفہ وہیہ نأخذ بحرمہ
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم جبروتون پر مسح کرتے تھے امام محمدؐ نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
 اسی کو ہم لیتے ہیں محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم کہ قال اذا كنت
 علی الحج وانت علی وضوء فترحم علیک فاعسل قد مبعك وقال محمدؐ وهو قول
 ابن حنیفہ وہیہ نأخذ بحرمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو روزن پر مسح کرے
 اور تو وضو سے ہو بہ تو اپنے بوزے اور اس سے تو اپنے پاؤں و ہونڈاں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **باب** الوضوء من ثلث غیبت التارک کی کبھی چیز
 سے وضو کرنے کا بیان لینے اگر کوئی آگ کی کبھی چیز کہادے تو اس سے وضو کرنا لازم ہے یا
 نہیں محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا عمرو بن مَرْثَع عَنْ سَعْدِ بْنِ
 جَبْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَوْ أَنِّي بَحَقَّتْ مِنْ حَبْرٍ وَالحِجَّةُ فَكَلْتُ
 مِنْهَا حَبْلًا أَشْبَعَ وَبُعِثَ مِنْ لَبَنٍ أَيْلَ فَتَرَبُّتُ مِنْهُ حَتَّى أَتَضَلَّعَ وَأَنَا عَلَى وَضُوءٍ لَا
 أَبَالِي أَنْ لَا أَمْسَ مَاءً أَوْ صَاعًا مِنَ الطَّيِّبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَهِيَ نَأْخُذُ
 بِالْوَضُوءِ مِنْ ثَلَاثِ غَيَبَاتِ التَّارِكِ وَكَانَ التَّارِكُ مِمَّا خَذَجَ وَلَكِنْ مِمَّا دَخَلَ حَرَمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍ
 سے روایت ہے کہ اگر زمین روٹی اور گوشت کا کھڑا یا جاؤں اور اس سے پیٹ بھر کر کہاؤں اور اس سے
 دودھ کا پیالہ لایا جاؤں اور اس سے پیوون یہاں تک کہ میرے گاہیں بھریں اور میں وضو سے ہوں تو میں
 باہر کے رچونکی کچھ پواہ نہیں کرتا کیا میں پاک چیزوں سے وضو کروں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں کہ آگ کی کبھی چیز سے وضو لازم نہیں وضو تو صرف اسی
 چیز سے واجب ہوتا ہے جو بدن کو نکال اور نہیں واجب اس چیز سے کہ داخل ہووے محمدؐ
 قال أخبرنا أبو حنیفہ قال حدثنا عمرو بن عبد الحميد عن أبي سعيد الخدري

حدیث صحیح
 حدیث صحیح
 حدیث صحیح

سو قوم میں سے ایک فرد کو کہا کہ ہاں سے ابا عبد الرحمن (ریا بن سعد کی کنیت ہے) کہ مجھے میں دعوت تھی
سودہ گٹر کر کہا گیا اور ابن سعد نے اوس کے کہنا کہا یا اور پانی پیا ہر اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور انکو
دھویا اور اپنے ہاتھ کی تری سے اپنا منہ اور بازو ملے ہر کہا کہ یہ وضو سکا ہے جبکہ وضو نہ ٹوٹا ہوا امام
محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور سیکڑم لیتے ہیں اور نہیں ڈر ہے ساتھ وضو کرنے کے
مسجد میں جبکہ کوئی گندگی نہ ہو **ف** امام بخاری نے بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ آگ کی کچی چیز سے
وضو کرنا واجب ہے اور علماء کہتے ہیں کہ آگ کی کچی چیز کے کمانے سے وضو واجب نہیں دلیل
انکی یہ حدیث ابن عباس وغیرہ کی ہے کہ حضرت بکری کا گوشت کھایا ہر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا پھر بیت
حدیثین نقل کرنے کے بعد کہا کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آگ کی کچی ہوی چیز سے وضو
کرنا منسوخ ہے ہر کہا کہ بعض لوگ اونٹ اور بکری کے گوشت میں فرق کرتے ہیں کہ بکری کے گوشت
کمانے سے وضو واجب نہیں اور اونٹ کو گوشت سے وضو واجب ہے اور دوسرے علماء کہتے ہیں کہ
کسی چیز کے گوشت سے وضو واجب نہیں خواہ اونٹ کا ہو یا بکری وغیرہ کا اور مراد وضو سے ہاتھ دھونے
میں اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ اونٹ اور بکری برابر ہیں بیچ جائز ہونے بیع اون کی کے اور پیچے
دودھ انکی کے اور پاک ہونے گوشت اون کے کے اور یہ کہ اون کے احکام میں سے کسی چیز میں فرق نہیں
پس قیاس چاہتا ہے کہ کمانے میں دونوں کا گوشت برابر ہو پس حلیح کہ بکری کے گوشت سے وضو
واجب نہیں اس طرح اونٹ کو گوشت سے بھی وضو واجب نہ ہوگا اور یہی قول امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
اور محمد کا انتہی **باب** مَا يَنْقُصُ الْوُضُوءَ مِنَ الْقُبْحَةِ وَالْقُلْسِ بوسے اورتے
سے کس چیز سے وضو ٹوٹتا ہے **ف** قال أخبرنا أبو حنيفة عن ابن أبي عمير قال إذا قلست ملء فمك
فأعاد وضوءك وإذا كان أقل من ملء فمك فلا تعاد وضوءك قال **ف** أخبرنا أبو حنيفة عن ابن أبي عمير
ترجمہ امام ابو حنیفہ روایت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ جب نونہ ہر کے قے کرے تو وضو پھر کر اور اگر نرے نہ ہر
سے کم ہو تو وضو نہ کر امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اسی کو ہم لیتے ہیں **ف**
اس قول سے معلوم ہوا کہ اگر منہ ہر کے قے کرے تو اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اگر اس سے کم ہو
تو اس سے وضو نہیں ٹوٹتا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن عمار عن ابن أبي عمير في
الرجل يقدم من مسند فتقبله خالته أو عمتها أو أمراة من بجرم عليه نكاحا

ہی ضرور جب نہ ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ... اور ابو یوسف اور محمد کا کہتی
 لخصاً محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن ابي سعد بن ابي وقاص
 مزیہ رجل یغسل ذکرہ فقال ما تصنع وضحک ان هذا لم یکتب علیک قال محمد و
 غسلہ احب الینا اذ ابال وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سعد بن ابی
 وقاص ایک مرد پر گذرے کہ اپنا ذکر دھوتا تھا سو سعد نے کہا کہ تو کیا کرتا ہے تجھے کو خرابی ہو اسکا دھونا
 تجھے فرض نہیں امام محمد نے کہا کہ دھونا اور اسکا جاری نزدیک بہت پیارا جبکہ پیشاب کرے اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** ما لا یحییٰ شیئاً الا کذا وکذا والجنب وغیر ذلک حوینہ
 کہ کسی چیز کے ناپاک نہیں ہوتی ذرہ بانی ہے اور زمین اور زنبی وغیرہ محمد قال لکننا ابی
 حنیفہ قال حدثنا ابراہیم عن ابی الہیثم عن ابن عباس عن ابي حنیفہ قال اربعۃ لا یحییٰ شیئاً
 الجسد والنوب والماء والارض قال محمد وتفسیر ذلک عندنا ان ذلک اذا اصابت
 القدر فغسل ذہب ذلک عنہ فکرمحمد فذلک ما واثمنا معناه فی المساء اذا کان کثیراً
 او جاریاً انہ لا یحییٰ شیئاً ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ چار چیزیں ہیں اودن کو کوئی چیز
 پسید نہیں کرتی بدن اور کپڑا اور بانی اور زمین امام محمد نے کہا کہ اوسکی تفسیر ہمارے نزدیک یہ ہے
 کہ جب اوسکو گندگی لگے اور دھو ڈالے تو وہ گندگی اوس سے دور ہو جاتی ہے اور کپڑا وغیرہ پاک ہو جاتا
 ہے سو وہ گندگی نہیں اوثاتا اور سوا اسکے نہیں کہ معنی اسکے پانی میں کہ جب پانی بہت ہو یا جگہ
 ہو تو وہ ناپاکی کو نہیں اوثاتا یعنی پسیدی کے بدلے سے ناپاک نہیں ہوتا محمد قال اخبرنا ابو
 حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن ابی الہیثم عن ابی حنیفہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج راسہ
 من المسجد وهو متغلب فتغلبہ عائشہ وہی خائض قال محمد ویکون اذا اخذ
 لا تری بہ ناسا وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ سقر سے حضرت اپنے سر
 نکالتے مسجد اور آپ تمکاف میں ہوتے سوعائش آپ کا سر دھو تیں اس حال میں کہ خائض بہترین امام
 محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اسکے ساتھ کچھ خوف نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
 احادیث سے معلوم ہوا کہ حیض علی عورت کا بدن پاک ہے حیض سے اسکا بدن ناپاک نہیں ہوتا محمد
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن ابی الہیثم عن ابی حنیفہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بَيْنَهُمَا هُوَ فَشَرِي اَدْعُرْ لَهُ حَدِيْفَهُ مَعَهُ اِيْمَانٌ رَضِيَ فَاَعْتَمَدَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَاللهُ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَ حَدِيْفَهُ يَدَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ
 اللهِ اَرِجُنْبُ فَقَالَ اِنَّ الْمَوْرِثَ لَيْسَ بِخَيْرٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَرَجِدَيْتَ سُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
 وَاللهُ وَسَلَّمَ نَاخُنْ لَا تَرَى عَصَا حَتَّى الْجَنْبِ نَابَسًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْبَلٍ **ترجمہ** ابراہیم سے یہ
 ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تھے کہ ناگاہ حدیفہ بن بیان آپ کو پیش آئے
 سو حضرت فرما دیں کہ یہ کیا سو حدیفہ نے اپنا ہاتھ آپ سے دور کیا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
 ہے تمہکو اوس نے عرض کی کہ یا حضرت میں جنابت سے ہوں یعنی مجھ کو نہانے کی حاجت ہے سو حضرت فرما
 فرمایا کہ مقرر ایمان دار ناپاک نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم حضرت کے حدیث ہی کو لیتے ہیں اور جنبی کو ساتھ نہ لیتے
 کر نیز کہ کچھ فرہین بکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الوضوء علی راسہ فَرُوْحُ اَوْ جَدِي
 اَوْ جَرَّاحٍ جَسْ آدَمِي كَوْ قَرُوْحٍ يَارْ حَمِي اَوْ جِيْحَاكٍ هُوَ اَوْ سَكُوْ وَضُوْكَ اِنِّ كَا كِيَا كَمُ هُوَ **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَهْلِيْمٍ فِي الْمَرْبِضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْعُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ اَوْ الْكَلْبِضِ
 قَالَ يَسِيْمُهُمْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْبَلٍ **ترجمہ** حماد سے روایت
 ہے کہ ابراہیم نخعی نے کہا کہ اگر کوئی بیمار جنابت سے نہانے کی طاقت نہ رکھتا ہو یا حنیفہ بن علی حنیفہ سے
 نہانے کی طاقت نہ رکھتی ہو تو اوسکو تمہ کر کے نماز پڑھنا درست ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي اَهْلِيْمٍ
 اَنَّ السَّرِيضَ الْمُقِيمَ وَاهْلَاءَ الدُّنْيِ لَا يَسْتَطِيعُ مِنَ الْجَدِي وَالْجَدَا حَتَّى يَتَغَيَّرَ عَلَيْهِمَا
 الْمَاءُ اِنَّهُ يَمْنُزِلُهُ الْمَسَافِرُ الدُّنْيِ لَا يَجِدُ الْمَاءَ يَجْرِئُهُ الْقِيَمَةُ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَهَذَا
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَبِهِ نَاخُنْ **ترجمہ** حماد سے روایت ہے کہ جو... بیمار کہ اپنے گھر میں رہتا ہو اور
 چچکا اور زخم کے سبب حسیر پانی کا ڈر ہو وضو کر نیکی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ بیمار بجا و سفر
 کے ہے کہ پانی نہ پاوے کہ اوسکو تمہ کرنا درست ہو امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور
 اسی کو ہم لیتے ہیں **مُحَمَّدٌ** قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَهْلِيْمٍ فِي
 الرَّجُلِ اِذَا اَعْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ يَسْتَحِبُّ عَلَى الْجَبَائِرِ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَاخُنْ وَانِ
 كَانَ يَخَافُ عَلَيْهِ مَرِيضَةً هُوَ عَلَى الْجَبَائِرِ تَرَكَ ذَلِكَ اَيْضًا وَاجْزَاؤُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ**

ابو حنیفہ بن علی
 حنیفہ بن علی
 حنیفہ بن علی
 حنیفہ بن علی

حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے اس مرد کے حق میں کہا کہ کہیا بچ تے باند ہے ہو کہ حبیبیت کو سب سے
 نناد کو کہیا بچ پر مسح کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر کہیا بچ پر مسح کرنے سے بھی ضرر
 کا خوف ہو تو اس کو بھی چھوڑ دیے اور کفایت کرتا ہے اس کو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
الشَّيْخُ تَمِيمُ كَالْبَيَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 فِي الشَّيْخِ تَمِيمٍ قَالَ تَضَعُ رَأْسَكَ فِي الصُّعْبِ قَدْ تَمَسَّ وَجْهَكَ ثُمَّ تَضَعُهَا أَثَارِيَةً قَدْ تَمَسَّهَا
 قَدْ تَمَسَّ يَدَيْكَ قَدْ رَأَيْتُكَ إِلَى الْمَرِّ فَقَالَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَنَرَى مَعَ ذَلِكَ أَنَّ
 يَنْقُضُ يَدَيْهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَمْسَهُ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 ترجمہ حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے تميم کے باب میں کہا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیاں مٹی میں رکھ اور
 اپنے منہ کو مل بہر دوسری بار انکو مٹی پر بار اور انکو جھاڑ اور اپنے دونوں ہاتھ اور بازو کہنیں تو تک
 مل امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں ساتھ اس کے یہ کہ اپنے دونوں ہاتھ ہر بار چاڑھ
 اپنے منہ اور بازوؤں کے ملنے سے پہلے اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا **ف** اس قول سے معلوم ہوا کہ
 جب پانی نہ لے تو تميم کرنا درست ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا تَمَسَّ الرَّجُلُ وَجْهَهُ عَلَى تَمِيمٍ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ أَوْ جَدَّ **قَالَ**
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب
 کوئی مرد تميم کرے تو وہ اپنے تميم پر جب تک کہ پانی نہ پاوے یا بیوض نہ ہو **ف** اس قول سے
 معلوم ہوا کہ ایک تميم سے جقدر نماز میں پڑھے درست ہیں اور تميم باقی رہتا ہے جب تک کہ پانی پاوے
 یا بیوض نہ ہوئے اور کسی چیز سے تميم ٹوٹ جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 أَنَّهُ قَالَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِذَا تَمَسَّ أَنْ يَبْلُغَ الْمَرِّ فَقَالَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يَجُزُّهُ
 الشَّيْخُ حَتَّى يَمْسَ إِلَى الْمَرِّ فَقَالَ **قَالَ ابْنُ حَنِيفَةَ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ترجمہ حماد
 روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ بہت پیارا میرے نزدیک ہے کہ جب کوئی تميم کرے تو وہ بازو کہنیں تو تک
 ملے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا تميم اس کو کافی نہیں بیانتا کہ
 کہ دو بازو کہنیں تک **ف** امام حمادی نے کہا کہ بعض علما کہتے ہیں کہ تميم ایک ضرر ہے

مخ شخ اردو
 کتاب الامام محمد
 ۱۵
 مخ شخ اردو
 کتاب الامام محمد
 ۱۵
 مخ شخ اردو
 کتاب الامام محمد
 ۱۵

اون کا گوشت کھایا جاتا ہو یا نہ کھایا جاتا ہو **مُحَمَّدٌ** قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
 عَنْ إِسْرَافِيلَ فِي الرَّجُلِ يَصِيدُ ثَوْبًا يَبُولُ الصَّبِيَّ قَالَ إِذَا لَمْ يَكُنْ أَكَلَ وَشَرِبَ أَجْرَكَ
 أَنْ تَصْبُ الْمَاءَ صَبًا قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَتَجِبُ ذَلِكَ أَنْ تَغْسِلَهُ غَسْلًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 ترجمہ حماد روایت ہے کہ اگر ہم نے کہا کہ اگر لڑکے کا پیشاب کسی کے کپڑے کو لگ جائے اور وہ کھانا
 پیتا ہو تو اس پر پانی بہانا کافی ہے امام محمد نے کہا کہ بہت پسندیدہ ہے کہ اس کو دھو ڈالے اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام شافعی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ لڑکے شہ خوار کا پیشاب
 کو طعام نہ کھانا ہو پاک ہے اور لڑکی کا پیشاب ناپاک ہے یعنی خواہ طعام کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو اور
 اور علما کہتے ہیں کہ دونوں کا پیشاب ناپاک ہے اور کہتے ہیں کہ مرد حدیث میں پانی چڑھنے سے
 پانی بہانا ہے جیسا کہ اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے بہر بہت حدیثوں کے بیان کرنے کے بعد کہا کہ ان
 حدیثوں سے ثابت ہو کہ لڑکی شہ خوار کے پیشاب کا حکم یہ ہے کہ اس کو دھو یا جاوے لیکن اس میں
 صرف پانی کا ہونا یا بھی کافی ہے بخلاف لڑکی کے کہ اس میں دھونا متعین ہے اور عقلی دلیل اس پر
 ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ کھانا کھانے کے بعد لڑکے اور لڑکی دونوں کے پیشاب کا ایک حکم ہے پس فیما
 جا ہوتا ہے کہ کھانا کھانے سے پہلے ہی دونوں کا پیشاب ناپاک ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف
 اور محمد کا ہے **ثُمَّ قَالَ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِسْرَافِيلَ**
فِي الرَّجُلِ يَبُولُ قَائِمًا وَمَعَهُ دَرَاهِمٌ قِيَمًا كِتَابُ يَغْفِرُ الْقُرْآنَ فَكُرِّهَهُ وَقَالَ تَكُونُ فِي
هَذِهِ أَوْ مَصْرُورَةٍ أَحْسَنُ قَالَ **مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاحِلَةٌ تَكُونُ أَنْ يُبَايَسَ بِهَا بَيْدَاؤُهَا وَفِيهَا**
الْقُرْآنُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ اسیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ لڑے ہو کہ
 پیشاب کرے اور اس کے ساتھ درہم ہوں کہ اوں میں قرآن کھدا ہو سو اسے اسیم نے اس کو مکروہ کہا
 اور کہا کہ درہم ہوں کا سہانی اور سہیلی میں ہونا اچھا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہ کو
 ہاتھ لگانا بہار نزدیکی مکروہ ہے حالانکہ اون میں قرآن ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ثُمَّ قَالَ **مُحَمَّدٌ****
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَافِيلَ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ قَائِمًا قَالَ أَتَمَّهِ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى سَبَاطَةِ قَوْمٍ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالَ شَمُّ بَالٍ قَائِمًا فَقَالَ بَعُورُ
أَصْحَابِهِ حَمْدُ اللَّهِ أَنْ تَكُنَّ شَفَقًا مِنَ الْبَوْلِ ترجمہ اسیم سے روایت ہے اس مرد کو حق میں

کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرے ابراہیم نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک قوم کی روٹی یا پس نے اور
 آپ کے ساتھ اصحاب تھے سو آپ اپنے پاؤں کشادہ کیے پھر کھڑے ہو کر پیشاب کیا سو بعض اصحاب نے
 کہا کہ یہاں تک کہ ہم نے آپ کے پاؤں میں کشادگی دیکھی وہ اسے غوث پیشاب و اس حدیث
 سے معلوم ہوا کہ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا درست ہے مگر جانتا کہ ممکن ہو پاؤں کو کھڑکھڑے کر کے
 جمیٹ نہ رہے **باب** الاستنجاء استنجی کا بیان **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَرْكَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُسْتَكِيمِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ رَسُولٍ أَنَّ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لَقِيَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا نَرَى أَنَّ صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كَيْفَ تَأْتُونَ الْخَلَاءَ اسْتَجْزِئُوا
 فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ نَعَمْ فَسَالُوهُمْ فَقَالُوا أُمِرْنَا أَنْ لَا نَسْقِلَ لِقَابِلَتِهِمْ نَجَادًا وَلَا نَكْتَحِبَ بَابَنَا وَلَا نَسْتَجْزِئَ
 بِصُطْبٍ وَلَا نَجْمِعَ وَإِنْ لَسْتُمْ بِثَلَاثَةِ أَجْحَارٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ وَالْعُسْلُ بِالْمَاءِ
 فِي الْأَسْتِنْجَاءِ أَحَبُّ إِلَيْنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ ابراہیم سے روایت کہ شترکین حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں سے ملے سو کہنے لگے کہ تمہارا صاحب تم کو بآخانے کا طریق
 سکھاتا ہے واسطے شہدائے کرب کے ساتھ اون کے مسلمانوں نے کہا کہ ہاں سو شترکین نے اسے چچا
 مسلمانوں نے کہا کہ حکم کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نہ متوجہ بہن ہم طرف قبلہ کے ساتھ تشریف
 لے لیتے تھے اور نہ استنجا کرین ساتھ دہن ہاتھ اپنے کے اور نہ استنجا کرین ساتھ ہڈی کے اور نہ تنہا
 کو بکے اور یہ کہ استنجا کرین ہم ساتھ تین تہر و ک کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ڈھیلوں سے
 استنجا کرنا کافی ہے اور پانی سے استنجا کرنا ہمارے نزدیک بہت پیارا اور یہی قول امام ابو حنیفہ کا
ف امام محمد نے کہا کہ بعض علما کا یہ مذہب ہے کہ تین سے کم ڈھیلوں کے ساتھ استنجا کرنا درست
 نہیں اور دلیل ان کی یہ حدیث ہے جو کہ سلیمان سے روایت ہے کہ منع کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ کہ نہ استنجا کرین ہم ساتھ کم کے تین ڈھیلوں سے اور اور علما کہتے ہیں کہ کوئی عدد معین جواب
 نہیں بلکہ وجہ چیز ہے جس سے گندگی دور ہو اور محل پاک ہو جاوے خواہ تین ڈھیلوں یا اڑھائی
 سے کم و بیش اور طاقی ہون یا جفت اور کتنی ہوں کہ تین ڈھیلوں کی ساتھ استنجا کرنا کیا حکم
 استنجا بارجحول ہے واسطہ دلیل حدیث ابی ہریرہ کے کہ جو کوئی ڈھیلے لباس پہنے تو چاہئے کہ طاق
 لباس پہنے یہ کیا اوس نے اچھا کیا اور نہ کچھ حرج نہیں اور واسطے حدیث ابن مسعود کہ میں حضرت

صحنے کا زون
 نے بطور تسبیح و تہجد
 مسلمانوں سے دریافت
 کیا ہوتا کیا تہجد و تسبیح
 ٹکوپا کاغذ سے پیشاب کرنا
 ہی طریقہ ہے مسلمانوں کے
 مسلمانوں نے اس کے جواب میں
 میں کہا کہ ہاں اور یہ
 حدیث بیان کی
 ۱۲ روایت

اور اپنے ہاں کہ مروا دینے کے لئے باقی نہیں لگا یا یہاں تک کہ میں نے نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
 ہیں اور یہی قول ہے حسن بصری کا **باب** السواک مسواک کرنا بیان محمدؐ قال أخبرنا
 أبو حنیفہ قال حدثنا أبو علی عن ثناء عن جعفر بن ابی طالب عن النبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کہ قال ما لراکم تَدْخُلُونَ عَلٰی قُلُوبِ اسْتَاغُوا وَکَلَا اَنْ اُتِيَ عَلٰی اُمِّی
 لَا مَرُءٌ مِنْهُمْ اَنْ یَسْتَاکُو عِنْدَ کُلِّ صَلَوةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَالسَّوَاکُ عِنْدَنَا مِنْ السُّنَّةِ لَا
 یُجْعَلُ اَنْ یُتْرَکَ ترجمہ جعفر بن ابی طالب سے روایت ہو کہ حضرت ثناء نے فرمایا کہ کیا ہے مجھ کو کہ میں تم کو کہتا
 ہوں کہ داخل ہو تم مجھ پر اس حال میں کہ تمہا کو دانت زرد ہیں مسواک کرو اور اگر میں انہی است پر شکل
 جانتا تو میں انہوں پر نماز کے نزدیک ارب کر کے مسواک کا حکم کرتا امام محمد نے کہا کہ مسواک کرنا ہمارے نزدیک
 سنت ہے نہیں لائق ہے جو بڑا ناوس کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابرہیم
 قال یسکاک الخمر من الرجال والنساء قال مُحَمَّدٌ وَیہ نَاخُلُکَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِیْفَةَ
 ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابرہیم نے کہا کہ مسواک کر کے محرم احرام کی حالت میں مرد و بیامور و امام محمد
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** وَضُوءُ الْمَرْأَةِ وَتَمْسِیحُ الْخَمَرِ
 عورت کو وضو کرنے اور اوڑھنی پر مسح کرنا بیان محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن
 حماد بن عمار عن ابرہیم قال تَمْسِی الْمَرْأَةُ عَلٰی رَاسِهَا عَلَی الشَّعْرِ وَلا یُجْزِئُهَا اَنْ تَمْسِیَ عَلَی
 خِمَارِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَیہ نَاخُلُکَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِیْفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ
 ابرہیم نے کہا کہ وضو میں عورت انہی سر کے بالوں پر مسح کرے اور اپنی اوڑھنی پر مسح کرنا اوس کو کافی
 نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ
 قال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِیمَ قَالَ لَا یُجْزِئُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَمْسِیَ صَلَیةً لِحَافَتِی تَمْسِیَ رَاسَهَا
 کَمَا یَسْمُو الْجِلَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَآمَّا الْخَمْرُ فَهِيَ اِذَا مَسَحَتْ مَوْضِعَ الشَّعْرِ فَحَسْبُ مِنْ
 ذَلِكْ مِقْدَارُ ثَلَاثِ اصْبَاحٍ اِجْزَاؤُهَا وَحَبُّ الْیَسَانِ اَنْ تَمْسِیَ کَمَا یَسْمُو الْجِلَّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِیْفَةَ ترجمہ ابرہیم غنی نے کہا کہ نہیں کفایت کرتا عورت کو مسح کرنا اپنے دو کونپٹے میں بریگنگ
 کہ مرد کی طرح اپنے سر کا مسح کرے امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جب بقدر تین انگلیوں کو بالوں
 کے جگہ سے مسح کرے تو اس کو کفایت کرتا ہے اور محبوب تر ہمارے نزدیک یہ بات ہے کہ عورت مرد کی طرح

صح کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **بَابُ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ** سونا زکایان
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَتْ إِذَا لَبَسَ الثَّيْبَ الْخَنَازِيرَ وَجِبَ الْغُسْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ قَدْ خُلِيَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
ترجمہ عائشہ سے روایت ہے کہ جب مرد و عورت کی تختہ کی جگہ اسپین ہو تو نانا و جب ہو جاتا
ہے مرد پر یہی اور عورت پر یہی امام محمد نے کہا کہ انکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **كَاف**
یعنی جب مرد کا ذرا عورت کو فرج میں غائب ہو تو نانا و جب ہو جاتا ہے مرد پر یہی اور عورت پر یہی برابر
کہ منی نکلیا نہ نکلے اور یہی نیز ہے جمہور علماء کا اور صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے پیچھے ہیں اور
بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر منی نہ نکلے تو غسل واجب نہیں ہوتا اگرچہ مرد کا ذرا عورت کے فرج میں داخل
ہو یا ہم ٹھکادی نے کہا کہ یکم سنوخ ہے اور غسل ہر حال میں واجب ہے خواہ انزال ہو یا نہ ہو انتہی
ابن سیراب اجماع ہو چکا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَاقَ
السَّيِّئِيُّ عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَنِّبُ مَرَأَتَهُ - أَوَّلَ اللَّيْلِ قَبْلَ أَنْ يَكُونُ مَاءٌ فَإِنْ اسْتَقْبَلَ
مِنْ الْخُرِّ اللَّيْلَ عَادَ وَغَسَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ قَدْ خُلِيَ لَا نَاسَ إِذَا أَصَابَ الرَّجُلَ الْهَلَكَةُ
أَنْ يَتِمَّ قَبْلَ أَنْ يُغْتَسَلَ أَوْ يَوْمَنَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ
کہ حضرت اول رات کو اپنی بی بی سے صحبت کرتے تھے پھر سوجاتے تھے اور باقی کو بات نہ لگاتے تھے
پس اگر چیل رات کو جلتے تو پھر صحبت کرتے اور غسل کرتے امام محمد نے کہا کہ ہم سیکو لیتے ہیں کہ
جب مرد اپنی بیوی سے صحبت کرے پھر غسل یا وضو کرنے سے پہلے سوجاؤ تو اس میں کچھ ذرا نہیں
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **كَاف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنبی کو جنابت کی حالت میں سونا
درست ہے اگرچہ غسل کیا ہو نہ وضو اور یہی معلوم ہوا کہ نہانے میں دیر کرنی درست ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ابْنِ حَالِبٍ
أَنَّهُ قَالَ يُوجِبُ الصَّدَاقُ وَيُجْلِبُ الطَّلَاقُ وَيُوجِبُ الْعِدَّةُ وَلَا يُوجِبُ صَاعًا مِنْ مَاءٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ إِذَا لَبَسَ الثَّيْبَ الْخَنَازِيرَ وَجِبَ الْغُسْلُ مُنْزَلُ الْأَكْثَرِ يُنْزِلُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
ترجمہ شبی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ مرد کا عورت سے صحبت کرنا مہر کو واجب کرتا ہے

اور طلاق کو ڈاڑھ دیتا ہے اور عدت کو دو جب کرتا ہے اور ایک صلیح پانی کو گرس سٹے وجہ نہیں کرتا
یعنی جب محض دخول سے مرد وجہ ہو جاتا ہے اور رجوع ثابت ہوتا ہے اور عدت وجہ ہو جاتی ہے
اگرچہ منی نہ نکلے تو پھر اس سے غسل واجب کیونکہ منی ہوتا امام محمد نے کہا کہ جب وضو نہ کرے آئیں میں میں
تو غسل واجب ہو جاتا ہے خواہ منی نکلے یا نہ نکلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ غَسْلِ الرَّجُلِ**
وَالْمَرْأَةِ مِنْ بَاطِلٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَادْعُ عَوْرَتَكَ جَنَابَتَكَ كَمَا يَكُونُ بَابُ غَسْلِ الرَّجُلِ
درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ هُوَ وَبَعْضُ أَزْوَاجِهِ مِنْ إِنْاءٍ وَاحِدٍ**
يَلْبَسُ أَزْوَاجَهُ الْغَسْلَ جَمِيعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا تَرَى بَابًا يَغْتَسِلُ الْمَرْأَةُ مَعَ الرَّجُلِ
بَدَأَتْ قَبْلَهُ أَوْ بَدَأَ قَبْلَهَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ عَائِشَةُ سے روایت ہے کہ مقرر تھے حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی بعض بی بی غسل کرتے ایک باسن سے اس حال میں کہ دونوں مانع کرتے تھے یعنی
باری ہو ایک دوسرے کے بعد باسن سے پانی اوٹھاتے تو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عورت کو
مرد کے ساتھ غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں برابر ہے کہ پہلی عورت پانی اوٹھادے یا مرد اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **ف** امام محمد اوی نے کہا کہ بعض علما کا یہ مندرجہ ہے کہ مرد کو عورت کے بچے پانی سے
وضو کرنا اور عورت کو مرد کے بچے پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے اور دوسرے علما کہتے ہیں کہ اسکا کچھ ڈر نہیں
اور دلیل ان کی عائشہ اور ام سلمہ وغیرہ کی حدیث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ایک بیوی لکھا
باسن سے گھناتے تھے اور ایک ایت میں ہے کہ آپ مجھ سے پہلے پانی اوٹھاتے تھے اور ایک ایت میں
ہے کہ ہم ایک دوسرے کے پیچھے پانی اٹھاتے تھے پس اس سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کو ایک
دوسرے کے بچے پانی سے وضو کرنا درست ہے کہ امام محمد نے اس پر عقلی دلیل ہے کہ اس پر سب کا اتفاق ہے کہ
جب مرد اور عورت دونوں اکٹھے ایک باسن سے پانی اوٹھادیں تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا
اور ہم دیکھتے ہیں کہ نجاست کے ٹپنے سے پانی ہر حال میں ناپاک ہو جاتا ہے خواہ وضو سے پہلے نجاست
ٹپے یا اس کے ساتھ ٹپے اور جبکہ مرد اور عورت کا ایک باسن ہو اکٹھے وضو کرنا پانی کو ناپاک نہیں
کرتا تو قیاس چاہتا ہے کہ ایک دوسرے کے پیچھے پانی سے وضو کرنا بھی درست ہو اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا اتنے **بَابُ غَسْلِ الْمَسْحُوكَةِ وَالتَّائِيَةِ**

یہ روایت ہے کہ
ابو حنیفہ نے کہا کہ
یہ روایت ہے کہ
یہ روایت ہے کہ

استحاضہ اور حیض والی عورت کے غسل کرنے کا بیان **ف** حیض اس غن کو کہتے ہیں جو چند روز سے
 ہر مہینے میں عورت کو رحم سے آتا ہے اور استحاضہ اس غن کو کہتے ہیں جو حیض کے دنوں کے سوا بلا
 بیماری عورت کو رحم سے جاری ہوا اور وہ ایک گسوا تا ہے جس کا نام عاذل ہے **محمّد** قال
 اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم کہ قال قال فی المسحاحات انھا تترك الطهارة
 حتی اذا كان فی اخر الوقت اغتسلت واصلت الطهارة صلت العصر ثم تمسک حتی
 اذا دخل وقت المغرب ترکت الصلوة حتی اذا كان اخر وقتها اغتسلت واصلت
 المغرب والعشاء حتی تغرب قال **محمّد** ولكننا نأخذ بهذا اولكتنا نأخذ بالحديث
 الاخر انھا تتوضأ لكل وقت صلوة وتصلی فی وقت الاخر والیسع لیکما عندنا الا غسل
 واحد حتی یضی ایام اقرانها وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم نے کہا کہ استحاضہ والی
 عورت ظہر کی نماز چھوڑ دی یہاں تک کہ جب غیر وقت ہو تو نماز اور ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز
 پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے یہاں تک کہ جب غروب کی نماز کا وقت ہو تو نماز چھوڑ دے یہاں تک کہ جب اور اس کا غیر
 وقت ہو تو نماز دے اور مغرب اور عشا کی نماز پڑھے یہاں تک کہ فارغ ہو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو
 نہیں لیتے لیکن ہم دوسری حدیث کو لیتے ہیں کہ استحاضہ والی ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے اور اگر
 وقت میں ہر نماز پڑھے اور نہیں جب ہے اور سپر اگر ایک بار نماز یہاں تک کہ اس کے حیض کے دن گذریں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمّد** قال اخبرنا ابو یوسف بن عتبہ قاضی الیسامہ عن
 یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف ان ام حبیبہ بنت ابی سفیان
 سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن المسحاحات فقال اغتسل غسلًا اذا
 مضت ایام اقرانها ثم تتوضأ لكل صلوة وتصلی قال **محمّد** وبهذا الحديث
 نأخذ ترجمہ ہم حبیبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ام حبیبہ سے عرض کیا کہ جب اس کے حیض کے دن گذریں تو
 نماز پھر نماز کر لے یا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی حدیث کو ہم لیتے ہیں **ف** امام محمد کی کہ بعض علما کا یہ ہے کہ
 استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نماز کر لے تاہم غسل کو الکی دلیل ام حبیبہ کی حدیث ہے بعض کہتے ہیں کہ ظہر اور عصر کی نماز ایک
 غسل کرے اور مغرب اور عشا کی نماز ایک غسل کرے اور ظہر اور عصر کی نماز اور وقت پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز اول وقت پڑھے اور عصر
 میں کہ استحاضہ والی حیض کے دن نماز چھوڑ دے پھر نماز کر لے یا وضو کرے اور نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو

سنا ہے
 ظہر کی نماز کو
 اور وقت تک
 نماز کو چھوڑ کر
 نماز کا اول وقت
 پڑھتا ہے پھر
 ظہر اور عصر
 دونوں نمازوں
 ایک ہی وضو سے
 ایسا ہی مغرب
 کی نماز کو تاخیر
 کر کے عشا کے
 نماز کا اول وقت
 پڑھتا ہے پھر
 مغرب اور وقت
 دونوں نمازوں
 ایک ہی وضو سے
 ۱۱۱

کرنا یا ایک ہی وضو سے دونوں نمازوں کی وضو کرنا

اپنے عمل کرنا درست نہیں اور صحیح یہ ہے کہ حیض کے دن گزر جاوین تو غسل کرے پھر نماز کے لیے
 نیا وضو کیا کرے اور جب تک نماز کا وقت باقی رہے وضو باقی رہتا ہے اور یہی قول امام
 ابوحنیفہؒ اور ابو یوسف اور محمد کا ہے لہذا **باب الحائض فی صلوٰتہا جب نماز کے وقت**
کسی عورت کو حیض آوے تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ عَنِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ**
قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ فَوَقَّتْ صَلَوةً فَلَيْسَ عَلَيْهَا أَنْ تَقْضِيَ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَإِذَا طَهَّرَتْ
فِي وَقْتِ الصَّلَاةِ فَلْتَصِلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَةُ حَمَادٍ
 روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب نماز کی وقت کسی عورت کو حیض آجائے تو اس پر اس نماز کا قضا
 کرنا واجب نہیں اور جب نماز کے وقت حیض سے پاک ہو تو جاپیے کہ نماز پڑھے امام محمد نے کہا کہ یہی
 کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ**
عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ ثُمَّ حَاضَتْ فَلَيْسَ عَلَيْهَا غُسلٌ فَإِنْ مَا يَحَامِرُ
الْحَيْضَ اشْدَّ مِنْهَا يَمْنَانُ الْجَنَابَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا غُسلَ عَلَيْهَا حَتَّى تَطْهُرَ
مِنْ حَيْضِهَا فَتَغْتَسِلَ غُسلًا وَاحِدًا الْهَامِ جَمِيعًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَةُ اِبْرَاهِيمَ
 نے کہا کہ جب کوئی عورت جنبی ہو پھر اس کو حیض آوے یعنی پہلے نہانے سے نوا اور سرجنبات کے
 سبب نہانا فرض نہیں اس واسطے کہ مقرر حیض سخت تر ہے جنابت سے نہانے سے باقی حاصل نہیں
 ہوتی اس واسطے کہ حیض جنابت سے زیادہ ترنا پاک ہے پس جنابت سے نہانے کا کچھ فائدہ نہیں امام محمد
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس پر نہانا واجب نہیں یہاں تک کہ اپنے حیض سے پاک ہو جو حیض
 اور جنابت دونوں کے لیے صرف ایک بار نہا دو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا طَهَّرَتِ الْمَرْأَةُ فَوَقَّتْ صَلَوةً فَلَمْ
تَغْتَسِلْ حَتَّى يَكُنْ هَبَ الْوَقْتُ بَعْدَ أَنْ تَكُونَ مَشْغُولَةً فِي غُسلِهَا فَلَيْسَ عَلَيْهَا قَضَاءٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا انْقَطَعَ الدَّمُ فِي وَقْتِ لَا تُقْدَرُ عَلَى أَنْ تَغْتَسِلَ فِيهِ وَحَتَّى يَقْضِيَ
الْوَقْتُ فَلَيْسَ عَلَيْهَا إِعَادَةُ تِلْكَ الصَّلَاةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَ
تَعَالَى عَنْكَ تَرْجِمَةُ حَمَادٍ روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی عورت نماز کے وقت حیض
 سے پاک ہو اور غسل نہ کرے یہاں تک کہ نماز کا وقت گزر جاوے بعد اسکے کہ وہ نہانے میں مشغول ہو

نواؤں کی قصا نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے میں کہ جب خون اس وقت میں بند ہو کہ نماز کے وقت گزرنے سے پہلے نہ لے پڑتا تو اس پر اس نماز کا دوسرا نذر من نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الذی لا یحب الی اللہ اگر منہ الی اور حال عورت خون دیکھتے تو کیا کرے **ف** نفاس اس میں کو کبھتے ہیں جو بچہ جننے کے بعد عورت کو کسی دن تک آتا ہے چھ گھنٹے **قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهَا وَدَّةٌ فَقَدْ رُتْ وَقَدْ آتَاكُمْ سَائِيهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا أَلَيْسَ نَفَسًا وَمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ اذْنَيْنِ يَوْمًا فَإِنْ أَزْدَادَتْ عَلَى ذَلِكَ اِئْتَمَسَتْ وَتَكُونُ لِكُلِّ وَقْتٍ صَلَوَةٌ وَصَلَتْ رَهْوُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہو کہ ابوسعیم نے کہا کہ جب نفاس الی کا کوئی وقت معین نہ ہو تو اپنے قبیلہ کی عورتوں کے دنوں کا اندازہ کر کے ایسے لئے دن نفاس شمار کرے امام محمد نے کہا ابوسعیم اس قول کو نہیں لیتے لیکن وہ جالبین بن نفاس الی ہے یعنی جالبین دن تک وہ خون نفاس شمار کیا جاوے گا اور اگر جالبین دن سے زیادہ ہو تو غسل کرے اور ہر نماز کے وقت کر لے وضو کرے اور نماز پڑھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چھ گھنٹے **قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِذَا رَأَتْ الْحَبْلُ الدَّمَ فَلَيْسَتْ بِحَائِضٍ فَلْيُصَلِّ وَلْيَتَّخِمْ وَلْيَأْتِهَا رَجُوعًا وَتَتَّخِمْ مَا تَتَّخِمْ الْعَادِمُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ جب حمل الی عورت خوان دیکھتے تو وہ معین نہیں پس چار گھنٹے نماز پڑھے اور اگر گھنٹے اور اس سے صحبت کرے یا اگر کرے جو پاک عورت کرتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چھ گھنٹے **قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْحَبْلُ نُصِلُّ أَبَدًا مَا لَمْ تَنْفَعْ وَإِنْ رَأَتْ الدَّمَ لَمْ يَكُنْ حَبْصًا وَإِنْ أَوْصَتْ وَهِيَ تَطْلُقُ نُتِمَرُ مَا تَتَّخِمْ قَوْلُ مُحَمَّدٍ **الثَّلاثُ قَالَ** مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَكْثَرُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابوسعیم نے کہا کہ حمل الی مہینہ نماز پڑھتی رہے یہاں تک کہ بچہ جننے اگر چہ دن دیکھے اس سے اس کا حمل حین نہیں ہوتا اور اگر وصیت کرے خیرات وغیرہ کی اعمال میں کہ بچہ جننے کی درو میں مبتلا ہو پھر جاوے تو اسکی وصیت تنہا ہی مال میں سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** للمرأة تَوَيُّ فِي الْمَنَامِ مَا يَرَى الرَّجُلُ اِذَا كَانَتْ عَرَّتْ خُرَابِ مِ

دیکھیں جو مرد دیکھتا ہے یعنی اوسکو خواب میں اسلام ہو جاوے تو کہو کہ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ كَذَبَتْ بِنَبِيِّهَا أَنْ رَضِيَ عَنْهُ بَشِيرٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَمْ يَرَ الْمَسَاءَ تَرَى فِي الْمَسَاءِ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتَ الْمَرْأَةَ مِنْكِ مَا يَرَى الرَّجُلُ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَهُ ابْنُ أَبِي سَيْمٍ سے روایت ہے کہ امام سلیم حضرت ہاجر لائے اوس عورت کا حکم بوجہ کہ کو خواب میں دیکھتا ہے اسلام ہو جائے یا نہیں حضرت سے فرمایا کہ جب کوئی عورت خواب میں دیکھ جو مرد دیکھتا ہے تو جاببیہ کہنا وے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ** اَلَا اَذَانَ اِذَا نِ اِذَا نِ دِیْنِہ کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِأَنْ يُؤْذِنَ الْمُؤْذِنُ وَهُوَ عَلَى عَدْوٍ وَهُوَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا تَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَكَذَلِكَ أَنْ يُؤْذِنَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ أَبِي سَيْمٍ نے کہا کہ اگر مردون بیوضو اذان دے تو کو کچھ گناہ نہیں امام محمد نے کہا کہ ہم اس میں کچھ گناہ نہیں دیکھتے اور جب کسی کو اذان دینی مکروہ ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُؤْذِنِ يَكْفِيهِ فِي أَذَانِهِ قَالَ لَا أَمْرًا وَلَا نَهْيًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَآمَنَّا خُفَّ تَرَى أَنْ لَا يَفْعَلَ وَإِنْ فَعَلَ لَمْ يَنْقُصْ ذَلِكَ أَذَانَهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ أَبِي سَيْمٍ نے کہا کہ اگر مردون اذان میں کلام کرے تو میں نہ لاسکو حکم کرتا ہوں نہ منع کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ بے وضو اذان نہ کہے اور اگر دی تو اس سے اذان نہیں ٹوٹی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ التَّثْوِبِ قَالَ هُوَ مِمَّا أَحَدَثَهُ النَّاسُ وَهُوَ حَسَنٌ مِمَّا أَحَدَثُوا وَذَكَرَ أَنَّ تَثْوِيَهُمْ كَانَ حِينَ يُفْجَأُ الْمُؤْذِنُ مِنْ أَذَانِهِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حماد سے روایت ہے کہ میں نے ابن ابی سیم سے ثوب کا حکم پوچھا اوس نے کہا کہ یہ بدعت اگر کوئی نکالی ہو اور وہ اچھی بدعت ہے اؤں نے ذکر کیا کہ نئی ثوب انکی جبکہ فاسخ ہو تہ مؤذن اذان اپنی سے یہ کہ نماز سونے سے بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم اسی کو لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**

تنبیہ کے معنی میں بکارنے کے وسط نماز کے یعنی اذان کے بعد دوسرے بار لوگوں کو نماز کے لئے بکار
درست ہے اور جب بکارے تو اس طے سے کہے اِصْلَوةَ جَابِغَةٍ یَا کَیْہِ اِصْلَوةَ خَیْرِ سَنِ النُّومِ مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْہِیْمَ قَالَ کَانَ اَخْبَرُ اَذَانَ یَلَالِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اَکْبَرُ
اللہُ اَکْبَرُ لَا اِلَہَ اِلَّا اللہُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَہِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَہُ اللہُ
روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ بلال کی اذان کا اخیر یہ تھا اے ابراہیم اے ابراہیم کہیں کوئی لائق ندی
کے سوا اس کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْہِیْمَ قَالَ اَذَانَ وَاِلَا قَامَتْ مَثْنِی مَثْنِی قَالَ
مُحَمَّدٌ وَیَہِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَہُ اللہُ روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ اذان
اور تمبیہ دو دو کلے ہے یعنی اول کا ہر کلمہ دو دو بار کہنا چاہیے سو پہلے تمبیہ کے کہ وہ چار بار کہنی چاہیے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف امام عطاء دی نے کہا کہ
بعض علماء کا یہ مذہب ہے کہ اذان کے ابتدا میں اے ابراہیم دو بار کہنا چاہیے اور علماء کا یہ مذہب ہے کہ چار
بار کہنا چاہیے اور یہی قول صحیح ہے اور موافق واسطے حدیثوں کے انتہی غرضاً مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْہِیْمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْمُؤَدِّیُّ حَسَّ
عَلَى الْفَلَاحِ فَإِنَّهُ یَنْبَغِی لِلْقَوْمِ أَنْ یَقُومُوا فِیصُفُّوْا فَإِذَا قَالَ الْمُؤَدِّیُّ قَدْ قَامَتِ الصَّلَوةُ
کَبَّرَ الْاِمَامُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَہِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ وَإِنْ کَفَّ الْاِمَامُ حَتَّى
یَقْرَعَ الْمُؤَدِّیُّ مِنْ قَامَتِہِ ثُمَّ کَسَبَ فَلَا یَأْسَ بِہِ اَیضًا کُلُّ ذَٰلِکَ حَسَنٌ رَحِمَہُ اللہُ سے روایت
ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہے (یعنی تمبیہ کے وقت تو لوگوں کو لائق ہے کہ کھڑے
کھڑے ہوں اور صفیں باندھیں اور جب مؤذن قد قامت الصلوة کہے تو اس وقت امام تمبیہ تحریم کہے امام
محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اگر روئے امام یہاں تک کہ مؤذن
تمبیہ سے فارغ ہو تو تمبیہ تحریم کہے کہ تو اس میں ہی کچھ گناہ نہیں سب طرح سے بہرے مُحَمَّدٌ قَالَ
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِیْہِیْمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی النَّسَاءِ اَذَانٌ وَلَا اِقَامَةٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَیَہِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَہُ اللہُ امام ابراہیم نے کہا کہ عورتوں کو اذان اور تمبیہ
کا حکم نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَاب

کہ سب نمازون میں پڑھ لیا جی جی جی کہ بالکل نہ کہی جاوے نہ پکار کر اور نہ پوشیدہ
 ہر بسم اللہ پوشیدہ پڑھنے کی سبب حدیثیں بیان کیں یہ کہہ کر کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بسم
 قرآن کی جزو نہیں ہوا سہلے کہ اگر قرآن کی جزو ہوتی تو جس جگہ قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے وہاں
 بسم اللہ بھی پکار کر پڑھی جاتی ہے جیسو کہ سورہ نمل میں پکار کر پڑھی جاتی ہے اور یہی ثابت
 ہوا کہ بسم اللہ پوشیدہ پڑھا جی جی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ابو یوسف اور محمد کا انتہی ملخصاً
مُحَمَّدٌ قَالَ لَكُنْ أَبُوحَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَهْلِيمَ قَالَ أَرَبْعُ مِخَافَاتٍ يَهْتَفُونَ
الْإِمَامُ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَالتَّحَمُّلُ مِنَ الشَّكِّ وَالْإِسْمَاءُ لِلْحَمْدِ وَالْحَمْدُ لِلْحَمْدِ
 دایم **قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم
 نے کہا کہ بارچیزیں ہیں کہ امام کو پوشیدہ پڑھنے سے بچنا کہ اللہم اور اعوذ اور بسم اللہ اور آمین۔
 امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم کہتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْقِرَاءَةِ الْخَلْفَ**
الْإِمَامُ وَتَلْفِيزُهُ امام سے پیچھے قرآن پڑھنا اور اس کی تلقین کرنا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ لَكُنْ**
أَبُوحَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَا ذَرَأَتْهُ بَيْنَ قَلِيلٍ قَلِيلٌ قَلِيلٌ قَلِيلٌ قَلِيلٌ قَلِيلٌ قَلِيلٌ
 فیہ ولا الرکعتین الآخرین اُمّ القرآن وکافیہا خلف الإمام **قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ**
 السَّلَامُ تَرَى الْقِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ وَنَشَأَ عَنِ الصَّلَاةِ يَجُوزُ فِيهِ أَوْ لَا يَجُوزُ فِيهِ حَرَمٌ
 ابراہیم سے روایت ہے کہ امام کے پیچھے اور پچھلی دو رکعتوں میں کہی کچھ نہیں پڑھنا نہ الحمد اور
 نہ غیر اسکا اور اس نماز میں جس میں قرآن پکار کر پڑھا جاتا ہے اور جس میں پوشیدہ پڑھا جاتا ہے
 امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم کہتے ہیں کہ کسی نماز میں ہم امام کے پیچھے قرآن پڑھنا نہیں دیکھتے خواہ
 اس میں قرآن پکار کر پڑھا جائے یا پوشیدہ **ف** امام کا وہی نے کہا کہ حدیثیں اس باب میں
 مختلف آئی ہیں اور قیاس چاہتا ہے کہ امام کے پیچھے کچھ نہ پڑھے ہو اسکو کہ ضرورت کو
 وقت امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ساقط ہو جاتا ہے جیسو کہ کوئی امام کو رکوع میں پادوسے کہ اس حال میں
 اس سے امام کے پیچھے قرآن پڑھنا ساقط ہو جاتی ہے اور وہ رکعت صحیح ہو جاتی ہے اور جو چیز
 فرض ہو وہ کسی وقت ساقط نہیں ہوتی نہ ضرورت کے وقت نہ غیر ضرورت کی وقت پس اس سے
 ثابت ہوا کہ امام کے پیچھے قرآن پڑھنا فرض نہیں ورنہ ضرورت کی وقت ساقط نہ ہوتا اور یہی قول ہے

اور اگر امام کے پیچھے قرآن پڑھا جائے تو اس کی تلقین کرنا جائز ہے اور اگر امام کے پیچھے قرآن پڑھا جائے تو اس کی تلقین کرنا جائز ہے اور اگر امام کے پیچھے قرآن پڑھا جائے تو اس کی تلقین کرنا جائز ہے

اور اقامت کو نماز پڑھنا پس یہ کافی ہے لیکن اذان اور تکبیر کہنا افضل ہے اور اگر نماز کی تکبیر کہے اور
 اذان ندی تو یہ تکبیر کے ترک کرنے سے افضل ہے ہوا سطلے کہ قوم جاوحت سونا زپریت ہے اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **حَمْدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ**
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَعَلَهُمْ خَلْفَهُ وَصَلَّى بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَن يَخْلَعُ كَعْبَهُ عَلَى
رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ صَنِّعَ عُمَرُ مَا أَحَدٌ إِلَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رُبِّهِ نَأْخُذُ وَهُوَ أَحَبُّ
إِلَيْنَا مِنْ صَنِّعِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرَّ حَمْبَةُ إِبْرَاهِيمَ بِمَدِينَةِ رَدِّهِ
 نے انکو اپنے پیچے کیا اور انکے آگے بڑھے نماز پڑھی اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھتے تھے ابراہیم
 نے کہا کہ عمر کا فعل محبوب تر ہے نزدیک بہا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور وہ بہت بہتر ہے
 ہمارے نزدیک بن سعد کو فعل سے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَرَحَلَةِ الْفَرِيضَةِ**
 حر بن منازیرہ جگے تو پڑھے یا نہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ**
بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ مِنَ أَهْلِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمِيَا الظُّمَارِ فِي مَنَازِلِهِمَا وَهَآئِذَا بَانَ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ
فَجَاءَ أَوَّلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ أَوْ لَمْ يَدْخُلْ أَفَلَا أَتَاكَ الْغَمْرُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاهُمَا فَأَقْبَلَا وَمَقَامُهُمَا تَرَعَدَ فَقَالَ أَنِ يَكُونَا حَدَثًا فَيَكَا
نَتْنِي فَقَالَ لَهْمَا مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا فَقَالَ الْكَلْبُ رَسُولُ اللَّهِ فَلَمَّا أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صَلَّيْتَ
فَصَلَّيْنَا وَرَجَا لِنَا ثُمَّ جِئْنَا قَوْحَدْنَا أَفْ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا أَنَّهُ لَا يَصْلُحُ أَنْ يُصَلِّيَ الْفَتَا
فَقَالَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَذْهَبُوا فِي الصَّلَاةِ وَاجْعَلُوا الْأَوَّلَى فَرِيضَةً وَهَآئِذِهِ نَافِلَةٌ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ فَلَا يُعَادُ الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ وَالْغَرِيبُ حَمْبَةُ
 ہیشم سے روایت ہے کہ حضرت کے صحابہ میں سے دو مردوں نے اپنی جگہ میں نماز پڑھی اور وہ خیال کرتے
 تھے کہ نماز پڑھ چکی ہے سو وہ دونوں آئے اور حضرت نماز میں تھے سو وہ دونوں بیٹھ گئے اور نماز میں
 داخل ہوئے سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو بلایا سورہ آگے چلتے چلتے بحال میں کہ
 انکو جگہ بگھڑی ہوئی کہ انکو حنین کوئی چیز نہی ہو یا کوئی نیا کلمہ اور سورہ حضرت ابراہیم سے روایت کیا گیا ہے کہ
 سوا اس کے عرض کی کہ اب حضرت نے ان کو کیا تھا کہ نماز پڑھ چکی تھی سو مجھے اپنی جگہ پر نماز پڑھی پھر انکو انہما کو نماز میں بلایا اور

ابن حنیفہ نے
 جو حدیثیں روایت
 کی ہیں ان میں سے
 بہت سی صحیح ہیں

کی کہ یا حضرت محمدؐ نے گمان کیا کہ دوبارہ نماز پڑھنی لائق نہیں ہو حضرتؐ فرمایا کہ جب ایسا اتفاق ہو تو نماز میں داخل ہو اگر اور پہلے نماز کو فرض گردانوا اور یہ کہ نفل امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کو ہم یسیر میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور فجر اور عصر اور مغرب کی نماز پڑھنے پر بھی جامع ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی فرض نماز پڑھے چکا ہو اور یہ دوسری جگہ فرض کی جماعت ہو تو اس کو ساتھ بجاو کہ وہ نماز اس کے لیے نفل ہو جاوے گی **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَا أَلَيْكَ بِنِ النَّاسِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ** **بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الْفَجْرَ وَالْمَغْرِبَ ثُمَّ أَدْرَكْتَهُمَا فَلَا تَعُدُّ لَهُمَا غَيْرَ مَا صَلَّيْتَهُمَا** **قَالَ مُحَمَّدٌ أَمَّا الْفَجْرُ وَالْعَصْرُ فَلَا يَتَّبِعِي أَنْ يُصَلِّيَ بَعْدَهُمَا نَافِلَةٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ** **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَوةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرِبَ الشَّمْسُ** **وَلَا مَعْلُومَةٍ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَأَمَّا الْمَغْرِبُ فَهِيَ ذُرِّيَّتُكَ** **أَنْ يُصَلِّيَ التَّطَوُّعَ وَتَرَا فَإِذَا دَخَلَ مَعَهُمْ رَجُلٌ تَرَكُوهُمْ فَلَمْ تَرَ الْأَمَامَ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ** **الْيَحْيَارُ لَعَنَتْ ذُرِّيَّةَ وَبَشَرَهُمْ وَلَيْسَ لَهُمْ هَذَا قَوْلُ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ** ترجمہ نافع سے روایت ہو کہ ابن عمرؓ نے کہا کہ جب تیرے فجر اور مغرب کی نماز پڑھے چکے ہو دوسری جگہ آؤ گے جماعت پاؤ تو ان کو بہرہ پڑھے سوائے اسکے کہ تو نے ان کو پڑھا امام محمدؐ نے کہا کہ اگر فجر اور عصر سوائے بعد نفل پڑھنے لائق نہیں واسطے دلیل فرمان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوبے اور نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے اور اس پر مغرب کی نماز پس یہ وتر میں اور نفل طاق پڑھنے مکروہ ہیں سو جب کوئی مرد نفل کی نیت سے ان کو ساتھ داخل ہو اور امام سلام پیرے تو چاہیے کہ کھڑا ہو ورنہ اور ان کے ساتھ جو تہی رکعت ملاوے بہر التحیات پڑھے اور سلام پیرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** امام بخاری نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ سب نمازوں کا امام کے ساتھ پڑھنا درست ہے اور بعض کہتے ہیں کہ فجر اور عصر اور مغرب کا دوسرا مکروہ ہے اور حدیث دوبارہ پڑھنے کی منوع ہے **بَابُ** **الصَّلَاةِ تَطَوُّعًا نَفْلًا نَافِلًا بَيَانُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَنُوحٌ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا** **أَبُو سَفْيَانَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ** **مُخْشَبٌ تَطَوُّعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَافِلَةٌ لَا نَزِيَّ بِأَسْأَلُكَ إِنْ قَارَأَ بِكَ السُّجُودَ حَلَّ جَمُودَهُ وَ**

حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيْمُ سَمَّاهُ مَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي هُوَ تَوْ مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ التَّحِيَّاتِ مِثْلُهُ اِمَامُ
 مُحَمَّدٌ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي هُوَ تَوْ مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ التَّحِيَّاتِ مِثْلُهُ اِمَامُ
 قَوْلُ اِمَامِ ابْنِ اَبِي حَنِيفَةَ قَالَ اَحَبُّ نَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْلِيْمٍ قَالَ اَسْتَلَاكُمْ
 فَمَطَّعَ مَا بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ جَابِئُ
 رَوَيْتُ عَنْ اَبِي اَبِي هُرَيْرَةَ كَمَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي هُوَ تَوْ مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 دَرِيَّانُ جَابِئُ كَرُوْنِي بِمَدْرَسِي اِمَامُ مُحَمَّدٌ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي هُوَ تَوْ مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 فَفَضَّلَ الْجَمَاعَةَ وَكَرِهَ النَّجْدَ اَوْضَلَتْ جَمَاعَتُ اَوْفَجِي كِي دَوَسْتُونَ كَابَانِ مُحَمَّدٌ
 قَالَ اَحَبُّ نَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْلِيْمٍ قَالَ اَرْبَعُ قَبْلَ الطَّهْرِ اَرْبَعُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ
 لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِلَسَانِي قَالِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ جَابِئُ
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں نے جو کچھ ابراہیم سے سنا ہے وہ سب ابراہیم سے ہی ہے اور جو کچھ ابراہیم سے سنا ہے وہ سب ابراہیم سے ہی ہے
 اَمَامُ مُحَمَّدٌ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي هُوَ تَوْ مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 اَحَبُّ نَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَوةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَفْضِيْلُ
 عَلَيَّ صَلَوةِ الرَّجُلِ وَحَدَّثَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ كَمَا كَرِهَ اَوْ مَيَّ كَوْنِي بِمَدْرَسِي
 اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ اَدْمِي كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ اَوْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ
 بِنِ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ اَرْبَعُ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَبْلَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ
 فَاِنَّ هُنَّ يَتَعَدُّنَ اِلَى اَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ مِنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ تَرْجُمُهُ عَبْدُ الْمَدِينِ عَنْ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ
 جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ جَوْعَتَا كِي مَنَّا زَيْنُ جَطَّاحُ جَابِئُ
 اَحَبُّ نَا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَعْلَقَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُمَرَانَ قَالَ مَا اَلْفَى
 اَبْنُ عُمَرَ رَضِيَ عَنْهُ اِلَّا وَحُمَرَانُ مِنْ اَقْدَبِ النَّاسِ مِنْهُ مُجْلِسًا قَالَ فَقَالَ لَهُ دَاوُدُ
 يَوْمَ يَا حُمَرَانُ اِنَّ لَكَ مَا لَمْ يَمْنَأْ اِلَّا لِقَيْسَتِكَ خَيْرًا قَالَ اَجَلْ يَا اَبَا عَسِيدٍ الْحَمْدُ

ہم یقیناً کہ اگر مقتدی امام سے اونچی جگہ کھڑے ہوں تو درست ہے جبکہ امام سوائے نہ کھڑے ہوں اور
یہی قواسم امام ابو حنیفہ کا **مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الرَّحْلِ**
يَا لَيْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَا أَلَسْنَا مَحَادِثًا قَالَ حَسَنٌ مَا لَمْ يَكُنْ مَحَادِثًا وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ أَوْ لَيْسَ قَالَ
مَحْمَدٌ وَبِهِ فَاتَّخَذَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ إِبْرَاهِيمُ سَمِعْتُ رُوَيْتَ هُوَ أَوْسَ مَرَّةً فَقَالَ مَنَ كَمَا
اور امام سے درمیان دیوار ہو اگر ہم نے کہا کہ بہتر ہے حبیب کہ اوس کے اور امام کے درمیان ایہ دعوتیں
نہ ہوں امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی چیز نہیں اور یہی قواسم امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنَ مَنَعَ التَّارِبَ**
الْمَحْدَرِ قَبْلَ الْفَرَغِ مِنَ الصَّلَاةِ لَمْ يَسْوَغْ فَرَعُ مَوْنِهِ سَبِيلُهُ سَبِيلُ بُوَيْخِنَةَ كَابَانَ مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ رَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ يُصَلِّي فِي الْمَكَانِ فِيهِ الرَّمْلُ وَالْتَّارِبُ
الْكَلْبُ فَمَنَعَ عَنْ وَجْهِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّعَ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا تَرَى بَاسًا وَكَيْسًا ذَلِكَ قَبْلَ التَّهَنُّدِ
وَالسَّيْلِمِ لِأَن تَرْكُهُ يُؤْذِي الْمُصَلِّي وَرُبَّمَا شَغَلَهُ عَنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ
روایت ہو کہ میں نے ابراہیم کو ایک جگہ نماز پڑھتے دیکھا کہ اوس میں بالو اور بہت مٹی تھی سونار سے فراع
ہونے سے پہلے اپنا نہ بونچتے تھے امام محمد نے کہا کہ نہیں دیکھتے ہم کچھ حرف ساتھ بونچنے اوسکو
کے پہلے التحیات اور سلام کے ہوا سکو کہ اوسکا چہرہ نامانازی کو ایدہ دیتا ہے اور اکثر اوقات اوسکو نماز
سے باز کرتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الصَّلَاةِ قَاعِدًا وَالتَّهَنُّدِ عَلَى شَيْءٍ أَوْ**
يُصَلِّي الرِّسْتُ مَرَّةً يُمِيزُ كَرْمَازٍ يُمِيزُ اور نماز میں کسی چیز پر تنجب کرنے یا شے کی طرف نماز پڑھنے کا یا
مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَلَّوهُ الرَّحْلُ قَاعِدًا
عَلَى مَنَخِلٍ نَصَفَ صَلَاةَ الرَّحْلِ قَائِمًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ سَمِعْتُ رُوَيْتَ أَنَّهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ
نے کہا کہ بنیہ کر پڑھنے والے کی نماز کا ثواب کثرت کی نماز سے آدھا ہے اور یہی قواسم امام ابو حنیفہ کا
مَحْمَدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَا يَجْزِي الرَّحْلُ أَنْ يَتَرَضَّ
بِأَن يَدِيهِ سَوْكًا وَلَا تَصْبَحُ حَتَّى يَنْفُسَهُ نَصَبًا قَالَ مُحَمَّدٌ النَّصَبُ أَحَبُّ إِلَيْنَا فَإِنْ
لَمْ يَفْعَلْ لَجَزَّ أَنْ تَصَلُّوهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ سَمِعْتُ رُوَيْتَ هُوَ كَمَا نَحْنُ كَافِي
مرو کو یہ کہہ رہے آگے اپنے کوسٹ یا کہ پاؤں پر بیٹھا کہ اوسکو سیدنا کبیرا کہ امام محمد نے کہا کہ کثرت نماز بہت
بہتر ہے نزدیک ہمارے اور اگر کثرت انکے تو اوسکی نماز اوسکو کفایت کرے گی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِذَا
سَجَدَ فَأَطَالَ اعْتَمَلَ بِمِرْفَقَيْهِ عَلَى فُخْزَيْهِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَلَسْنَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَهُوَ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ سَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَجَدَ وَكَرَّ رُكُوعًا
تَوَابَنِي كَهَيْئَةِ رُكُوعِ رُكُوعِ كَرَّ عَمَّا كَرَّ سَمِ اسْمِ كَرَّ كَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ
امام ابو حنیفہ کا محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَمِلُ بِأُحْدَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فِي الصَّلَاةِ يَتَوَضَّعُ لِلَّهِ
تَعَالَى قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَيَضَعُ بِيَدَيْهِ الْأَيْمَنَ عَلَى رُغْوَةِ الْأَيْمَنِ تَحْتَ الشَّوْءِ فَيَكُونُ الدُّسْعُ فِي
وَسَطِ الْكَفِّ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ سَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَجَدَ وَكَرَّ رُكُوعًا
تَوَابَنِي كَهَيْئَةِ رُكُوعِ رُكُوعِ كَرَّ عَمَّا كَرَّ سَمِ اسْمِ كَرَّ كَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ
پر کہی ناف سو نیچے پس ہم کا ہاتھ بائیں ہونچا دینے کی **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا الرَّسِيُّ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ
أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ خُشِيَ رُوِيَ عَنْهُ
وَهُوَ ابْنُ دَهَبٍ وَابْنُ أَبِي بَرٍ كَرَّ عَمَّا كَرَّ سَمِ اسْمِ كَرَّ كَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ وَكَرَّ نَبِيٍّ
قول ہر امام ابو حنیفہ کا ف اس قول سے معلوم ہوا کہ جب کوئی نماز میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ باندھ لیا
اور اپنا دھنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے اور یہی مذہب سب علماء کا اور امام مالک کے ایک روایت میں ارسال
ایک ہے لیکن وہ روایت صحیح نہیں اور اس سے یہی معلوم ہوا کہ نماز میں اپنے ہاتھ ناف سو نیچے باندھے
اور یہی مذہب ہر امام حنفیہ اور محمد کا **بَابُ الْوُتْرِ وَمَا يَقْرَأُ فِيهَا وَتَرْكَابِهَا** اور احسن پیر کا
کہ اس میں پڑھی جاوے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي جَرْدَةَ عَنْ
زَيْدِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ فِي الْوُتْرِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ اسْمِكَ الْأَعْلَى فِي الثَّانِيَةِ قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا
يَعْنِي قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَهُوَ هَكَذَا فِي قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَفِي الثَّالِثَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ
قال محمد إِنَّ قُرْآنَ يَهْدِي إِلَى الْوُتْرِ مَعَ قُرْآنِ الْقُرْآنِ فِي الْوُتْرِ مَعَ قَاتِحَةٍ
الْكِتَابِ فَهُوَ أَيْضًا حَسَنٌ إِذَا قُرِئَتْ مَعَ قَاتِحَةٍ أَلْكَتِبَ بِثَلَاثِ آيَاتٍ فَصَاعِدًا وَهُوَ
قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ فَرِيدَانِي سَ رُوِيَ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَجَدَ وَكَرَّ رُكُوعًا

اسم رکب الاعلیٰ ہے اور دو سر میں قل لایبیا الکافون اور تیسرے میں قل ہوا لہ احد امام محمد نے کہا کہ اگر
تو یہ سورتین پڑھتے تو بہتر ہے اور اگر ورتین الحمد کے ساتھ قرآن کی کوئی اور چیز پڑھے تو وہ بھی بہتر ہے جبکہ
تو الحمد کے ساتھ تین آیتیں یا زیادہ پڑھے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو**
حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مَرْثَانَ الْحَافِي اَنَّهُ قَالَ اَحَبُّ اَنْ تَرَكْتَ الْوُتْرَيْنِ
وَاَنْ لِحُمَرِ النَّعَمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الْوُتْرَيْنِ لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِتَسْلِيمٍ وَهُوَ قَوْلُ
اِبْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيْمُ سُرُوْدِيْتِ ہُو کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نہیں پسند کرتا یہ کہ تین رکعت وتر
چوڑوں اور حالانکہ میرے لیے سترج اونٹ ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ وتر تین رکعت
میں اونکے درمیان سلام سے فاصلہ نہ کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف امام محمد**
کہا کہ علماء کے اس میں تین قول ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وترا یک رکعت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وتر
تین رکعت ہیں ایک سلام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ تین رکعت ہیں دو سلام ہیں کہ صحیح یہ قول ہے کہ وتر
تین رکعت ہیں ایک سلام سے اور ایک رکعت وتر پڑھنے درست نہیں آتے **مُحَمَّدٌ قَالَ**
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهُ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ وَلَمْ يُوْتِرْ فَلَا يُتَرَّ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَلَكِنْ نَأْخُذُ بِهَذَا اَيُّوْتِرْ عَلٰی كُلِّ حَالٍ اِلَّا فِی سَاعَةِ تَكْرَرِهَا الصَّلٰوَةُ حٰیثُ
تَطْلُعُ الشَّمْسُ اَوْ يَنْتَصِفُ النَّهَارُ حَتّٰی تَزُولَ اَوْ عِنْدَ الْاَحْمَارِ الشَّمْسِ حَتّٰی تَغِيْبَ وَهُوَ قَوْلُ
اِبْنِ حَنِيفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيْمُ نے کہا کہ جب کوئی صبح کرے اور وتر نہ پڑھے تو پورا وسمو
وتر درست نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے ہر حال میں وتر پڑھنے درست ہیں مگر اس
گٹری ہیں کہ اس میں نماز پڑھنی مکروہ ہے جبکہ سورج نکلے اور جب کہ دوپہر ہو یا تک کہ دہلے اور وقت
سرخ ہونے سورج کے یہاں تک کہ ڈوب جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ سَمِعَ**
اَلَا قَامَةً وَهُوَ فِي السَّجْدِ جَوْنَانِ تَسْبِيْحُے اور وہ سجدہ میں ہو تو کیا کرے **مُحَمَّدٌ قَالَ**
اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّيُ الْغَضِيَّةَ فِي الْمَسْجِدِ فَيَقِيْمُ
الْمُؤَذِّنُ وَهُوَ فِي الرَّكْعَةِ قَالَ يُتِمُّ اِلَيْهَا رُكْعَةً اُخْرٰی ثُمَّ يَدْخُلُ فِي صَلٰوَةِ الْقَوْمِ فَتَكْبِيْرُ
قَامَةٍ اَوْ اَمَامَ رُكْعَتَيْنِ وَجَلَسَ فَتَشَهَّدَ سَلَامًا الرَّجُلُ عَنْ يَمِيْنِهِ رَدْعًا شِمَالًا فِيْ نَفْسِهِ
لَمْ يَقُوْمْ فَيَكْبِرْ يُصَلِّيْ مَعَ الْاِمَامِ مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ تَطَوُّعًا اِلَّا يَدْخُلُ فِي صَلٰوَةِ الْقَوْمِ

سبحہ قول
درست نہیں
اس واسطے کہ
رسول اللہ
مرفی ایک
رکعت وتر کا
پڑھتا ہی نہیں
تو صحیح امام
محمد سے ثابت ہے
جیسے کہ ابن
عمر کے اس
حدیث سے
ثابت ہے عن
ابن عمر قال
قال رسول الله
صلی اللہ علیہ
وسلم وتر کو
میں اکثر اسل
نواہ مسلم
۱۲ رعتا

امام ابو حنیفہ کا لقب امام تھا وہ اپنے زمانہ میں نہایت بڑے بزرگ تھے۔ ان کے پیچھے تنہا نماز پڑھنی درست نہیں ہے۔
 اگرچہ توفیق سار نہیں ہے۔ لیکن اگرچہ بعض حدیثیں ہیں کہ پیچھے نماز پڑھنے سے اس کی نماز نہیں بنتی
 لیکن احتیاطاً یہ کہ یہ حدیثیں کچھ ایسی ہیں جو احادیث کے خلاف ہیں۔ ابوبکرؓ کو نماز دوہرا لے کا حکم نہ کیا سوا اگر
 اس کی نماز نصف کو چھیننے سے پہلے نہ ہو تو اس میں داخل نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ نصف کا پیچھے تنہا
 نماز پڑھنا ہی درست اور یہی ہر وہی ہے اکثر ائمہ کا یہ کہ انہوں نے نصف میں ہونے سے پہلے رکوع کیا
 ہوا تو اس سے قبل نماز میں داخل ہو کر اور عقلی دلیل سے یہ ہے کہ سب اتفاق ہو سکتے ہیں اگر کوئی اسی امام کے
 پیچھے نصف میں نماز پڑھتا ہو اور اس کی اتنا ہی نصف میں ایک آدمی کی جگہ خالی ہو تو اس کو جواز ہے کہ اپنی
 صحت سے قبل اور بعد میں کھڑا ہو اور یہاں تک کہ وہ عفو کے درمیان غیر نصف میں ہونا نماز کو باطل
 نہیں کرتا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حدیثیں صحیحہ نہیں ہیں۔ نماز پڑھنا درست ہوا ہے۔ مختصراً محمدؐ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ فِي الرَّجُلِ الْبَاقِي الْمُسْحَدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
 وَالْإِمَامُ فَلْيَجْلِسْ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ قَالَ تَكَلَّمَ تَكَلُّمًا فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ ثُمَّ يَكُونُ
 تَكَلُّمًا فَيَجْلِسُ مَعَهُمْ فَيَكْتُمُونَ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ قَامَ فَرَكْعَ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ
 قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا مِنْ أَهْلِ كُنَّا مِنْ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَصَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى
 إِنْ أَدْرَكْتُمْ جُلُوسًا صَلُّوا رُكْعًا وَبِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَنْبَاءُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٍ مِنْ رِجَالِ
 هَبْ كَبَرِ اسْمِهِ كَمَا كَرَّ جَمْعُكَ دُنْ كَوْنِي مَرْدًا وَدُرَامًا ابْنِي أَخِي نَازِمِينَ مَبِيثًا هُوَ تَوَكُّمٌ كَيْفَ كُنْ
 سَاطِمًا نَازِمِينَ لِمَا بَوَّعَ بِيَكْمِيرِ كَيْفَ كُنْ أَوَّلُ سَاطِمَةٍ مَبِيثَةٍ جَابِئَةٍ أَوَّلُ التَّحْيَاتِ ثَبْرٌ هَبْ سَوَّابٌ بِأَمِّ سَلَامٍ سَبْرٌ
 تَوَكُّمٌ هَبْ رُكْعَتَيْنِ ثَبْرٌ هَبْ أَمَامَ مُحَمَّدٍ كَمَا نَزَلَتْ فِيهِ قَوْلُ إِمَامٍ أَبُو حَنِيفَةَ كَأَنَّ رَجُلًا سَمِعَ كَوْنَهُمْ يَتْلُونَ جَمْعًا
 كِي أَيْكَ كَوْنٍ يَدْعُوهُ أَوْ سَمِعَ سَاطِمَةً وَرُكْعَتَيْنِ كَوْنٍ يَدْعُوهُ أَوْ سَمِعَ سَاطِمَةً وَرُكْعَتَيْنِ كَوْنٍ يَدْعُوهُ أَوْ سَمِعَ سَاطِمَةً
 ثَبْرٌ هَبْ يَنْفَعُ ظِلَّكَ جَابِئَةٍ ثَبْرٌ هَبْ أَوَّلُ سَاطِمَةٍ أَمِي هَبْ حَشِينَ كِي صَحَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ
 أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ وَالْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 وَخَلَّاسِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَنَسٍ قَالُوا مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَصَافَ إِلَيْهَا أُخْرَى وَمَنْ
 أَدْرَكْتُمْ جُلُوسًا صَلُّوا رُكْعًا وَبِذَلِكَ جَاءَتْ الْأَنْبَاءُ مِنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَرَجُلٍ مِنْ رِجَالِ
 وَهُوَ قَوْلُ سَفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَرُفْرُ بْنُ الْهَدَّادِ وَبِهِ تَأْخُذُ تَرْجَمَةُ قَتَادَةَ وَرُفْرُ بْنُ الْهَدَّادِ

حسن اور سعید بن سبب اور غلاس نے کہا کہ جو جمعہ کی نماز سے ایک رکعت پاو وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملاوی اور اگر انکو التحیات میں پاوے تو چار رکعتیں پڑھے اور اس طرح پہنچی تک اور بیت علقمہ بن قیس اور سو دوسرا ویسی قول ہے سفیان ثوری اور زفر کا اور سیکویم لیتے ہیں محمد بن حنفیہ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہما یصلیان مسروراً وجنداً باخلاقاً فی صلوۃ الامام فی المغرب فاذا رکعاً معاً رکعاً وسبقہما رکعتین فصلیا معاً رکعاً رکعاً فاما یفصلان فاما مسروراً تجلس فی الركعة الاولى التي قضی واما تجنداً فقام فی الاولى وجلس فی الثانية فلما انصرفا اتقبل کل واحد منهما علی صاحبه ثم اتصفا تشاورا قال العبد اللعین مسعود فقضا علیہ القصۃ فقال کلاکما قل احسن وان اصاب کما صلی مسروراً احب الی قال محمد بن یحیی ابن مسعود بنہ فاکلخ یجلس فی الركعتین جمیعاً للکتبتین فانتاہ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد بن عمار کہ مسروق اور حنبل بن مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور امام دو رکعتیں اس نے پہلے پڑھ چکا تھا سو اون دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھ کر التحیات بیٹھ گئے اور ابی حنبل دو رکعت میں کھڑے ہوئے اور دوسری میں التحیات بیٹھ سو جب نماز سے چرے تو ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر توجہ نہ کر پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصد بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کو قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اس سے معلوم ہو کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں اوس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات بیٹھ پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسرا رکعت پڑھ کر ابی التحیات بیٹھ اور سلام پیرے یعنی دونوں رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے محمد بن حنفیہ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہما یصلیان مسروراً وجنداً باخلاقاً فی صلوۃ الامام فی المغرب فاذا رکعاً معاً رکعاً وسبقہما رکعتین فصلیا معاً رکعاً رکعاً فاما یفصلان فاما مسروراً تجلس فی الركعة الاولى التي قضی واما تجنداً فقام فی الاولى وجلس فی الثانية فلما انصرفا اتقبل کل واحد منهما علی صاحبه ثم اتصفا تشاورا قال العبد اللعین مسعود فقضا علیہ القصۃ فقال کلاکما قل احسن وان اصاب کما صلی مسروراً احب الی قال محمد بن یحیی ابن مسعود بنہ فاکلخ یجلس فی الركعتین جمیعاً للکتبتین فانتاہ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد بن عمار کہ مسروق اور حنبل بن مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور امام دو رکعتیں اس نے پہلے پڑھ چکا تھا سو اون دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھ کر التحیات بیٹھ گئے اور ابی حنبل دو رکعت میں کھڑے ہوئے اور دوسری میں التحیات بیٹھ سو جب نماز سے چرے تو ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر توجہ نہ کر پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصد بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کو قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اس سے معلوم ہو کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں اوس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات بیٹھ پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسرا رکعت پڑھ کر ابی التحیات بیٹھ اور سلام پیرے یعنی دونوں رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے محمد بن حنفیہ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہما یصلیان مسروراً وجنداً باخلاقاً فی صلوۃ الامام فی المغرب فاذا رکعاً معاً رکعاً وسبقہما رکعتین فصلیا معاً رکعاً رکعاً فاما یفصلان فاما مسروراً تجلس فی الركعة الاولى التي قضی واما تجنداً فقام فی الاولى وجلس فی الثانية فلما انصرفا اتقبل کل واحد منهما علی صاحبه ثم اتصفا تشاورا قال العبد اللعین مسعود فقضا علیہ القصۃ فقال کلاکما قل احسن وان اصاب کما صلی مسروراً احب الی قال محمد بن یحیی ابن مسعود بنہ فاکلخ یجلس فی الركعتین جمیعاً للکتبتین فانتاہ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد بن عمار کہ مسروق اور حنبل بن مغرب کی نماز میں امام کے ساتھ داخل ہوئے اور امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی اور امام دو رکعتیں اس نے پہلے پڑھ چکا تھا سو اون دونوں نے امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھی پھر باقی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوئے سو مسروق تو ایک رکعت قضا پڑھ کر التحیات بیٹھ گئے اور ابی حنبل دو رکعت میں کھڑے ہوئے اور دوسری میں التحیات بیٹھ سو جب نماز سے چرے تو ہر ایک اون دونوں میں سے اپنے ساتھی پر توجہ نہ کر پھر وہ دونوں عبد اللہ بن مسعود پاس گئے اور ان سے قصد بیان کیا اوس نے کہا کہ تم دونوں نے اچھا کیا اور مسروق کی طرح نماز پڑھنا میرے نزدیک بہتر ہے امام محمد نے کہا کہ ابن مسعود کو قول کو ہم لیتے ہیں کہ دونوں فوت شدہ رکعتوں میں التحیات بیٹھے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اس سے معلوم ہو کہ اگر کوئی مغرب کی نماز کے پہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملے اور پہلی دو رکعتیں اوس سے فوت ہو جاویں تو امام کے سلام کے بعد اوٹھ کھڑا ہووے اور ایک رکعت پڑھ کر التحیات بیٹھ پھر اوٹھ کھڑا ہووے اور دوسرا رکعت پڑھ کر ابی التحیات بیٹھ اور سلام پیرے یعنی دونوں رکعتوں کے ساتھ دو التحیات پڑھے

پڑھ جاوے ترجمہ نام التحیات میں مذکور وہی التحیات ہے اس لئے کہ ان جہاں کا کہ جب امام سلام پیرے تو کیا وہ
 سلام کا جواب دے گا کہ جب اپنی نماز سے فارغ ہو تو سلام کا جواب دے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی بات
 میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے
 بغیر اذان کے نماز پڑھے تو اس کا حکم ہے **محمد** قال **أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن عمار**
أبو أهديم عن ابن سعود أنه أتم أخطأ به في بيتنا بغير أذان ولا إقامة وقال إقامتنا أكلام
خبرني قال محمد ويحدثنا أخذنا إذا صلى الرجل وحده فإذا صلوا في جماعة فاحب
إلينا أن جودن ويقسم فإن أقام وترك الأذان فلا بأس ترجمہ ابراہیم سروریت ہو کہ ان
مسعود اپنے گہرین اپنے یاروں کی امامت کی بغیر اذان اور کعبہ اور کہ امام کی کعبہ
 کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی بات میں جبکہ کوئی مرد نماز پڑھے اور اگر جماعت ہو پھر
 تو محبوب تر ہمارے نزدیک ہے کہ اذان ہے اور کعبہ ہے اور اگر صرف کعبہ ہے اور اذان نہ ہو تو ہمارے
 میں ہی کچھ نہیں **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے **باب** میں ہے
أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا فسدت صلاة الإمام فسدت صلاة من
خلفه قال محمد ويحدثنا أخذنا إذا صلى الرجل يا أهديم حدثنا أبو علي عن فضول
فسدت صلاته يوجه من الوجوه فسدت صلاة من خلفه ترجمہ حماد سروریت ہے
 کہ ابراہیم نے کہا کہ جب امام کی نماز ٹوٹ جاوے تو مقتدی کی نماز بھی ٹوٹ جاتی ہے امام محمد
 نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں کہ جب کوئی مرد اپنے یاروں کی امامت کرے اور کہو نہانے کی حاجت ہو یا
 بے وضو ہو یا اور کبھی طرح سو اس کی نماز فاسد ہو جاوے تو مقتدی کی نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے **محمد**
قال أخبرنا إبراهيم بن يزيد المكي عن عمر بن دينار أن علي بن أبي طالب قال في
الرجل يصلي بالقوم خطبا قال يعيد ويعيدون ترجمہ عمر بن دینار سے روایت ہو کہ حضرت علی
محمد عن عبد الله بن المبارك عن يعقوب بن عطاء بن أبي رباح عن
رجل يصلي يا أهديم علي بن يزيد وفضول قال يعيد ويعيدون ترجمہ عطاء سے روایت ہو کہ
 مرد کے حق میں کہ بے وضو امامت کرے کہ وہ بھی نماز پڑھے اور مقتدی بھی پڑھے **محمد**

قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَيْبٍ قَالَ قَالَ أَحَبُّ
 إِلَيَّ أَنْ يُعِيدَ مَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ^{ترجمہ عبداللہ بن عون}
 روایت ہے کہ ابن سیرین نے کہا کہ محبوب تر ہے نزدیک یہ کہ دو نماز پڑھیں امام محمد نے کہا کہ
 اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ^{محمد} قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ
 عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ إِذَا صَلَّيْتَ الْمَرْأَةُ الْجَانِبَ الرَّجُلِ وَتَمَّاتِ فِي صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ فَسَدَتْ
 صَلَاتُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ بِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ^{ترجمہ ابراہیم بن ہاشم} کہ اگر عورت مرد کو
 پہلو میں نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں تو مرد کی نماز نہ سہو جاتی ہے امام محمد نے کہا
 کہ یہی قول ہے ہمارا اور حضرت امام ابوحنیفہ کا ^{محمد} قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ عَنْ
 ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي وَهِيَ تَائِمَةٌ
 الْجَانِبِ عَلَيْهِ قَوْلُكَ جَانِبُهُ عَلَيْهِمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى بِذَلِكَ بَأْسًا وَكَذَلِكَ
 أَيْضًا لَوْ صَلَّيْتَ الْجَانِبِ فِي صَلَاةٍ غَيْرِ صَلَوةٍ رَأَيْتَ تَفْسُدُ عَلَيْهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْجَانِبِ
 وَهَذَا فِي صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ تَأْتِيهِ أَوْ يَأْتِيَانِ بِغَيْرِهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ^{ترجمہ حضرت}
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت نماز پڑھتے تھے اس حال میں کہ وہ آپ کے پہلو میں ہوتی
 ہو تین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہوتا کہ اس کی ایک طرف حضرت عائشہ پر ہوتی امام محمد
 نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ بڑنہیں دیکھتے کہ عورت کو پہلو میں ہونے سے مرد کی نماز
 باطل نہیں ہوتی اور اسی طرح اگر عورت مرد کے پہلو میں نماز پڑھتے ہیں نماز مرد کے یعنی اوس کے
 ساتھ اقتدا نہ کیا ہو اور مرد کی نماز تو صرف اس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ عورت اوس کے پہلو میں
 نماز پڑھے اور وہ دونوں ایک نماز میں ہوں کہ عورت نے مرد کے ساتھ اقتدا کیا ہو یا وہ دونوں
 اپنے بغیر کے پیچھے نماز پڑھتے ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ^{محمد} قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُصَلِّي فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ الشَّرْقِيِّ
 وَالْمَرْأَةُ فِي الْغَرْبِيِّ فَكَرِهَ ذَلِكَ لِأَنَّ يَكُونُ بَيْنَهُمَا شَيْءٌ قَدْ رُبَّ مَوْجِدَةٍ الرَّجُلِ قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَانَ فِي صَلَوةٍ وَاحِدَةٍ يُصَلِّيَانِ مَعَ إِمَامٍ وَاحِدٍ ^{ترجمہ حماد}
 روایت ہے کہ میں نے ابراہیم نخعی سے پوچھا کہ اگر مرد مسجد کی شرقی طرف میں نماز پڑھتا ہو اور عورت

غریب دیواریں نہ پہنچتی ہو تو یہ مردہ ہے مگر وہ دونوں کے درمیان کجاویلی پھیلی لکڑی کے برابر کوئی چیز
 ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد کی نماز مکروہ ہے جبکہ وہ دونوں ایک نماز میں ہوں اور ایک
 امام کے ماتہ میں نہ پہنچتے ہوں **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن
 الاسود بن یزید انہ قال سأل عائشة رضي الله عنہا عن المؤمنین مما يقطع الصلوة فقالت اما انکم یا
 اهل البیت فذموا ان الحمار والكلب والمزقة والسنور يقطعون الصلوة فقرهوننا
 بهم فادرا ما استطعت فانه لا يقطع صلاتک شیء قال **محمد** ويقول عائشة
 لاکلن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ اسود و روایت ہو کہ اوس نے عائشہ سے پوچھا کہ کیا چیز
 نماز کو توڑ دالتی ہے عائشہ نے کہا خبر ابرہہ کہ مقرر قلم عراق والو لگان کرتے ہو کہ گدھا اور کتا اور
 عورت اور بلی نماز کو توڑ دالتے ہیں سو تم نے ہم کو کتے اور گدھے کے برابر کر دیا سو تو دفع کر جتنا کہ تجھ
 سے ہو کہ کہ قمر تیری نماز کو کوئی چیز قطع نہیں کرتی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہو امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم عن
 عیسیٰ بن الحاکم انہ قال اجد في الحديث بعد صلوة العشاء الا في صلوة
 اکو قیامہ و قرآن ترجمہ ابرہہم سے روایت ہو کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ زیادہ تر فقط و انوالا زمین پر غنای
 نماز کے بعد بات کرنا ہے مگر نماز میں یا قراۃ قرآن شریف میں **باب** الوضوء فی الصلوة
 والحل في نماز میں کسیر ہوٹنے اور وضو ٹوٹنے کا بیان **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ
 قال حدثنا عبد الملك بن عیسیٰ عن معبد بن صبیح ان رجلا من اصحاب رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم قال خلف عثمان بن عفان رضي الله عنہ قال حدثنا الرجل
 فانصرف ولم يكلمه حتى توضأ ثلثا قيل وهو يقول ولم يصبروا على ما فعلوا ف
 هم يملكون فاحسب بما مضى صلى ما بقی ترجمہ معبد و روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک مرد نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی سو اس مرد کا
 وضو ٹوٹ گیا اور وہ نماز سے بہرا اور کلام نہ کیا بیان کیا کہ وضو کیا بہر نماز پر توجہ ہوا اور وہ کہتا
 ہوا کہ نہ اڑ رہا ہے اس چیز پر کہ کی اونہوں نے اور وہ جانتے ہیں حوا میں نے اپنے پہلی نماز حساب میں
 لی اور باقی نماز پڑھی **محمد** قال اخبرنا ابو حنیفہ عن ابراہیم انہ قال یخبر

قَالَ يُجْزئُهُ وَالْأَسْتِثْنَاءُ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَاتِلُ ذَلِكَ يُجْزئُ
 فَإِنْ تَكَلَّمَ وَاسْتَقْبَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ اِبْرَاهِيمُ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ نَمَازُ اَوْ كَو
 كَفَايَتُ كَرَنِي هُوَ اَوْ اَن سَرَفُو سَبْ نَمَازِ ثَرْبَنِي مُجَوَّبُ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ تَرْبِ
 قَوْلُ كَو سَمِ لِيْتِي مِين كِي يَكُو كَانِي هِي اَو اَر كَلَام كِي اَو سَر سِي سَبْ نَمَازِ ثَرْبِ هِي تَوَافُلُ اَو سِي تَوَافُلُ
 اَمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّحْلِ يَتَعَمَّقُ
 فِي الصَّلَاةِ اَوْ يُجَدِّدُ قَالَ يُخْرِجُ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا اَنْ يَذْكُرَ اللّٰهَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلَى مَكَانِهِ
 فَيَقْضِي مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِ وَيَعْتَدِلُ بِمَا صَلَّاهُ فَإِنْ كَانَ تَكَلَّمَ اسْتَقْبَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
 بِهِ نَأْخُذُ اَلْكَلَامُ وَالْأَسْتِثْنَاءُ اَفْضَلُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَرْجُمَهُ جَوَاسُ رَوَيْتُ
 كِي اِبْرَاهِيمُ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَكْرَسِي هُوَ كَو نَمَازِ مِين كِي يَرْبُو ثِي اَوْ وَضُو ثُو ثِي اَوْ بَا سَرَفُ اَو اَر كَلَامُ مَكْرِي مَكْرِي اَكْرَسِي
 ذَكَر كِي سَوَاضُو كِي سَبْ اَبُو حَنِيفَةَ مِين هِي جَوَاسُ اَو بَا قِي نَمَازِ ثَرْبِ اَو جَوَاسُ اَو جَوَاسُ اَو جَوَاسُ اَو جَوَاسُ
 اَعْتَبَارُ كِي اَو اَر كَلَامُ كِي هُوَ تَوَافُلُ اَو سَرَفُو سَبْ نَمَازِ ثَرْبِ هِي اَمَامُ مُحَمَّدُ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَكْرَسِي كَو سَمِ لِيْتِي مِين كِي
 كَلَامُ كَرَنِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي سَبْ نَمَازِ ثَرْبِ اَوْ اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو سِي قَوْلُ اِبْرَاهِيمُ اَمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ كَا مُحَمَّدٌ
 يُعَادِلُ مِنَ الصَّلَاةِ وَمَا يَذْكُرُهُ مِنْهَا نَمَازُ كِي سَبْ اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي
 اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ فَتَهَانِي
 عَنْهَا وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَاتِلُ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ بَابِ
 وَبِهِ نَأْخُذُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَالْأَصْلُ عَلَى جَنَابَةِ الْغَيْمِ هَا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَ
 هُوَ قَوْلُ اِبْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ جَوَاسُ رَوَيْتُ هُوَ كِي مِين نَعْنِي اِبْرَاهِيمُ سَبْ اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي
 حَكْمُ اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي
 اَمَامُ مُحَمَّدُ نَعْنِي كَمَا كَرِهَ اَكْرَسِي كَو سَمِ لِيْتِي مِين كِي يَرْبُو ثِي اَوْ وَضُو ثُو ثِي اَوْ بَا سَرَفُ اَو اَر كَلَامُ مَكْرِي
 كِي نَمَازِ اَو سَرَفُو اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي اَو اَبُو حَنِيفَةَ اَسِي
 اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ اِذَا كَانَ اللَّحْمُ قَدْ رَدَّ اِلَيْهِمْ وَالْبَوْلُ وَغَيْرُهُ
 فَاَعْدِلْ صَلَاتَكَ وَإِنْ كَانَ أَقَلُّ مِنْ قَدْرِ اللَّحْمِ فَاَمْضِ عَلَى صَلَاتِكَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ
 يُجْزئُهُ صَلَاتُهُ حَتَّى يَكُونَ ذَلِكَ أَكْثَرُ مِنْ قَدْرِ اللَّحْمِ الْكَبِيرِ الْمُتَقَالِ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ

لَمْ يُخْزِنَتْ صَلَواتُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ تَرْجِمَةً لِمَا رَوَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَهُمْ نَسِيَ كَمَا كَرِهَ خُلُوعَ خِطَامِ
وغيرہ درہم کے برابر ہو تو اپنے نماز پر پڑھ اور اگر درہم کے مقدار سے کم ہو تو اپنی نماز پر گذر جا امام محمد نے
کہا کہ اوسکو اوسکی نماز کافی ہے یہاں تک کہ خون غیرہ ٹپنے سے درہم منقار سے زیادہ ہو سو جب درہم سے
زیادہ ہو تو اوسکی نماز درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اَلْحَمْدُ قَالَ ابْنُ ابْنِ حَبَّابٍ
قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِجَلِ سَادِلٍ ثَوْبَةٍ فِي السَّلَاةِ
فَنَظَفَهُ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْخُذُ كَيْدَهُ الشَّدِيدُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْقَمِيصِ وَعَلَى خِيَرَتِهِ الرَّكْمِ
لَيْسَ بِهِ فَعَلَ أَهْلُ الْكِتَابِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ تَرْجِمَةً لِمَا رَوَى عَنْهُ أَنَّ ابْنَهُمْ نَسِيَ كَمَا كَرِهَ خُلُوعَ خِطَامِ
الدر علیہ وآلہ وسلم ایک مرد پر گذرے کہ نماز میں اپنا کپڑا الٹکائے ہو رہا تھا سو حضرت نے کپڑا اوس پر پڑ دیا
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نماز میں کڑتے وغیرہ پر کپڑا الٹکا مکر وہ ہے ہوا سطلے کو وہ اہل
کتاب کے فعل کی مانند ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اَلْحَمْدُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَلِكِ بْنِ
عَمْرِو بْنِ قُرَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ كَا
صَلَاةُ بَعْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلَاةُ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ
وَلَا يَصْلُحُ هَذَا إِلَّا لِلْيَوْمَانِ الْفَطْرِ وَالْأَحْضَى وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى الثَّلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
وَالْمَسْجِدِ نَبَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصَى وَلَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْخُذُ
كَلَامَهُ نَلْخُذُ وَلَا يَتَّبِعُنِي لِلرَّأَةِ أَنْ تُسَافِرَ إِلَّا مَعَ زَوْجِهَا أَوْ مَعَ ذِي مَحْرَمٍ مِنْهَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبَّابٍ
ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ نہیں نماز بعد نماز فجر کے یہاں تک کہ سورج نکلے
اور نہیں نماز بعد نماز عصر کے یہاں تک کہ سورج ڈوب جاوے اور نہیں درست ہے روزہ رکنا اندر چلنا
میں ایک تو رمضان کی عید فطر کے دن دوسرے عید قربانی کے دن اور کجاوے نہ باندھنا جو دین یعنی تین
مسجد کے سوا اور کبھی طواف مسجد نہیں ایک تو ادب والی مسجد کعبہ کی اور حضرت کی مسجد جو مدینہ
منورہ میں ہے تیسرے شام میں مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کی مسجد داؤد اور حضرت سلیمان کی بنائی
ہوئی اور نہ سفر کرے عورت مگر ساتھ محرم کے یعنی جس مرد کے ساتھ اوس عورت کا کبھی نکاح درست
نہ ہو وی مانند باپ اور بیٹے اور بھائی وغیرہ کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور نہیں درست
عورت کو یہ کہ سفر کرے مگر اپنے خاوند کے ساتھ یا محرم کے ساتھ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔

محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَرِهَ أَنْ يُفَرِّقَ أَصَابِعَهُ
 فِي الصَّلَاةِ أَوْ يُلْقِيَ رِدَائَهُ عَنْ مَتَلَبِّهِ أَوْ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى خَصْرِهِ أَوْ يُدْفِنُ كِبَارَ لَحْصِي أَوْ
 يَقَعُ عَلَى عَقَبَتِهِ أَوْ يَغْتَبِطُ بِحَدِيدِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخْلَدْنَا لِأَنَّهُ عِبَتْ فِي الصَّلَاةِ
 يَشْغُلُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے مکروہ رکعہ نماز میں یہ کہ
 نمازی اپنی انگلیوں کے کڑا کے نکالے یا اپنی چادر اپنے مؤذنہوں سے لٹکاوے یا اپنا ہاتھ اپنے
 کو کہہ کر کچھ یا ٹپے بہتر زمین میں دباوے یا اپنی اڑیوں پر بیٹھے یا اپنی داڑھی سے کسبوا امام محمد نے
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں سو اس طرح وہ نماز میں بیفائدہ کام ہے نماز سے باز کہتا ہے اور یہی قول ہے امام
 ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ يَكُنُّ الشَّدْلُ فِي الصَّلَاةِ
 لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ تَرْجِمَهُ ابراہیم نے کہا کہ نماز میں کپڑا لٹکانا مکروہ ہے اور یہودیوں کی مانند نہ کرو
محمد قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ صَلَّى بِالْأَحْكَامِ
 الْمَغْرِبِ فَلَمْ يَقْرَأْ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتَّى اتَّعَرَفَ فَقَالَ لَهُ أَحْكَامُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقْرَأَ يَا أُمِّئِيَا
 الْمُؤْمِنِينَ قَالَ أَوْ مَا تَعَلَّمْتُ إِنِّي جَهْلُوتُ عَيْسَى الْعَشِيَّةِ إِلَى النَّجَامِ فَلَمْ أَذَلْ أَرَحِلَهَا مُنْقَلَةً مُنْقَلَةً
 حَتَّى وَرَدَتْ النَّجَامُ فَأَعَادَ وَأَعَادَ بِأَحْكَامِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَالْحَدِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 تَرْجِمَهُ ابراہیم سے روایت ہو کہ حضرت عمر نے اپنے یاروں کو مغرب کی نماز پڑھائی اور کسی رکعت میں قرآن
 نہ پڑھا یہاں تک کہ نماز سے پہرے سوائے یاروں نے او کو کہا کہ کس پسند تو منع کیا تم کو قرآن پڑھنے
 سے اے امیر المؤمنین کہا کہ کیا میں نے قرآن نہیں پڑھا مقرر میں نے شام کو شام کی طرف تا فلا بطیار
 کیا سو میں نے رہا میں کو کوچ کرتا نقل کرتے نقل کرتے یہاں تک کہ میں شام میں داخل ہوا سو اپنے
 اصحاب سے پہر نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**
 احمدی سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں قرآن نہ پڑھے تو نماز دوسرا دے کہ اس کی نماز نہیں ہوتی
 اور یہی معلوم ہوا کہ اگر کوئی نماز میں فکر کرے تو اس سے نماز باطل نہیں ہوتی اور حضرت عمر نے نماز
 سو اسے دوسرے سے کہہ کہ اس میں نہیں پڑھا تھا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ غَزَايَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يَقْرَأُ النَّاسَ عَلَى الصَّلَاةِ
 بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَالْحَدِّ لَا تَزِي بِصَلَاةِ بَعْدَ الْعَصْرِ تَطَوُّعًا عَلَى الْحَالِ وَهُوَ قَوْلُ

فِي الصَّلَاةِ قَدْ فَنِيَ أَنْتُمْ قَالَ أَلَوْ جَعَلِي الْأَرْضَ كِفَاتًا أَحْيَاءُ وَأَمْوَاتًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَنَّ
 لَا نَرَى بَقِيَّةَ الْفُلْكِ دَرَفَتْهَا فِي الصَّلَاةِ بِأَسَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابْنُ زَيْنٍ سُرُورِيت
 ہے کہ عبد اللہ بن سعید نو نمازین جو نہ پکڑی اور زمین میں دبا دی بہر کہا کہ کیا ہمیں نہیں ثانی
 زمین جمع کرنے والی جیتوں کو اور مردوں کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نمازین جو نہ کارنا
 اور وہاں درست ہو اس میں کچھ در زمین مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ
 سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الرَّجُلِ يَذْجُرُ الشَّاةَ وَهُوَ عَلَى وَضْعٍ فَيُصِيبُ يَدَهُ اللَّهُمَّ قَالَ يُغْفِرُ مَا
 أَصَابَكَ وَلَا يُعِيدُ الْوَضُوءَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَنَّ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ تَرْجُمَهُ حَمَّادُ
 سے روایت ہو کہ میں نے ابراہیم سے اس مرد کو حکم پوچھا کہ یا وضو بکری ذبح کرے اور اس کا ہاتھ کو خون
 لگے ابراہیم نے کہا کہ خون دھو ڈالے اور وضو نہ دہراؤ امام محمد نے کہا کہ اسے سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي الصَّلَاةِ** اگر کوئی مرد نماز میں تری پاؤں سے
 تو کیا کرے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ
 عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ فِي طَرَفِ ذِكْرِهِ وَهُوَ
 فِي الصَّلَاةِ قَالَ يَضَعُ كَفَّيْهِ عَلَى الْخَبْزِ وَالْحَصَى فَيَمْسُكُهُمْ وَجْهَهُ وَيَدُوكَ ثُمَّ يُصَلِّي قَالَ حَمَّادُ
 فَقُلْتُ لِمَ إِبْرَاهِيمُ فَمَا كَيْفَ تَفْعَلُ أَنْتَ قَالَ إِذَا وَجَدْتُ ذَلِكَ فَإِنِّي أُعِيدُ الصَّلَاةَ وَهُوَ
 أَوْ تَقِي فِي لَفْظِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَمَّا عَنْ فَنِيَ أَنِّي يَقْضِي عِلْمًا لَا يَمْسُكُهُ وَلَا يُعِيدُ وَلَا يُضَرُّ
 يَدُوكَ عَلَى الْأَرْضِ وَلَا يَمْسُكُهُمْ وَجْهَهُ وَلَا يَدُوكَ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ أَنَّ ذَلِكَ خَرَجَ مِنْهُ بَعْدَ
 الْوَضُوءِ فَإِذَا اسْتَيْقِنَ ذَلِكَ أَعَادَ الْوَضُوءَ تَرْجُمَهُ ابْنُ زَيْنٍ سُرُورِيت ہے کہ اگر کوئی مرد اپنے ذکر
 کے منہ پر تری پاؤں اور وہ نماز میں ہو تو اپنے دونوں ہاتھ زمین اور پتھروں پر رکھے اور اپنا منہ اور دونوں
 ہاتھ ملے بہر نماز نہ پکڑی جہاں نے کہا کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ تو کس طرح کرتا ہے اس نے کہا کہ جب میں
 تری پاؤں میں نماز پر پڑتا ہوں اور یہی بات مستحب ہے نزدیک میرا امام محمد نے کہا کہ ہماری راہی
 تو یہ ہے کہ بدستور نماز پڑھی جاوے اور بہر نہ پڑھے اور اپنے ہاتھ زمین پر نہ مارے اور اپنا منہ اور ہاتھ
 نہ ملے یا تنگ کہ یقین کرے کہ یہ ترقی اس سے وضو کے بعد نکلی ہے سو جب اس کا یقین ہو جاوے
 تو اپنا وضو بہرے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ

بعض صلاۃ نہ فاذا هو قد کان یصلیٰ الی غیر القبلۃ قال یقول الی القبۃ ویکتسب فی کل
ویصلیٰ ما بقی قال محمدؐ ونبہ کاخون وہبہ فقول ابن حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر
کوئی مرد ابراہیم کے دن نماز پڑھتا ہو پھر سوچ کر کل آواز آجائے کہ اسکی کچھ نماز باقی ہو سو اچانک رہ نہ بل
کے سوا اور طرف نماز پڑھتا تا تو قبلے کی طرف پہنچا دے اور جو نماز پڑھ چکا ہو اسکو جس جانب لا کر اور
جوابی ہو اسکو پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسکی کوئی چیز نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا کہ جب تک
قال أخبرنا ابوحنیفہ قال حدثنا منصور بن راذان عن الحسن البصری عن النبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال یسکما هو فی الصلوۃ اذا اقبل رجل انعمی من قبل القبۃ فربما
الصلوۃ فالقوم فی الصلوۃ الخفی فوقع فی زبۃ فاستطاع بعض القوم حتی یقفہ فلما
فرغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان یقفہ منکم فلیعد الوضوء فی
الصلوۃ ترجمہ ابن جریر روایت ہے کہ جس حالت میں کہ حضرت نماز میں تھے کہ نگاہ ایک مرد اندھا
نماز کے لیے قبلے کی طرف ہو آیا اور لوگ فجر کی نماز میں تھے سو وہ ایک گڑھے میں گر اسو جس لوگ اس
سے نہیں دیکھتا کہ کتنے کیا سو جب حضرت نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ جس نے تم میں سے قہقہہ کیا ہو
سورہ وضو اور نماز دوسرا محمدؐ قال أخبرنا ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم فی السجۃ
یقہقہ فی الصلوۃ قال یبید الوضوء والصلوۃ ویستغفر ربہ فانہ استل الحدیث قال
محمدؐ ونبہ کاخون وہو قول ابن حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اور اس کے حق میں
کہ نماز میں قہقہہ کر کے ہنسے ابراہیم نے کہا کہ نماز اور وضو دہراؤ اور اپنے خدا سے مغفرت مانگو کہ وہ
سخت توبہ غلو کے طور پر نہیں امام محمد نے کہا اسکی کوئی چیز نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ
باب النوم قبل الصلوۃ وایضا فی الوضوء منہ نماز سے پہلے سونے اور اس سے وضو نہ
کا بیان محمدؐ قال أخبرنا ابوحنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال نوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فخرج الی المسجد فوجد المؤمن قد اذ ان فوضغ جنبہ فنام حتی
عرف منہ النوم وكانت لہ نومة نعرت کان یفتح اذا نام ثم قام فصلى بغير وضوء
قال ابراہیم ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس یغیرہ قال محمدؐ ونبہ کاخون
ما حد بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان عینی تنامان ولا ینام قلبی فلیب

اگر تین اور چار رکعت میں شک کرے تو تین رکعت کو اعتبار کرے چار کو ہٹ کر بیات تک کہ اس کے تین میں سے
 ہو اور بعض کہتے ہیں کہ گمان غالب پر عمل کرے پھر سلام کے بعد سہو کے دو سجدہ کرے اور اگر اس کی
 رائے نہ ہو تو کتر کو اعتبار کرے اور یہی بات حدیثوں سے معلوم ہوئی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
 اور ابو یوسف اور محمد کا اور عقلی دلیل اس پر یہ ہے کہ سب کا اتفاق ہو اس پر کہ نماز میں دو رکعت سے پہلے
 پر چار رکعتیں فرض تھیں اور جب اسکو شک ہو اس میں کہ اس نے کچھ نماز پڑھی ہے تو اس میں قیاس کرنا
 واجب ہوتا کہ معلوم ہو وہ کون سا حکم کیا ہے سو مٹنے دیکھا کہ اگر کسی شخص کو نماز کے پڑھنے اور نہ پڑھنے
 میں شک ہے تو اس پر نماز کا پڑھنا واجب ہے بیات تک اسکو یقین ہو کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے یعنی ہوقت
 اس پر نماز پڑھنی واجب نہیں ہوگی اور اس میں گمان غالب پر عمل کرے پس قیاس یہ چاہتا ہے کہ سب نما
 میں ہی حکم ہے کہ گمان غالب پر عمل کرے جب تک اسکو یقین معلوم نہ ہوا تبے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَثَّابِ كَانَ يَضْرِبُ الرَّجُلَ
إِذَا رَأَاهُ يَتَأَخَّرُ بَيْنَ السُّجُودِ فَيَتَضَيَّرُ سَهْوِي قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَكْبَعُ أَنْ يَسْجُدَ الرَّجُلُ بِلَا كَعْبَةٍ
أَشْرَفَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكْهُوَ فَلَا يَدْرِي أَسْجَدَ سَجْدَةً وَاحِدَةً أَمْ اثْنَتَيْنِ فَيَمْنَعُ عَلَى
أَكْبَرِ رَأْيِهِ وَهَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سروریت ہو کہ تھے حضرت عمر فاروقؓ مروی ہو
 جبکہ اسکو پے در پے سجدہ کرتے دیکھتے غیر سہو میں امام محمد نے کہا نہیں لائق مروی ہو کہ ایک رکعت کو
 لیے دو سجدوں کو زیادہ کرے مگر یہ کہ ہر دو سجدوں کو ایک سجدہ کیا یا دو سجدے گمان غالب پر
 عمل کرے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **ف** دستور ہے کہ نماز میں ہر رکعت کر لیے دو دو سجدہ
 کیے جاتے ہیں تو اس سے معلوم ہوا کہ کسی رکعت کر لیے دو کو زیادہ سجدہ کرنے درست نہیں مگر بھول جاو
 تو سہو کے دو سجدوں کو زیادہ کرے **مُحَمَّدٌ** **قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ شَيْقُو بْنِ**
سَلَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ فَلَا يَدْرِي كَلِمَةً صَلَّى
أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَسْعَ فَلْيَطْرُقْ أَفْضَلُ لَهُ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرَ طَرَفَهُ أَتَاهَا ثَلَاثُ قَامَ فَأَمَّا صَلَاةُ
الرَّابِعَةِ ثُمَّ تَشَهُدَ سَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهَادَةِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ طَرَفَهُ أَنَّهُ صَلَّى أَرْبَعًا
تَشَهُدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتِي الشَّهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَحْسَنُ إِلَّا أَنَّا نَسْتَحِبُّ لَهُ
إِذَا كَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ مَا أَصَابَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ ترجمہ عبدالرحمن سروریت ہو کہ جب کوئی نماز میں

شک کر جو سوچنا کہ کتنی پرپی تین کہت یا چار رکعت تو پاسیہ کہ اکل کرے تہیکات کی اور اپنے ہاتھ
 گمان کیسات و کہو سو اور اس کا گمان غالب یہ کہ وہ تین رکعتیں میں تو کٹر اہو وے اور چوتھی رکعت
 اوج ساتھ ملا دیا یہ اچھا ہے پہلے سلام پیرے اور سہو کے دو سجدے کرے اور اگر اس کا غالب کیا
 یہ ہو کہ اوپر سے چار رکعتیں پر پی تین تو اچھا ہے کہ سلام پیرے پہر دو سجدے سہو کے کر سلام
 محمد نے کہا کہ سیکر جیتے میں لیکن اگر سکو یہ دو پہلی بار ہوا ہو تو خوب ہے کہ تازہ پر طہ آم
 محمد نے کہا کہ جب فی ہم کو ملائے عطا بن ابی راج سے اسے کہانہ تازہ پر طہ آم محمد نے کہا کہ اسکیو
 ہم جیتے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ**
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ يُعِينُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا اخْتَلَجْتَ أَمْرًا نَظُنُّ
أَنْ تَرَى مَا أَلْحَقْنَا أَوْ سَعَمَّا تَرْجُمَ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِهَذَا إِبْرَاهِيمَ نے کہا کہ جب تجھ کو امر مان
 شک پت تو میں کہان کر تا ہوا کہ زیادہ تر حق کے نزدیک وہ ہو کہ اس میں وسعت زیادہ ہو **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا سَهَى الْإِمَامُ فَتَجِدَ سَجْدَةً
السَّهْوِ فَاسْجُدْ مَعَهُ وَإِنْ لَمْ يَسْجُدْ هُمَا فَلْيَسْ عَلَيَّكَ أَنْ تَسْجُدَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِهَذَا إِبْرَاهِيمَ نے کہا کہ جب امام ہو لجاوے
 اور سہو کے دو سجدے کرے تو تو یہی اس کے ساتھ سجدہ کر اور اگر امام سجدہ کرے تو تجھ پر سجدہ
 کرنا واجب نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم جیتے میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا خَلَّ سَجْدَتُكَ ثَلَاثَ سَجَدَاتٍ نَاسِيًا قَالَ
عَلَيْهِ سَجْدَةٌ فَاسْجُدْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَ إِبْرَاهِيمَ
 نے کہا کہ اگر کوئی پہل کر تین سجدے کر جاوے تو اس پر دو سجدے سہو کے میں امام محمد نے کہا
 اسی کو ہم جیتے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا انْصَرَفْتَ مِنْ صَلَاتِكَ فَعَرَضَ لَكَ شَكٌّ فِي رُكُوعٍ
أَوْ صَلَاةٍ أَوْ قِرَاءَةٍ فَلَا تَمْلُغْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَ
 حماد و روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو نماز سے پہرے اور تجھ کو وضو یا نماز یا قرات میں

نکاح پر تو اسکی طرف خیال مت کر امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
باب مَرَّ بِمَعْلَمٍ عَلَى قَوْمٍ فِي الْخُطْبَةِ أَوْ فِي الصَّلَاةِ أَوْ كَوْنِي نَازِيًا خَلَعَ بَيْنَ لَوْ كُنَ كَوَسْلَامَ
 کہے تو اسکا جواب دیا جاوے یا نہیں محمدؒ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم
 قال يَرُدُّ السَّلَامَ وَلَيْسَتْ الْعَاطِسُ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا
 نَأْخُذُ بِهَذَا أَوْ لَيْسَ نَأْخُذُ يَقُولُ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ تَرَجَمَهُ حماد وروایت ہو کر ابراہیم نے کہا
 کہ سلام اور چینیک کا جواب یا جاوے یا حال میں کہ امام جمعہ کے دن خطبہ میں ہو امام محمدؒ نے کہا
 کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے لیکن ہم سعید بن سبیب کو قول کو لیتے ہیں محمدؒ قال اخبرنا
 سَعِيدَانِ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
 إِنْ فُلَانًا عَاطَسَ وَالْإِمَامُ يُخْطَبُ فَتَقْتَمَتُ فَلَا يَأْتِيهِ قَالَ مُرُّهُ فَلَا يَعُودَنَّ قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ
 يَهْذُنَ إِنَّا خَذْنَا الْخُطْبَةَ بِمَنْزِلَةِ الصَّلَاةِ لَا يَشْتَمُ فِيهَا الْعَاطِسُ وَلَا يَرُدُّ فِيهَا السَّلَامُ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرَجَمَهُ عبد الله بن سعيد وروایت ہو کر یسے سعید بن سبیب نے کہا کہ فلا نے نے
 چینیک کی سی حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا تھا اور فلا نے نے اسکو چینیک کا جواب دیا سعید نے کہا
 کہ اس کو حکم کر کہ یہ ایسا کرے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ خطبہ بجای نماز کے ہے
 کہ نہ اس میں چینیک کا جواب دیا جاوے اور نہ سلام کا جواب دیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حمادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَدْخُلُ عَلَى
 صَاحِبِهِ فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي قَالَ الْإِسْرَ يَقُولُ إِذَا لَشَّهَدَ السَّلَامَ عَلَيْنَا وَعَلَيْهَا
 اللَّهُ الصَّلَاتِينَ فَقَدْ رَدَّ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا يُجِبُنَا أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ
 وَهُوَ يُصَلِّي وَلَا يُجِبُنَا أَنْ يُسَلِّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرَجَمَهُ حماد
 نے کہا کہ ابراہیم سے روایت ہو اس مرد کے حق میں کہ اپنے ساتھی پاس آوی اور وہ مسلمان کرے
 یا حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو تو ابراہیم نے کہا کہ جب التحیات پڑھتا ہے تو کیا نہیں کہتا کہ سلام ہو
 اور خدا کے سب نیک شے دن کو سو اس سلام کا جواب دیا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
 اور یہاں پسند نہیں کہ وہ اسکو سلام کا جواب دے یا حال میں کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور یہاں پسند نہیں
 کہ آدمی اسکو سلام کہے اور وہ نماز پڑھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَجْلِسُ خَلْفَ الْإِمَامِ قَدْ كَثُرَ اللَّهُ عَلَيْهِ
 ثُمَّ يَصْرَفُ قَبْلَ أَنْ يُسَلَّمَ الْإِمَامُ قَالَ لَا يَجْزِيهِ وَقَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ إِذَا جَلَسَ قَدْ
 الشَّهْدُ الْجَزَاءُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ قَوْلِي قَوْلُ عَطَاءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ عَطَاءٌ نَأْخُذُ عَنْ
 أَقْبَا رَحْمَةَ إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْ أَوْسٍ مَوْلَى حَقِّ بْنِ كَرْتِمْ أَنَّ إِمَامًا كَانَ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسٍ
 بِهَرَجِزٍ بَيْنَ إِمَامَيْنِ سَلَامَ بَيْتِهِمَا مِنْ إِبْرَاهِيمَ كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ كَوْنًا فِي نَهْرٍ أَوْ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاحٍ كَمَا
 كَرِبَ بَقْدَرِ التَّحِيَّاتِ كَمَا بَيَّنَّ تَوَاوُسُكَ كَالْفِي هُوَ إِمَامُ الْبُحْثِ نَعْنِي كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ قَوْلُ عَطَاءٍ قَوْلُ كَيْ مَوَافِقٍ هُوَ
 إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ هِيَ عَنِ هِيَ كَيْ قَوْلُ كَوَيْتِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ
 عَنْ أَبِي الثَّغَرِ قَالَ سَمِعْتُ حَمِيدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ لَا
 تَجُوزُ الصَّلَاةُ إِلَّا بِشَهَادَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُحْتَدُّ فَإِذَا الشَّهَادَةُ فَقَدْ قَضَى الصَّلَاةَ فَإِذَا
 الصَّرَفَ قِيلَ إِنَّ لَيْسَ الْجَزَاءُ صَلَاتُهُ وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَتَعَلَّ ذَلِكَ تَرْجِيهِ مَعْدِنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ
 عَنْ رَوَيْتِ هُوَ كَيْ مِنْ حَضْرَتِ عُمَرَ سَنَاتُهَا كَيْتُ تَجِبُ كَيْدُونَ التَّحِيَّاتِ كَمَا نَزَدَتْ نَهْنِ إِمَامُ مُحَمَّدٍ
 نَعْنِي كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ كَيْتُ مِنْ سَبْحِ التَّحِيَّاتِ بِطَرَاوُثُ نَزَادَا كِي أَوْ أَوْ أَوْ سَلَامَ بَيْتِهِمَا مِنْ إِبْرَاهِيمَ كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ
 كَوَيْتُ نَزَادَا كِي هُوَ أَوْسٌ كَيْدُونَ الْبُحْثِ نَعْنِي كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ قَوْلُ عَطَاءٍ قَوْلُ كَيْ مَوَافِقٍ هُوَ
 نَزَادَا كَيْدُونَ الْبُحْثِ نَعْنِي كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ قَوْلُ عَطَاءٍ قَوْلُ كَيْ مَوَافِقٍ هُوَ
 رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّجَرِ مَكَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّ قَوْمًا فَاطَالُ بِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْسَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يُنْفِرُونَ عَنْ هَذِهِ الدِّينِ مَنْ أَمَّ قَوْمًا
 فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمْ الْمَرْيُوفَ وَالْكَبِيرَ وَذَلِكَ الْحَاجَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيُحْتَدُّ وَلَا يَدْ
 أَنْ بَيِّنَ الدُّعَى وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِيهِ إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْ هُوَ كَيْدُونَ
 حَضْرَتِ إِبْرَاهِيمَ مِنْ هُوَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ
 بِهَرَجِزٍ إِبْرَاهِيمَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ
 إِمَامُ هُوَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ كَيْدُونَ
 إِمَامُ الْبُحْثِ نَعْنِي كَمَا كَانَتْ أَوْسٌ قَوْلُ عَطَاءٍ قَوْلُ كَيْ مَوَافِقٍ هُوَ

البَصْرِيِّ قَالَ سَأَلَهُ سَائِلٌ أَقْرَبُ خَمْسَ مِائَةِ آيَةٍ فِي رُكْعَةٍ قَالَ تَعَجَّبُ وَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ
مَنْ يُطِيقُ هَذَا قَالَ الرَّجُلُ أَكَا أُطِيقُ هَذَا قَالَ إِنَّ أَحَبَّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ كُلِّ الْقَسْبِ
قَالَ مُحَمَّدٌ هُوَ الْقِيَامُ فِي صَلَوةِ النَّحْبِ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ الرَّكْعَةُ وَالسُّجُودُ
وَكُلُّ ذَلِكَ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ سَيَمُونُ وَرَوَيْتُ عَنْ كُثَيْبِ بْنِ جَبْرِ
بِهِمَا كَمِنْ بَابِ آيَةٍ أَيْ رُكْعَتَيْنِ ثَلَاثِينَ سَوْسَنَ تَعَجَّبُ كَمَا أَدْرَكَ الْمَرْبُوتُ اسْمُ الْوَلَدِ
طَوَاتُ رُكْعَتَيْنِ أَوْ مَرْنِ كَمَا كَمِنْ طَوَاتُ رُكْعَتَيْنِ حَسَنَ كَمَا كَمِنْ نَمَائِثُ بِيَارِ نَمَائِثُ كَمَا
نَزْدِكُ هَبْ جَبْ كَمَا قِيَامُ دَرَزْ بَرَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا كَمِنْ نَمَائِثُ قِيَامُ دَرَزْ بَرَامُ نَزْدِكُ
بِهِمَا كَمِنْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَرَبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَمَّ أَهْلَ الْبَيْتِ
قَفَرُوا فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى يَقُولُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فِي الثَّانِيَةِ لَا يَلَا فَوْقَ مُحَمَّدٍ
وَبِهِ تَلَخُّنَ وَنَزْدِكُ وَلَكِنَّا نَسْتَحِبُّ لِلْإِمَامِ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ وَهُوَ مُقِيمٌ أَنْ يُطِيلَ
فِيهَا الْفِرَاقَةَ فَإِنْ قَفَرْنَا فِي كُلِّ رُكْعَةٍ يَنْصَوْرَةٌ تَكُونُ عَشْرِينَ آيَةً فَصَاعِدًا أَوْ سَوًى
فَاتَّخَذَ الْكِتَابُ يُطِيلُ الْأُولَى عَلَى الثَّانِيَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
رَحِمَهُ أَبُو هَرَبٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَوَى عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ
بِهِمَا كَمِنْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ
لَمْ كَمَا كَمِنْ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ
هُوَ تَوَسُّعٌ كَمَا أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ
يَا زَادَهُ سَوًى الْحَمْدُ كَمَا أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ أَوْ رُكْعَتَيْنِ
كَابَابُ الصَّلَاةِ فِي التَّائِبَاتِ بِرَأْسِهَا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا كُنْتَ
مُسَافِرًا قَوَّطْتَ نَفْسَكَ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْمًا فَاتِّمَمِ الصَّلَاةَ وَإِنْ كُنْتَ
لَا تَدْرِي فَأَقْصِرْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلَخُّنَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ عَلَيْهِ
رَوَيْتُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَمَا كَمِنْ تَوْسَا فَرَادَى كَمِنْ تَلَخُّنَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ عَلَيْهِ

نماز پوری پڑھ اور اگر توجہ نہ ہو تو قصر کر لینے جاؤ فرض کو دو رکعت کے پڑھ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
 لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** امام طحاوی نے کہا کہ بعض علماء کا یہ اندیشہ ہے کہ
 مسافر کو اختیار ہے خواہ پوری نماز پڑھے یا قصر کر ہر طرح درست ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سفر میں
 پوری نماز لینے پر فرض نہیں ہے درست نہیں بلکہ واجب ہے کہ دو گنا پڑھے بہت حدیثیں
 بیان کرنے کی بعد کہا کہ فرض مسافر کے لیے دو رکعتیں ہیں اور وہ اون دو رکعتوں میں مقیم کی طرح
 ہے چار رکعتوں میں پس جب طحاوی کہ مقیم کو چار رکعت سے زیادہ فرض نہیں پڑھتا ہے درست نہیں اس طرح مسافر
 کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض نہیں پڑھتا ہے درست نہیں اور عقلی دلیل یہ ہے کہ سب کا اتفاق یہ
 ہے کہ فرض نماز میں کم و بیش کرنیکا اختیار نہیں اور نفل میں اختیار ہے اور فرض مسافر کے لیے دو
 رکعتیں ہیں اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہیں پس جب طحاوی کہ مقیم کو چار فرض سے زیادہ پڑھنے درست نہیں
 اس طرح مسافر کو بھی دو رکعت سے زیادہ فرض نہیں پڑھنے درست نہیں بلکہ کہا کہ ہر سفر میں قصر کرنا درست
 ہے خواہ سفر طاعت کا ہو یا گناہ کا اس واسطے کہ جو شخص اپنے گھر میں مقیم ہوا و سکول لازم ہے کہ ہر
 حال میں چار فرض پڑھے خواہ بندگی میں ہو یا گناہ میں پس قیاس چاہتا ہے کہ مسافر کو بھی ہر حال
 میں قصر کرنا درست ہو خواہ سفر بندگی کا ہو یا گناہ کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور
 محمد کا **اَشْبَحُ مَا فَحَصْتُ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَهْجِيمٍ عَنْ**
عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ صَلَّى بِالْاَتَاكِسِ فَمَلَّكَ الطَّهْرُ ثُمَّ اَتَتْهُ رَيْتٌ فَقَالَ يَا اَهْلَ مَكَّةَ اَنَا سَافِرٌ
فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْبَلَدِ فَلْيَكْمَلْ اَهْلُ الْبَلَدِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَلْخُنْ اِذَا دَخَلَ
الْمَقِيمُ فِي صَلَوةٍ الْمَسَافِرُ فَقَضَى الْمَسَافِرُ صَلَاةً قَامَ الْمُقِيمُ فَاتَّخَذَ صَلَاةً وَهُوَ قَوْلُ
ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيْمُ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے کہا کہ میں لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی
 پھر پھر سے اور کہا اے مکے والو ہم مسافر ہیں سو جو کوئی مکے کا رہنے والا ہو تو چاہیے کہ پوری نماز
 پڑھے سو مکے والوں نے پوری نماز پڑھی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی مقیم
 مسافر کی جماعت میں داخل ہوا اور مسافر اپنی نماز ادا کر چکے تو مقیم اس کے کھڑے ہوئے اور اپنی
 نماز تمام کرے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَهْجِيمٍ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ فِي صَلَوةٍ الْمَقِيمُ اَكْمَلَ قَالَ مُحَمَّدٌ

وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا دَخَلَ الْمَسَافِرُ مَعَ الْمُتَقِيمِ عَلَيْهِ صَلَوةُ الْمُتَقِيمِ أَرْبَعًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ **ترجمہ** چار روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ جب مسافر قسیم کی نماز میں داخل ہو تو پوری نماز چھپے
 قصر کرے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب مسافر قسیم کی جماعت میں داخل ہو تو دو جب ہوئی
 ہے اور سیر نماز قسیم کی جابر کے تین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يُخْرَجُ الْمُخْتَصِرُ كَمَا هَذَا مِنْ
 صَلَوةٍ تُجِيبُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ فُضِيعَةً فَيَقْصُرُ وَيَقُولُ أَنَا مُسَافِرٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
 إِذَا كَانَ عَلَى مَسِيرَةٍ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيْسَ لَهَا أَتَمُّ الصَّلَوةِ فَإِذَا كَانَ عَلَى مَسِيرَةٍ ثَلَاثَةَ
 أَيَّامٍ وَلَيْسَ لَهَا تَصَاعُدٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَعْدَ أَهْلٍ وَلَمْ يُوَطِّنْ نَفْسَهُ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسٍ عَشْرَةَ
 فَلْيَقْصِرِ الصَّلَوةَ فَإِذَا وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى إِقَامَةِ خَمْسٍ عَشْرَةَ أَتَمَّ الصَّلَوةَ مَا دَامَ فُضِيعَةً
 فَإِذَا خَرَجَ رَاجِعًا إِلَى أَهْلِهِ قَصَرَ الصَّلَوةَ وَمَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيْسَ لَهَا بِالصَّلَوةِ سَبِيلُ الْإِبْدَالِ
 وَمَشَى الْأَقْدَامُ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعد نے کہا کہ نہ قریب میں نہ اسلم کو یہ
 جمع ہونا نماز عمار سے کہ کوئی مرد تم سے اپنے زمین پر نہ آئے ہو کو پس قصر کرے اور کہے کہ میں مسافر
 ہوں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی تین دن رات کی مسافت سے کم رہو تو پوری
 نماز چھپے اور جب کہ تین دن رات کی مسافت یا زیادہ رہو اور اسکے گھر والے وہاں نہ ہوں اور اپنے
 دل میں بندہ وہاں رہنے کی نیت کرے تو چار فرسخ کو دو کر کے چھپے اور جب اپنے دل میں بندہ وہاں
 رہنے کی نیت کرے تو پوری نماز چھپے جب تک کہ اپنی زمین میں ہو اور جب بدلت کر اپنے گھر چلے
 تو قصر کرے اور مسافت تھ کی تین دن رات ساندہ سیراوت کو اس چھپنے پڑوں کے ہے **محمد**
 قَالَ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الطَّلَاقِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ رَسِيْدَةَ الْوَالِيَّةِ بِطَنْ
 بْنِ أَبِي اسَدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رِجَالِهِ قَصْرَ الصَّلَوةِ فَقَالَ

أَخْبَرْتُ الشَّوْكَدَ أَنَّكَ قُلْتَ لَوْ دُكِّنَ قَلْبُ سَمْعِكَ مَا قَالَ لَكَ كَلِمَةً لَيْسَ قَوْلُكَ أَوْ كَلِمَةً نَادَا خَرَجًا
 إِلَيْهَا قَصَرَكَ الصَّلَوةُ قَالَ **محمد** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** علی بن ریحہ
 کہینے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ کتنا تک نماز قصر کرے ابن عمر نے کہا کہ کیا تو سیر یا کو بیجا بنا ہے میں نے
 کہا کہ نہیں لیکن بیشہ اسکو سنا ہو کہ وہ تین دن دریا کی راہ ہے وجوب ہم اس کی طرف نکلتے

ترجمہ: ہر جمعہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن مسعود سے جب کہ دن خطبہ پڑھنے کا حکم ہو چکا کہ کھڑے پڑھے
یہ بیٹے ابن مسعود نے کہا کہ کیا تو سورہ جمعہ نہیں پڑھتا اوس نے کہا کیوں نہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ کس طرح
یہ وہ بیٹے یہ کہ اوس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے ابن مسعود نے کہا اجنبی کہتے ہیں سو دیکھتا یا کیل تو کہتے
ہے کہ میں جانتا اس کی اور چوڑا جلتے ہیں ترجمہ کو کہ تراجم کے دن خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیے امام محمد
نے کہا کہ یہی کو ہم کہتے ہیں لیکن دو خطبے میں ان کے درمیان ایک ہلکا جلتے ہے اویسی قول ہے امام ابو حنیفہ
کتاب صلوٰۃ العیدین عیدون کی منہ کا بیان **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا
حماد بن عمار قال سالت ابا اہیم عن النخعی عن یحییٰ بن المصلی فی قول الامام قد انصرف ایضاً قال لیس
علیکم ان یصلی و ان شاء صلی قلت فان لم یخرج المصلی ایضاً فی بیتہ کما یصلی الامام
قال لا قال محمد و یہ ناخذ انما صلوٰۃ العید مع الامام فاذا قاتلک مع الامام فلا صلوٰۃ
وہو قول ابی حنیفہ ترجمہ: ہر جمعہ سے روایت ہے کہ میں نے ابراہیم سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ عید گاہ کی طرف
جاوے اور باوجود امام کو بحال میں کہ عید کی نماز پڑھ چکا ہو تو کیا نماز پڑھے اوس نے کہا کہ اوس پر نماز پڑھنی
نہیں رہے میں اگر چاہے تو پڑھے میں نے کہا کہ اگر عید گاہ میں نہ جا دو تو کیا وہ اپنے گھر میں پڑھے جیسے امام پڑھتا
ہے اس سے کہا نہ پڑھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں کہ عید کی نماز تو صرف امام کے ساتھ ہی اور جب
کہ غیبہ کو امام کے ساتھ سے فوت ہو چکا تو پھر نماز نہیں اویسی قول ہے امام ابو حنیفہ **محمد** قال أخبرنا
ابو حنیفہ عن ابراہیم عن عبد اللہ بن مسعود رما انہ کان قاعدا فی مسجد الکوفہ
ومعہ حذیفہ بن الیمان و ابو موسیٰ الأشعر فخرج علیہما الولید بن عتبہ بن ابی معیط
وہو امیر الکوفہ فومئذ فقال ان غدا عیدکم فکیف اصنع فقال اخبرہ یا ابا عبد اللہ
یہ یذہب یصنع فامر عبد اللہ بن مسعود ان یصلی بغیرہ ان ولا اقامہ وان ینکس فی الاذان
خمساً و فی الثانیۃ اربعاً وان یوالی بیکر الفرائض فان خطب بعد الصلوٰۃ علی راحلہ
قال محمد و یہ ناخذ ولا یاس ان یخطبھا قائماً ان لم ینکس علی راحلہ وہو قول ابی
حنیفہ ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ وہ کوئٹہ کی مسجد میں بیٹھے تھے اور ان کے ساتھ حذیفہ اور
ابو موسیٰ تھے سو ولید بن عتبہ اون کے پاس آیا اور وہ اوس دن کوئے کا حکم تھا اوس نے کہا کہ مقرر کل عید تماری
ہے سو میں کس طرح کروں سو حذیفہ نے کہا کہ خبر دے ہکوا یا ابا عبد الرحمن یہ عبداللہ بن مسعود کی کنیت ہے

[illegible]

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت نے سورہ ص کے سجدہ میں فرمایا کہ دو سو بار سجدہ تو یہ کیسے کیا تھا اور
 ہم اسکو شکر کے لیے کرتے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **کتاب** **الْقُنُوتِ فِي الصَّلَاةِ** نماز میں قنوت
 پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ**
كَانَ يَقْنُتُ السَّنَةَ كُلَّهَا فِي الْقُنُوتِ قِيلَ الرَّكْعَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاسٌ وَهُوَ قِيلَ لَا يُقْنِتُ
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تھے عبد اللہ بن مسعود قنوت پڑھتے دس مرتبہ تمام برس پہلے رکوع سے امام
 محمد نے کہا کہ اسکی ہم تیس مرتبہ اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ الْقُنُوتَ فِي الْوُثْنِ رَجَبٍ فِي شَهْرٍ مَصْنَانٍ وَغَيْرِهِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ فَإِذَا
أَرَدْتَ أَنْ تَقْنُتَ فَكَبِّرْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَرْكَعَ فَكَبِّرْ أَيْضًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاسٌ وَدِرْعٌ يَدْنِي
فِي التَّكْبِيرِ إِلَّا قَبْلَ الْقُنُوتِ كَمَا يَرْفَعُ السَّيْرَ فِي الرَّفْعِ تَكْرَارًا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ يَضَعُهَا وَيَدْعُو وَهُوَ
 قول ابوحنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تیس مرتبہ قنوت پڑھنی وہ سبھی رمضان میں بھی اور غیر
 رمضان میں پہلے رکوع سے سوجب تو قنوت پڑھنے کا ارادہ کرے تو تکبیر کہہ اور جب رکوع کا ارادہ کرے تو
 یہی تکبیر کہہ امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور قنوت پہلے تکبیر کہنے کے وقت اپنے دونوں ہاتھ
 اوٹھاوے جیسے کہ نماز تہجد میں اوٹھاتا ہے پھر انکو باندھے اور دعا مانگے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ مَسْعُودِيضًا لَمْ يَقْنُتْهُوَ
وَالْأَحَدُ مِنَ الصَّلَاةِ حَتَّى قَارَى الدُّنْيَا يَعْنِي فِي صَلَاةِ الْعَجِزِ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ تیس
 قنوت پڑھی ابن مسعود نے اور کسینہ اور انکے ساتھیوں نے یعنی فجر کی نماز میں بیانات کہ اوٹھا چڑھے محمد
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ أَحَدُنَا الصَّلَاةُ بَنِي بَهْرٍ لَمْ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ عَنْ
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَحَدُنَا بَلَّغْنَا عَنْ إِمَامِكُمْ أَنَّهُ يَقُومُ فِي الصَّلَاةِ وَلَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يَرْكَعُ
قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي بِإِنَّكَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الْعَجِزِ ترجمہ ابی شعثاء سے روایت ہے
 کہ ابن عمر نے کہا کہ زیادہ تر وہ چیز کہ پوچھی ہم کہ امام ہمارے سے لینے حضرت یہ ہے کہ وہ نماز
 میں کھڑے ہوتے تھے اور قرآن پڑھتے تھے اور نہ رکوع کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ مراد ابن عمر کے
 اس سے فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ**
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَرُقْ قَائِمًا وَفِي الْحَدِيثِ قَارَى الدُّنْيَا إِلَّا شَهْرًا وَاحِدًا أَقْنَتَ يَدَيْهَا

عَلٰی خَيْرِ الشَّرَائِعِ كَيْفَ لَمْ يَكُنْ اَبَا بَكْرٍ لَمْ يَدْرِ قَانِيًا بَعْدَ هَٰذَا فَاَذَى الدُّنْيَا رَحِمَهُ
 ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت نے فجر کی نماز میں قنوت نہیں پڑھی یہاں تک کہ دنیا چوڑی مگر ایک مہینہ
 قنوت پڑھی اس حال میں کہ شریک کے ایک گروہ پر بددعا کرتے نہ تھے نہین کیے گئے حضرت قنوت پڑھتے اگر
 بیٹھ اور نہ بیٹھے اور سبط حضرت ابو بکر ہی قنوت پڑھتے نہین کیے گئے یہاں تک کہ دنیا چوڑی -
 مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي هَيْمٍ عَنْ اَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ
 الطَّحَايِبِ اَنَّهُ صَحَبَهُ سَتَيْنِ فِي السَّهْرِ وَلَحْظُهُ فَلَمْ يَرَهُ قَانِيًا فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَرَغَ قَالَ اَبُو هَيْمٍ
 وَرَأَى اَهْلَ الْكُوفَةِ اَنَّهُمَا اخَذُوا الْقُنُوتَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي هَيْمٍ قُنْتُ يَدْعُوَا عَلِيَّ بْنَ حُذَيْفَةَ حِينَ حَارَبَهُ وَامَّا
 اَهْلُ الشَّامِ فَامَّا اخَذُوا الْقُنُوتَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قُنْتُ يَدْعُوَا عَلِيَّ بْنَ حُذَيْفَةَ حِينَ حَارَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَيَقُولُ اَبُو هَيْمٍ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اسْوَدُ بْنُ يَزِيدٍ سے روایت ہے کہ وہ دو بزرگ حضرت عمر
 کے ساتھ باسفر میں ہی اور حضرمین ہی میں فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے نہین کیا یہاں تک کہ اذان کے
 جدا ہوا ابراہیم نے کہا کہ اہل کوفہ نے تو علی سے قنوت لی ہے کہ اونہوں نے معاویہ پر بددعا کرنے کو قنوت
 پڑھی جبکہ عاہل اون سے لڑا اور شام والوں نے تو معاویہ سے قنوت سیکھی ہے کہ اوس نے حضرت علی
 پر بددعا کرنے کو قنوت پڑھی جبکہ وہ اون سے لڑے امام محمد نے کہا کہ ہم ابراہیم کے قول کو لیتے ہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَرْأَةِ تَوَمَّاتٍ كَيْفَ تَجْلِسُ فِي الصَّلَاةِ الرَّكْعَتَيْنِ**
 عورت عورتوں کی امامت کر کر تو اسکا کیا حکم ہے اور نماز میں التحیات کس طرح بیٹھے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي هَيْمٍ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّهَا كَانَتْ
تَوَمَّاتٍ فِي الشَّيْءِ مَحْضًا مَقْشُورًا وَسَطًا قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يَحِبُّ بَأْسُ تَوَمَّاتٍ الْمَرْأَةِ فَإِنْ فَعَلَتْ
قَامَتْ فِي وَسْطِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّسَاءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
 ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رمضان میں عورتوں کی امامت کیا کرتے تھیں
 سو اونکے درمیان کھڑی سہترین امام محمد نے کہا کہ عورت کا امامت کرنا ہم کو پسند نہیں کرتے
 اور اگر کوئی کرنے تو عورتوں کی ساتھ صف کے درمیان کھڑی ہو دے جیسے کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے
 کیا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ اَبِي هَيْمٍ فِي الْمَرْأَةِ تَوَمَّاتٍ كَيْفَ تَجْلِسُ كَيْفَ تَقُومُ قَالَ مُحَمَّدٌ احْبَابُ لَيْكَا

قَالَ لَمْ يَجْعَلْ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا وَبَلَّغْنَا أَنْ عَلَّمْنَا ابْنِي طَالِبٍ جَعَلَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ بِالْكَوْفَةِ وَ
 أَحَبَّ إِلَيْنَا أَنْ لَا يَجْعَلَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ أَمَّا كُوفُ الْقَمَرِ فَإِنَّهُ لَا يَصِلُ النَّاسُ وَحْدًا نَأْوِلُ يَصْلُوهُ
 جَمَاعَةً لَا إِلَّا مَا مُمْ وَلَا خَيْرٌ وَكَذَلِكَ الْأَفْرَاجُ كُلُّهَا وَإِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي سَاعَةِ لَا يَصِلُ
 فِيهَا عِنْدَ كُلِّ مَجْعِ الشَّمْسِ وَنُصِفَ النَّهَارُ أَوْ بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَا صَلَوةَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَاللَّيْلِ
 الدُّعَاءُ حَتَّى تَخْلُجَ أَوْ تَحُولَ الْمَلَكُوتُ فَيُصَلِّيَ وَقَدْ بَقِيَ مِنَ الْكُوفِ شَيْءٌ تَرْجُمُهُ جَمَاعَةٌ وَهِيَ
 کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت کے وقت سورج میں گمن پڑا جس دن کہ حضرت کے بیٹے ابراہیم کا انتقال ہوا سو لوگوں
 نے کہا کہ ابراہیم کی موت سورج میں گمن پڑا سو یہ بات حضرت کو پہنچی حضرت نے لوگوں میں خطبہ پڑھا سو
 فرمایا کہ سورج اور چاند و نشانیاں ہیں خدا کی نشان دہی سے کسی کے مرنے سے انہیں گمن نہیں پڑتا پھر
 حضرت نے دو رکعتیں نماز پڑھی پھر دعا کرتے رہے یہاں تک کہ سورج روشن ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
 ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم ہر رکعت میں مگر ایک رکوع اور دو سجدے سوائے نماز لوگوں کے سورج گمن
 کے غیر میں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سورج گمن میں جماعت سے نماز پڑھیں اور نہ امت کرے مگر وہ امام کہ انکو
 جمعہ پڑھتا ہو اور لوگ اپنی مسجدوں میں جماعت سے نماز پڑھیں اور ایسا اس میں لپکا کر قرآن پڑھتا ہو
 ہم کو حضرت سے روایت نہیں پہنچی کہ آپ نے اس میں لپکا کر قرآن پڑھا ہو اور پہنچی کہ یروایت کہ
 حضرت علی نے کوفہ میں اس میں لپکا کر قرأت پڑھی اور بہتر ہمارے نزدیک ہے کہ اس میں قرأت
 لپکا کر نہ پڑھی جاوے اگرچہ جاند میں گمن پڑے تو لوگ اکیلے اکیلے نماز پڑھیں جماعت سے نہ پڑھیں نہ امام
 اور نہ کوئی سوائے اسکے اور یہی حکم ہے سب گہیر ٹھونکا اور اگر سورج کو گمن لگے اس گٹھری میں کہ
 اس میں نماز نہ نہیں پڑھی جاتی سورج نکلنے کے وقت اور دوپہر کے وقت اور عصر کے بعد تو اس
 گٹھری میں نماز درست نہیں دیکھنا کہ یہاں تک کہ سورج روکشن ہو جاوے یا نماز درست ہو پس نماز
 پڑھے اس حال میں کہ گمن سے کچھ باقی ہو **ف** امام طاہری نے کہا کہ بعض علماء کہتے ہیں کہ گمن
 کی نماز دو رکعت ہے سناہنہ چار رکوع کے اور بعض کہتے ہیں کہ دو رکعت ہے ساتھ ساتھ آٹھ رکوع کے اور
 بعض کہتے ہیں کہ دو رکعتوں میں چار رکوع کرے اور بعض کہتے ہیں کہ اس میں رکوع سجدہ کی کوئی
 عدد مقرر نہیں بلکہ ہمیشہ رکوع سجدہ کیے جاوے یہاں تک کہ سورج روشن ہووے اور بعض کہتے ہیں
 کہ گمن کی نماز دو رکعت ہے یا تھوڑا سب نفلوں کی کہ ہر رکعت میں ایک رکوع کرے اور دو سجدے

اور ان کی دلیل یہ حدیث ہے جو ابن عمر سے روایت ہے کہ حضرت کے زمانے میں ہر گرج گھن لگا سو آپ لوگوں کے ساتھ
 نماز کو کھڑے ہوئے پھر رکوع کیا اور دو سجد کیے اور نماز زبانی کی یہاں تک کہ سورج روشن ہوا پھر کہا کہ صحیح قول
 یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ابو یوسف اور محمد کا اثنی **باب** الْجَنَائِزِ وَغَسْلِ الْمَيِّتِ
 جنائز اور مردوں کے نماز کے بیان **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
 إِدْرِاهِيمَ قَالَ يُغَسَّلُ الْمَيِّتُ وَتُرَأًدَتَيْنِ يَمَانِيَةً وَاحِدَةً بِالسُّدُرِ وَهِيَ الْوُسْطَى وَجِجْمَرٌ وَتَرَأًدٌ
 وَلَا يَكُونُ الْخُرْدَادُ إِلَّا الْكَبِيرُ يَأْتِي بِهَا وَيَكُونُ كَفْنُهُ وَتَرَأًدٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَا
 نَأْخُذُ إِلَّا فِخْصَةً وَاحِدَةً إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَ كَفْنَهُ وَتَرَأًدًا وَنِشْتُ شَفْعًا بَلْغَنًا عَنْ
 أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ اغْسِلُوا ثَوْبَيْنِ هَكَذَا وَكَفِّنُونِي فِيهِمَا فَهَذَا أَشْفَعُ وَهُوَ قَوْلُ
 ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** حادس روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مرد کو طاق نہ بلایا جاوے دو بارنس پانی ہو
 اور ایک بار بیر کے پتوں کے پانی سے اور وہ در میان بارسے اور خوشبود جھٹائے جاوے نزدیک اس
 کے ساتھ تین بارسے اور اخیر توشہ اس کا قبر کی طرف آگ نہ ہو کہ اس کے ساتھ یہی جاوے اور اس کا
 کفن طاق ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ اگر تو چاہے تو اس کو
 طاق کپڑوں میں دفن اور چاہے تو حنبت میں دفن حضرت ابوبکر سے ہم کو روایت پہنچی کہ اس کو چھ
 کہا کہ میرے دونوں کپڑے دو ہڈوں اور انہیں میں مجھ کو دفن کر دے حنبت کپڑے ہیں اور یہی قول ہے امام
 ابو حنیفہ کا **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
 ابْنِ سَبْرَةَ عَنْ ابْنِ عَمْسٍ قَالَ سَأَلَهُ عَنِ الْمَيِّتِ يُجْعَلُ فِي حُطُوطِ الْمَيِّتِ قَالَ أَوَّلُ كَيْسٍ مِنْ
 الطَّيِّبِ طَيِّبُكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلْخُذُ **ترجمہ** ابن سیرین سے روایت ہے کہ اس نے ابن عمر سے
 سنا کہ حکم یہ ہے کہ میت کی خوشبود میں ڈال جاوے اور اس نے کہا کہ کیا یہ تمہاری سب خوشبود سے عمدہ
 نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِدْرِاهِيمَ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُجْعَلَ فِي حُطُوطِ الْمَيِّتِ زَعْفَرَانٌ أَوْ دُرٌّ قَالَ وَاجْعَلْ فِيهِ مِنْ
 الطَّيِّبِ مَا أَحْبَبْتَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلْخُذُ **ترجمہ** حادس روایت ہے کہ ابراہیم سے کہہ کر کہ
 تہہ یہ کہ میت کو پانچ خوشبودیں زعفران اور دُر اور سوا لیا جاوے کہ کہ جو خوشبود چاہے کہ بندہ ہوا اس میں پڑ
 ڈال امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ

یہ روایت میں اس سے بھی کہ اگر طاق نہ ہو تو چھ بار پانی سے

ابراہیم ان عائشہؓ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا راۓ کہ میں نے اسے فقالت علام تنصون منکم
 قال محمدؐ وایہ کائنات لا اری ان لی شیخ راس لکیت ولا یؤخذ من شیخہ ولا ینکحہ وکذا انکما اختلفا
 وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو کہ عائشہ نے ایک سیت دیکھی کہ اس کے سر میں نگہ
 کی جاتی تھی سو فرمایا کہ تم کو وسط اسے مرنے کو کہتے ہو امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ مرد
 کے سر میں نگہ نہ کی جاوے اور نہ اس کے بال کترے جاوین اور نہ اس کے ناخن کاٹے جاوین اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابراہیم ان النبیؐ صلی
 اللہ علیہ والہ وسلم کفن فی حلة مینینة وقبض قال محمدؐ وایہ کائنات لا اری ان لی شیخ
 الرجل ثلثة اثواب والوثبان یجزيان وهو قول ابی حنیفہ روى اللہ عنہ ترجمہ ابراہیم
 سے روایت ہو کہ مقرر کفنائے گئے حضرت یحییٰ کے اور کرنی کے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے
 ہیں کہ کفن مرد کا تین کپڑے ہیں اور دو کپڑے بھی کفایت کرتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا۔
 مراد حملہ سے چادر اور تہ نہ ہے یعنی کفن کے اور پہناے گئے **باب غسل المرأة** وغنیھا
 عورت کو نہ دینے اور کفنائے کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن
 ابراہیم فی المرأة تموت مع الرجال قال یغسلها زوجها وكذلك اذا ماتت المرأة مع
 اللیس غسلتہ امرأته قال ابو حنیفہ لا یجوز ان یغسل الرجل امرأته قال یحییٰ
 یقول ابی حنیفہ ناخذ ان الرجل لا یغسل امرأته ولا ینکحہ ولا ینکحہ امرأته ولا ینکحہ
 یتزوج تحتها ولا یتزوج ابنتها ان لم ینکحہ دخل بامرئها بلغت عن محمد بن یحییٰ قال
 نحن کنا نأخذ بها اذا كانت حیة فاما اذا ماتت فانتہی عنہ یحییٰ قال یحییٰ
 ناخذ من محمد بن حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی عورت مرد کو ساتھ ساتھ نہ دے
 عورت وہاں نہ ہو تو اس کا خاوند اس کو نہلاوے اور اگر کوئی مرد عورت کو نہلاوے اس کے خاوند کو
 عورت اس کو غسل دے امام ابو حنیفہ نے کہا کہ نہیں جائز ہے یہ کہ مرد لے بیٹھا کر لے دے امام
 محمدؐ نے کہا کہ ہم ابو حنیفہ کے قول کو لیتے ہیں کہ مرد پر عدت نہیں اور کہ عورت اپنے شوهر سے
 اور حالانکہ اس کو جائز نہ ہے یہ کہ نکاح کرے اس کی بہن سے اور یہ کہ نکاح کرے اس کی بیٹی سے اگرچہ بہن
 کی بہو اس کی ماں سے بہو عمر سے روایت پہنچی کہ اونہوں نے کہا کہ ہم اس کے ساتھ نہ لے دے محمدؐ نے

جبکہ وہ زندہ تھے اور جبکہ وہ مر گئے تو تم زیادہ ہمدرد ہوساتہ اس کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ أَنَّ ثَلَاثَةَ
 أَثْوَابٍ وَارِثَتُكَ أَوْ جَاءَ وَارِثَتُكَ مِنْ ثَمَنِهَا وَارِثَتُكَ وَثَلَاثَ أَثْوَابٍ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبِيحٌ لِحَدِّهِ وَ
 هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ حَمَادٌ سَعَى بِأَبِيهِمْ عَنْهُمَا لَقْنِ بْنِ كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو
 تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 مِنْ إِمَامٍ مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
عُسْلٍ ثَلَاثِينَ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْأَعْيَالِ مِنْ عُسْلٍ ثَلَاثِينَ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 كَانَ صَاحِبَكُمْ يَخْشَى قَاتِلَهُ أَمِنْهُ وَالْمُؤْمِنُ يَخْشَى قَاتِلَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ إِنْ شَاءَ أَيْضًا أَمْرٌ
 يَتَوَقَّعُ فَإِنْ كَانَ أَصَابَكُمْ لَمْ يَكُنْ مِنَ الْمَاءِ الَّذِي عَسَلَ بِهِ الْمَيْتَ غَسَلَكُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 تَرْجُمُو إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْهُ مِنْ مَرَدِّ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 اِغْرَسَ حَتَّى تَمْلَأَ نَابُكَ تَوْقَمُ اسْمُكَ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 قَوَا سَكُوهُ مَرَّاسُ أَوْ رِيحِي قَوْلُ إِمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
 عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ عُسْلٍ ثَلَاثِينَ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 أَمْرٌ بِذَلِكَ أَنَّهُ دَاوَاهُ وَاجِبًا تَرْجُمُو إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْهُ مِنْ مَرَدِّ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 تَبَهُ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي رَجُلٍ خَضَعَهُ الْجَنَازَةُ
 وَهُوَ عَالِمٌ بِرُؤُوسِهِ يَتِيمٌ بِالصَّغِيرِ ثُمَّ يَصِلُ وَلَا تَعْمَلُ ذَلِكَ الْمَرْأَةُ إِذَا كَانَتْ حَائِضًا قَالَتْ
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ لِحَدِّهِ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ هَكَذَا تَرْجُمُو إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْهُ مِنْ مَرَدِّ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 مَرَدِّ مَبَكَّ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 اِغْرَسَ حَتَّى تَمْلَأَ نَابُكَ تَوْقَمُ اسْمُكَ نَمْلَانِ نَعَى كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
كَأَبِ حَمَلِ الْجَنَازَةِ جَنَازَةِ كَمَا كَلَّمَ لَوْ جَابِئَ تَرْجُمُو تَيْنِ كَبِيرَيْنِ مِنْ كَفَا أَوْ سَاكِرٍ جَابِئَ تَرْجُمُو
 عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا

تقریف ہو اور دوسرے میں حضرت پروردگار پر اور تیسرے میں سید کے لیے دعا کرے اور چوتھی میں سلام کہے
امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ قَالَ يُصَلِّيُ عَلَيْهِمَا أَيْمَةً الْمَسْجِدِ وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ
رَضَوْنَ بِهِمْ فَصَلَّاهُمْ لَمْ تَكُنْ تَوْبَاتٍ وَلَا تَرْضَوْنَ بِهِمْ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
يَكْفِي لَوْ كَانَ أَنْ يُقْلَمَ إِمَامٌ لِلْجَنَائِزِ وَلَا يُجْبَرُ عَلَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْجِعُهُ إِبْرَاهِيمُ
روایت ہے جنازہ کی نماز میں کہا کہ سیدوں کے امام اوسیر نماز پڑھیں ابراہیم نے کہا کہ تم فرض نماز میں
ان کے ساتھ نہ پڑھیں ہوتے ہو اور جنازہ کی نماز میں ان سے رضی نہیں ہوتے یعنی جنازہ کی نماز میں
بھی انہیں کو امام بنانا چاہیے امام محمد نے کہا کہ یہی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے دلی سیت کو یہ کہ امام سید
کو آگے کرے اور دلی سیت کو سپر جبر بنایا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا يُصَلُّونَ عَلَى الْجَنَائِزِ خَمْسًا
وَسِتًّا وَارْتَبَعُوا قِيَمَةَ الشَّيْءِ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَقِيَمَةِ كَبِيرٍ وَابْعَدَ ذَلِكَ فِي دَلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ
حَتَّى قِيَمَ أَبُو بَكْرٍ كَقِيَمَةِ سَائِرِ الْأَنْفُسِ فَفَعَلُوا ذَلِكَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَسْجُدْ
لِلنَّبِيِّ قَالَ إِنَّكُمْ مَعَهُ إِيَّاهُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَنْ بَعْدَكُمْ وَالنَّاسُ رَجَبِيَّةٌ
أَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ رَجَبِيَّةٌ
بَعْدَكُمْ فَاجْمَعُوا رَأْيَ أَهْلِكُمْ
عَلَيْهَا الشَّيْءُ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِلَهُ وَسَلَّمَ عَيْنِ فُضْ فَيَا خُذْ وَبِهِ فَيَرْضَوْنَ بِهِ سَابِقُ
ذَلِكَ فَفَعَلُوا فَوَجَدُوا الرِّجْزَ أَذَى كَبَرٍ عَلَيْهِمْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْتَهِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْجِعُهُ إِبْرَاهِيمُ
روایت ہے کہ تین نماز
پڑھتے جنازہ و نیز پانچ تکبیریں اور چھ تکبیریں اور چار تکبیریں بیاتنا کہ حضرت کا انتقال ہوا حضرت
ابوبکر کی خلافت میں ہی اس طرح تکبیریں کہتے رہے بیاتنا کہ ابوبکر کا انتقال ہوا حضرت عمر خنیفہ
ہوئے تو انکی خلافت میں ہی لوگوں نے اسی طرح کیا سو یہ بیات عمر نے یہ بات دیکھی تو کہا کہ اے
مردہ اصحاب محمد کہ مقرر حسب تم اختلاف کرو گے تو تم سے پہلے لوگ ہی اختلاف کریں اور لوگوں کے کھر کا
زمانہ تقریباً کہ تھوڑے دنوں کے مسلمان جو ہیں سو اچھا کرو ایک چیز پر کہ تم سے پہلے لوگ ابراہیم ہوئے

سورب اصحاب کی رائی اسپہ تیری کہ اخیر جانہ کو کہیں کبر حضرت کے اپنی اخیر عمر میں طربا ہو کہ سپہر آیت پختی
 کتیرین کہیں سوار اسپہ پل کرین اور جو اس کے سوا ہو اسکو پوڑ دیوین سوار و نون نے دیکھا اور سرفرو
 کیا کہ اخیر جانہ پر آپ جابر کتیرین کہی بن امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو جعفر
 کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ الْكَلْبِيِّ
 عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْكَافَّةِ قَالَ رَأَيْتُ تَلْكَ لَيْلَةٍ وَهِيَ الْخَرُوشَى
 كَبُرَ عَلَى الْعَنَّا ثُمَّ رَجَعْتُ بِمَعِينِ بْنِ عَمِيرٍ رَوَيْتُ عَنْهُ أَنَّ عَمِيرَ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْكَافَّةِ قَالَ جِئْتُ بَابَ
 كَتِيرِينَ كَهَيْئَةِ أَوْدَةٍ ذِي قَبْضَةٍ فَكَرِهْتُ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُرْدَاكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَجُلٍ
 عَبْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَجُلٍ
 رَدَّ خَالِ لَيْلَتِ الْفَتَا وَوَدَّ كَيْفَ مَرَّ فِيهِ أَنْ يَدْخُلَ كَرِيكَ بَابِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبِرَاهِيمَ بْنَ إِبْنِ مَيْدٍ خَلَّ الْمَيْتُ فِي الْقَبْرِ قَالَ مِمَّا يَلِي الْقَبْلَةَ مِنْ
 حَيْثُ يُسَلَّى عَلَيْهِ قَالَ رَأَيْتُ رَأْسَهُ فِي حُلٍّ مِنْ رَأْسِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَيْلَ خُلُونِ مَوْتَاهُمْ
 فِي الْأَوَّلِ مِنْ قَبْلِ أَوَّلِهِ وَأَنَّ الشَّلَّ شَيْءٌ جَمَعَهُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ
 مَيْدٌ خَلَّ مِنْ قَبْلِ الْقَبْلَةِ وَلَا تَسْأَلُهُ سَأَلًا جَزِئًا وَلَا تَقُولُ أَنْتَ حَنِيفَةُ ثُمَّ جَبَر
 حَمَّادٌ رَوَيْتُ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَجُلٍ
 نے کہا کہ قبلہ کی طرف جس جگہ سے کہ اس سپہر باز پوچھا جو اس جگہ سے کہ اس حدیث بیان کی
 محبت جس نے کہ اہل مدینہ کو دیکھا کہ پہلے اس میں لپٹے ہوئے قبلہ کی طرف سو قبر میں داخل
 کرتے تھے اور اس ایک چیز پر کہ اہل مدینہ نے اسکو بعد اس کے کیا امام محمد نے کہا کہ مردہ قبلہ
 کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور نہ کہ بیچ اسکو باطن کی طرف صرف سل کے سنے ہیں
 سمیت کہ سر کی طرف سے انتقال کرتے ہیں داخل کرنا اور صورت اسکی یہ ہے کہ جنازہ قبر کے باطن کی
 طرف رکھا جاوے پہرہ کی طرف سے سمیت کو نکال کر قبر میں رکھا جاوے پس یہ خیفہ کے نزدیک مکرر
 ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍاءَ رَجُلٍ
 شَاءَ شَفَعًا فَإِنْ شَاءَ دِيكَ كَلِّكَ ذَلِكَ حَسَنٌ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبْرُ رَسُولِ اللَّهِ وَفَقِيهِ

اَوْ يَتَّخِذُ عِنْدَ مَسْجِدٍ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ يَكْتُمُ عَلَيْهِ وَيَكْفُرُ الْاَجْرُ اَنْ يَتَّخِذُ الْقَهْرُ
 وَلَا نَرَىٰ رَدًّا لِّاَبِي عَلِيٍّ بِمَا سَأَدَهُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 قَبْرُ اَبِي بَكْرٍ كَرُوِيًا تَكَا كَمَا جَاءَ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 لَيْتُهُ مَبْنًى اَوْ مَبْنًى يَكْتُمُ مَبْنًى كَمَا جَاءَ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 اَوْسُ كَمَا سَوَاءً اَوْ رَوَيْتُ اَنْ اَوْسُ مَبْنًى اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 لَيْسَ بِاَبِي يَ اَوْسُ كَمَا سَوَاءً اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 مَبْنًى كَمَا مَبْنًى اَوْ رَوَيْتُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 يَتَّخِذُ لَنَا يَتَّخِذُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 قَبْرُ كَمَا اَوْسُ كَمَا سَوَاءً اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 كَا حُكْمُكَ قَالَ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 يَقُولُ لَآ اَنَا اَعْلَىٰ حُكْمُكَ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 يَكْفُرُ الْاَوْسُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 سَهْ كَمَا اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 قَبْرُ كَمَا اَوْسُ كَمَا سَوَاءً اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 سَهْ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 حُكْمُكَ قَالَ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 الشَّيْءُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 عَنِ الْحَسَنِ عَنِ مَبْنًى اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 حُكْمُكَ يَتَّخِذُ قَبْرُ كَمَا اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 اَوْ رَوَيْتُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا
 زِيَادَةُ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ بِرُكْنِ كَمَا جَاءَ اَتَمَّ كَمَا

ابو جعفر لیتے تھے **باب** اسْتَحْلَالِ الصَّبِيِّ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ بِحُرِّهِ اَوْ زَكْرَتِهِ اَوْ سَبِيْنًا زَيْنَةً
 کا بیان **محمد** قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْمِيْمَةَ اَنَّهُ قَالَ فِي السَّقَطِ اِذَا
 اسْتَحْلَصَ صَبِيٌّ عَلَيْهِ وَوَرِثَ وَاِذَا لَمْ يَسْتَحْلَصْ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ لَمْ يُوَرِّثْ قَالَ عَمْرُو بْنُ قَابِيَه
 فَانْخَدَ وَنَحْلُ اسْتَحْلَالُ اَنْ يَقَعَ حَيًّا وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَادِثَةً رَوَاتِهِ اَنَّهُ اَبُو اَهْمِيْمَةَ كَمَا كُنِيَ
 بچے کے حق میں کہا کہ جب بچہ بچہ آواز کرے تو اس کا جنازہ پڑھا جاوے اور وارث کیا جاوے اور جب آواز
 نہ کرے تو نہ اس کا جنازہ پڑھا جاوے اور نہ وارث کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس مسئلہ
 کے معنی یہ ہیں کہ زندہ پیدا ہووے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْمِيْمَةَ فِي الصَّبِيِّ يَقَعُ مَيِّتًا وَقَدْ كَمَلَ خَلْقُهُ فَلَا يَحْتَجُّبُ وَلَا يُوَرِّثُ وَلَا يُصَلَّى
 عَلَيْهِ **قال محمد** وَاِذَا لَمْ يَخُدْ وَنَكَتَهُ يُغْسَلُ وَيُكْفَنُ وَيُذَنُّ وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً
 اَبُو اَهْمِيْمَةَ رَوَاتِهِ اِسْنَدٌ بَحْثٌ كَسَمْعٍ مِّنْ كَمَا رَوَاهُ اَبُو اَهْمِيْمَةَ اَوْ رَوَاهُ اَبُو اَهْمِيْمَةَ
 کہا کہ نہ محرم کو نہ ہے اور نہ وارث تو نہ ہے اور نہ اس کا جنازہ پڑھا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
 لیتے ہیں لیکن وہ غسل دیا جاوے اور کفنا یا جاوے اور دفن کیا جاوے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا باب غُسْلُ الشَّهِيدِ شَمِيَّةٍ كَيْفَ يَكُنِي **محمد** قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْمِيْمَةَ فِي الرَّجُلِ لَيْسَتْ شَهَادَتُهُ فَيَمُوتُ مَكَانَهُ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ قَالَ يَنْزَعُ عَنْهُ خُضَاءُ
 وَقُلْدَسُوْنُهُ وَيُكْفَنُ فِي ثِيَابِهِ اِلَّا اَنْ كَانَ عَلَيْهِ قَالَ **محمد** وَفِيهِ لُخْلُخٌ وَيَنْزَعُ عَنْهُ اَيْضًا
 كُلُّ جُلْدٍ وَسَلَاحٍ وَيُزَيِّدُ مَا احْتَبَا مِنْ الْاَكْفَانِ وَلَا يُغْسَلُ وَلَا يُكْرِمُ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ
 ابِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً اَبُو اَهْمِيْمَةَ رَوَاتِهِ اَنَّهُ اَبُو اَهْمِيْمَةَ كَمَا كُنِيَ اَوْ رَوَاهُ اَبُو اَهْمِيْمَةَ
 تو اس کے نورے اور ٹوپی اتاری جاوے اور جو کپڑے پہنے ہوں اور نین میں دفن کیا جاوے
 امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس کے سر پر اور ہتھیرا اتارا جاوے اور جو کپڑے اچھا ہیں
 اس کے کفن میں زیادہ کریں اور غسل نہ دیا جاوے لیکن اس پر نماز پڑھی جاوے اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي اَهْمِيْمَةَ فِي الرَّجُلِ يُقْتَلُ فِي
 الْمَعْرَكَةِ قَالَ لَا يُغْسَلُ وَالَّذِي يُضْرَبُ فَيُتَمَامُ اِلَى اَهْلِهِ قَالَ يُغْسَلُ قَالَ **محمد** وَفِيهِ لُخْلُخٌ
 وَاِذَا احْمِلَ اَيْضًا عَلٰى اَجْدَى الرَّجَالِ حَيًّا فَمَاتَ غُسْلٌ وَهُوَ قَوْلُ ابِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَادِثَةً

کہ اگر کوئی مرد کا فروں کی لڑائی میں قتل کیا جاوے تو اس کو غسل دیا جاوے اور جو کوئی مارا جاوے
 اور گھر کی طرف لٹایا جاوے تو اس کو غسل دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہ صریح
 جب آدمیوں کے ہاتھ پر زندہ اوٹھا یا جاوے تو اس کو غسل بھی دیا جاوے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ الْأَنْطُسِيُّ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا هُتِبَ مِنْ قَوْمِهِ إِلَّا الْكَعْبَةُ يَعْبُدُ
 رَبَّهَا وَإِنْ حَوْلَهَا الْقَبْرُ فَلَا أَثِمَانَةَ نَبِيٍّ تَرْجُمُهُ سَالِمٌ بِرِوَايَةٍ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرُ بِمَا كَرِهَ أَنْ يَكُنْ
 مِنْ كَعْبٍ كَيْطَرَفَ بَهَاگَا أَوْ رَسَلَهُ رُبَّ كِي عِبَادَتِ كَرْنِيكُو أَوْ رَكِبَهُ كَعْبُ كَرْدَتِينَ سَوْنِي كِي قَبْرِ هُجَلْ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَايَةُ بْنُ الشَّائِبِ قَالَ قَبْرُ هُودٍ وَصَلِيٍّ وَشُعَيْبٍ فِي السَّجْدِ
 الْحَرَامِ تَرْجُمُهُ طَبَن سَائِبٌ بِرِوَايَةٍ عَنْهُ كَحَضْرَتِ يَهُودٍ أَوْ صَالِحٍ أَوْ شُعَيْبٍ كِي قَبْرِ سَجْدِ حَرَامِ بَعْنِ كَعْبِ
 كِي سَجْدِ بِنِ هُجَلْ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَدَاةٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَمْرِائِ بْنِ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ
 أُنْسِي بِالطَّعْنِ وَالطَّاعُونَ فَبَلَ يَارَسُولَ اللَّهِ الطَّعْنُ قَدْ عَرَفْنَا كَمَا الطَّاعُونَ قَالَ وَخَذَا
 أَعْدَاكُمْ مِنَ الْجَبْرِ وَفِي كُلِّ شَهْدَةٍ تَرْجُمُهُ أَبُو هُوَ شَعْرِي سَ رِوَايَةٍ عَنْهُ كَحَضْرَتِ فَرَمَا كَعْبِ
 سِيرِي هِت كَانَا نَبِيٍّ أَوْ قَتْلٍ أَوْ طَاعُونَ كَعْبِ سَبَبِ هُو كَا كَسِي نَعَضِ كِي كِي حَضْرَتِ طَعْنِ كَوْنِ هِمِ بِيحَانَتِ
 مِينِ أَوْ طَاعُونَ كِي كِي چِرِ هُ فَرَمَا جِي طَرِ وَ ثَمَنُونِ تَمَارِ كِي هُو جِنُونِ سَ اُورِ بَرِ مِينِ شَهِيدِ مِينِ نَابِ
 زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَبْرُونِ كِي زِيَارَتِ كَرْنِ كَابِيَانِ **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَدَاةُ بْنُ مُرْدَادٍ عَنْ أَبِي بَرِيدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَرُودُوا هَا وَلَا تَقُولُوا هَجْرًا فَقَدْ أَذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي
 زِيَارَةِ قَبْرِ أَبِيهِ وَنَحْنُ كَحَرَامِ الْأَمْثَالِ أَنْ تُسَلِّمُوا قَوْلَ تَلَسَّاهُ أَيَّامٌ فَامْسِكُوهُ مَا بَدَا لَكُمْ فَا
 تَزُودُوا فَإِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ لَمْ يَسْعُ مَوْسِعُكُمْ عَلَى فَعِيرِكُمْ وَنَحْنُ السَّيِّئِينَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَالْمَرْبُوتِ فَا نَتَبَذُوا فِي كُلِّ طَرَفٍ فَإِنْ ظَرَفًا لَا يَجْلُ شَيْئًا وَلَا يَحْجَرُ وَلَا تَشْرَبُوا الْمُسْكِرَ
 قَالَ **محمد** وَهَذَا أَكْثَرُ مَا خُذَ لَا بَأْسَ بِزِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلدُّعَاءِ لِلْمَيِّتِ وَلِذِكْرِ الْآخِرَةِ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ بَرِيدٌ بِرِوَايَةٍ عَنْهُ كَحَضْرَتِ فَرَمَا كَعْبِ هِمِ تَمِ كَمَنْعِ كِي تَا قَبْرُونِ كِي
 زِيَارَتِ سَوَابِ زِيَارَتِ كِي كَرُوا وِرْدِ كَبِ هُو چِرِ مِينِ اُنْ كَرُوا لِكُلِّ چَوِزِ نَدِ هُو اُسَطِ كَعْبِ كَوَانِي مَانِ

قبر کی زیارت کی اجازت دی گئی اور ہم نے تمکو منع کیا ثنائین میں زیادہ قربانی کے گوشت رکھ کر
 سو بند رکھو اسکو جب تک کھا جاوے اور صبح کر کے اس واسطے کہ ہم نے تمکو اس واسطے منع کیا تھا تاکہ
 فراخی کر کے مالدار تمہارا احتیاج پورا دے اور منع کیا تھا سننے تم کو جو بارے بگوانے سے کہو کہ تو سنبے
 میں اور سنبہ باسن میں اور ال داسے باسن میں سنبے سوا باسن میں جو بارے بگوانے اور
 واسطے کہ باسن دسوی چیز کو حلال کرتا ہے اور نہ حرام کرتا ہے اور نہ پونٹے والی چیز کو امام محمد نے
 کہا کہ اس سب کو ہم لیتے ہیں کہ نین ڈر ہے فزون کی زیارت کرنے میں واسطے دعا کرنے مردے
 کے اور واسطے یاد کرنے آخرت کے ابتدا اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کے مسلمان ہوئے
 تھے اسلئے حضرت نے زیارت قبر سے منع کیا تھا کہ مسلمان شرک میں پھر گرے اور جو دین حب لوگوں
 کے دل میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا تو اجازت دی اور حب شراب حرام ہوئی تو
 شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب یاد نہ پڑے اور حب اسکی عادت چھوڑ گئی
 تو ان برتنوں کے استعمال کی اجازت دی **باب** قَدْ أَفْلَحَ الَّذِينَ قَرَأُوا الْقُرْآنَ بِرُسُلِهِمْ كَايَان ۞
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
 مَسْعُودٍ قَالَ مَنِ اقْتَرَأَ مِنْكُمْ بِالثَّلَاثِ الْآيَاتِ الْكَافِي فِي الْخَيْرِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ فَقَدْ
 أَكْتَفَى مَا كَابِ رَجَمَهُ عَمْرُو بْنُ سلمیہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ جو ہر رات کو سورہ بقرہ
 کے اخیر کی تین آیتیں پڑھے گا لینے اسن الرسول آخر تک تو اس نے اکثر قرآن پڑھا یا بہت ثواب
 لیا اور اچھا کیا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ
 عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَا تَقْرَأُوا الْقُرْآنَ لَهْفًا الشَّعْبِ وَلَا تَتْلُوهُ كَتَاؤَ الذَّكَلِ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهِ لَكُنَّ يَنْفَعُ لِقَادِي أَنْ يُلْهَمَ مَا يَفْعَلُ أَوْ هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْجُوئے حدیث سے روایت
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ قرآن کو جلدی نہ پڑھو مانند جلدی پڑھنے شرکی
 اور نہ بکیر اور سکو مانند بکیر نے روی کچھ کی امام محمد نے کہا اسی کو ہم لیتے ہیں کہ لائق ہے تاکہ
 کو یہ کہ سمجھاوے جو پڑھے یعنی طرح پڑھے کہ سننے والا سمجھ لے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِلٌ بْنُ أَبِي الْخُوَيْرِ عَنْ أَبِي الْخُوَيْرِ عَنْ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ قَالَ أَمَا أَنْ بَكُلِّ حَرْفٍ يَتْلُوهُ نَالَ عَشْرَ حَسَنَاتٍ أَمَا إِنْ

لَا أَقُولُ الْمَحْرُوفَ وَلَكِنَّ الْفُكَّ وَكَلَامٌ وَمِنْهُمْ كَثِيرُونَ حَسَنَةٌ تَرْجِمُهُ ابْنُ أَحْمَسَ عَنْ رَوَايَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 بْنِ سَعْدٍ نَعَى كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأَوْسَمَهُ حَرْفٍ كَبِيرٍ دَسَّ نِيكِيَانِ مَتْنِي هَبْنِ خَبَرِ دَارِ بَوَازِ
 نَبِيْنِ كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ وَلَكِنْ الْفُكَّ وَكَلَامٌ وَمِنْهُمْ كَثِيرُونَ حَسَنَةٌ تَرْجِمُهُ ابْنُ أَحْمَسَ عَنْ رَوَايَةِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ
 حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ لَا يَخْوَلُ الرَّجُلُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ مَا قَرَأَهُ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
 يَقُولُ حَرَفَ عَبْدِ اللَّهِ وَحَرَفَ زَيْدٍ وَغَيْرُهُ تَرْجِمُهُ جُلُودُ رَوَايَتِهِ كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأَوْسَمَهُ حَرْفٍ كَبِيرٍ دَسَّ نِيكِيَانِ مَتْنِي هَبْنِ خَبَرِ دَارِ بَوَازِ
 وَرَأَتْهُ مِنْ طَرَفٍ وَدُوسَرِي قَرَأَتْهُ كِي اِمَامُ ابُو حَنِيفَةَ نَعَى كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأَوْسَمَهُ حَرْفٍ كَبِيرٍ دَسَّ نِيكِيَانِ مَتْنِي هَبْنِ خَبَرِ دَارِ بَوَازِ
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَيْمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقْرَأُ رَجُلًا
 أَجْمِيًّا أَنَّهُ يَجْعَلُ الرُّقُومَ كُلَّامًا لَا يَدْرِي قَلَمًا أَنْ عِبَادَةَ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ أَمَا أَحْسَنُ أَنْ يَقُولَ
 كُلَّامُ الْفَاجِرِ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ ابْنُ الْخَطَّاءِ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَكِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ بَعَثَهُ
 فِي بَيْتَيْنِ يَقُولُ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ وَالْغَفُورُ الْحَكِيمُ وَالْعَزِيزُ الرَّحِيمُ وَالْعَزِيزُ الْحَكِيمُ كَذَلِكَ
 اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلَكِنَّ الْخَطَّاءَ أَنْ تَقْرَأَ آيَةَ الْعَذَابِ آيَةَ الرَّحْمَةِ وَآيَةَ الرَّحْمَةِ الْفُكَّ
 وَأَنْ تَرِيدَ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَيْسَ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدِي أَكْلَهُ نَاحِلَةً وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ جُلُودُ رَوَايَتِهِ كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأَوْسَمَهُ حَرْفٍ كَبِيرٍ دَسَّ نِيكِيَانِ مَتْنِي هَبْنِ خَبَرِ دَارِ بَوَازِ
 الرُّقُومَ كُلَّامًا لَا يَدْرِي سَجِيهَ اس سے نکل گیا تو عبد اللہ نے اوسکو کہا کہ کیا تو نہیں تلاوت کرنا
 یہ کہے طعام الفاجر عبد البر بن سعد سے کہہ دیا کہ خط قرآن میں نہیں ہے کہ تو بعض کو بعض میں ہے
 یعنی کہے الغفور الرحيم الغفور الحكيم العزيز الرحيم العزيز الحكيم یہ خدا تبارک و تعالیٰ دیکھو
 خط یہ ہے کہ تو عذاب کی آیت کے بعد آیت رحمت کی پڑھے اور رحمت کی آیت کے بعد عذاب کی
 آیت پڑھے اور یہ کہ زیادہ کرے تو قرآن میں وہ چیز کہ قرآن میں نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے
 ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ
 ابْنِ أَبِي هَيْمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّاءِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ حَسْبُنَا الصَّوْا تَكْرُمُ بِالْقُرْآنِ قَالَ مُحَمَّدٌ لِي
 تَلَحُّنُ وَالْقُرْآنُ عِنْدَنَا كَمَا رَوَى طَاوُسٌ قَالَ لَيْتَ لِي مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ قِرَاءَةَ الذِّكْرِ إِذَا سَمِعْتُهُ
 يَقُولُ حَسْبُنَا اللَّهُ تَرْجِمُهُ ابْنُ أَحْمَسَ عَنْ رَوَايَةِ أَبِي هَيْمَةَ كَمَا كُنْزُ الدَّرَرِ بِرَبِّهِ قَرَأَ الْقُرْآنَ ثَلَاثِينَ مَرَّةً وَأَوْسَمَهُ حَرْفٍ كَبِيرٍ دَسَّ نِيكِيَانِ مَتْنِي هَبْنِ خَبَرِ دَارِ بَوَازِ
 قرآن پڑھو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم کہتے ہیں اور ضرورت ہمارے نزدیک یہ جیسے کہ روایت کی

طاؤس نے کہا کہ سب لوگوں میں بہت خوش آواز فرات میں وہ شخص ہے جسکے سے تو اسکو پڑھنا گوارا
کرے تو کہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَنِيمَةَ أَنَّهُ
قَالَ كَانَ يَقَالُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَأْذَنْ لِبَشَرٍ إِذْنَهُ لِلصَّوْتِ الْحَسَنِ بِالْقُرْآنِ تَرجمہ
حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ کہا جاتا تھا کہ نین اجازت دی خدا نے وہ کسی چیز کے جیسے
کہ خوش آوازی سے قرآن پڑھنے کی اجازت دی **بَابُ** الْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَامِ وَالْجَنْبِ حَامِدِ
اد جنابت کی حالت میں قرآن پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
أَبِي هَنِيمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ
جَوْعًا مِنَ الْقُرْآنِ وَهُوَ عَلَى نَجَسٍ مُضَوَّرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ لَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْلَ
أَبِي حَنِيفَةَ تَرجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے کوئی قرآن کی ایک جزو پڑھتا
تھا اور اس حال میں کہ وہ بیوض ہوتا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں اور اس میں کچھ ڈھنسن
دیکھتے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ
الْجَمَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِّنْ بَنِي أَسَدٍ أَحْسَبَ عَلَى خَلْفَتَيْنِ
أَبِي طَالِبٍ فَأَدَاؤُنَّ يَبْعَتُنَا فِي حَاجَةٍ لَهُ فَقَالَ لَنَا إِنَّكُمَا عَلِمَانِ فَجَالِجَا عَنْ دِينِكُمَا قَالَ لَمْ
دَخَلِ الْخَلَاءُ وَخَرَجَ فَآخَذَ مِنَ الْمَاءِ شَيْئًا فَسَمَّ وَجْهَهُ وَكَتَبَهُ ثُمَّ رَجَعَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَكَانَا
أَنكَرْنَا ذَلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَلَا يُجَنِّبُ عَنْ
ذَلِكَ وَرَبَّمَا قَالَ لَا يُجَنِّبُهُ عَنْ ذَلِكَ نَتَى لَكُمُ الْجَنَابَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ لَا تَرَى يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرجمہ عبد اللہ بن سلمہ
سے روایت ہے کہ میں اور ایک مرد بنی اسد حضرت علی باقر کے سو حضرت علی نے جاہا کہ ہم کو اپنے کمر
کام میں بھیجیں ہوں فرمایا کہ تم دونوں پہلوان ہو سو ہمارے ساتھ اس کام کے بیڑ لگو اس کے لیے بٹیا لے لیں
کر ساتھ اس کے پہر پانچانے میں داخل ہوئے اور نکلے اور کچھ باقی لیا سو اپنا سونہ اور دو ٹون ہاتھ
میں بہر پہر قرآن پڑھتے تو گویا کہ ہم نے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تمہے حضرت قرآن پڑھتے تو گویا
کہ ہم نے اس سے انکار کیا سو کہا کہ تمہے حضرت قرآن پڑھتے اور نہ روکتے تھے آپ کو اس سے کوئی چیز
سو جنابت کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں کہ ہر حال میں قرآن پڑھنا درست ہر سوائے

اسکے اوسکو نہانے کی حاجت ہو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن
 حماد قال سالت ابراہیم عن القدر اذہ فی الحکماء قال لیس لک بئی قال **محمد** وان شئت
 وادعہ قال بلکننا عن الصحاح بن مہاجر کہ انا فی الحکماء ترجمہ حماد وادعہ بن مہاجر
 سے حماد میں قرآن پڑھنے کا حکم ہو چکا اوس نے کہا کہ حماد اوسطی بنین بنایا گیا امام محمد نے کہا کہ اگر تو چاہو
 تو پڑھ کر صحاح سے روایت ہو چکی کہ اوس نے حماد میں قرآن پڑھا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ
 عن حماد عن ابراہیم قال اربعة لا یقرؤن القرآن الا الایة ونحوها الجواب والحق
 والدفع فی جامع اھلک **والحکماء** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چار آدمی قرآن نہیں پڑھیں
 مگر ایک آیت یا نند اوسکی جنبی اور حنیض والی اور جوابی بیوی سے صحبت کرے اور حماد میں **محمد**
 قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابراہیم قال ذکر اللہ علیک لیل فی الحکماء عن
 اذا عطست قال **محمد** ذیہ ناکلن وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وادعہ بن مہاجر کہ ابراہیم
 نے کہا کہ جب تو حمام وغیرہ میں جینے کے تو ہر حال میں اللہ کا ذکر کر لینے کہ الحمد للہ امام محمد نے کہا کہ اسی کو
 ہم لیتے ہیں اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن
 ابراہیم قال اللہ الماحل کنت فی خلاء او غیرہ قال **محمد** ذیہ ناکلن وهو
 قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد وادعہ بن مہاجر کہ ابراہیم نے کہا کہ میں ہر حال میں خدا کی حمد کرتا ہوں خواہ
 بالخانے میں ہوں یا اوس کے غیر میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
 کا **باب المقوم فی الشرف والافتکار** سفر میں روزہ رکھنا اور افتکار کرنے کا بیان **محمد**
 قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حک ثنا ابراہیم بن مسلم عن رجل من بنی سوادہ بن عامر
 قال خرجت اریل مکہ فلقیت رفعتین فی احنہما حدیثہ رضہ و فی الاخری ابو موسی
 الاشعری رضہ قال فکنت فی اصحاب حدیثہ رضہ قال فصام حدیثہ رضہ و اصحابہ و ابو
 موسی رضہ و اصحابہ فکان حدیثہ یجعل الاطکار ویؤخر الشور و کان ابو موسی یؤخر
 الاطکار ویجعل الشور قال **محمد** ویقول لکن یفتہ رضہ ناکلن وهو قول ابو حنیفہ
 ترجمہ بنی سوادہ بن عامر کہ ایک مرد سے روایت ہے کہ میں مکہ کے ارادے سے نکلا سو میں نے روزہ سے ملا ایک
 گروہ میں حذیفہ بنہ اور دوسرے میں ابو موسیٰ اشعری سو میں حذیفہ کے ساتھیوں میں ملا سو حذیفہ اور ابو موسیٰ

ابن علائہ عن عمر بن مہمون عن عائشہ اُمّ الخلیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال محمد لا یزال باکاً لکرمی علی نفسی لیسیرہ
 وهو قولہ الخبیثۃ ترجمہ ابراہیم ہر روز کہ ہر چند تیرا بیسی بدن لگاتے ہیں اپنی بیوی کے بدن سے اس حال میں
 کہ روزیدار ہوتے امام محمد نے کہا ہم سب سے زیادہ غریب نہیں دیکھتے جبکہ مباشرت کو سوا اپنی جان پر
 کسی چیز کا خوف نہ کیے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب ما یفصل الصوم روزے کو کیا چیز**
 توترق ہے محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہ قال فی الرجل
 یفطم اذ یتسوی وهو صائم فیکسبہ الماء فیکل خلیفہ قال یدہ صومہ ثم یفطم
 یوماً ماکاً قال محمد فیہ تلک اذا کان ذلک الصوم اذا کان ناسیاً للصوم فلا
 قضا علیہ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اوس مرد کے حق میں
 کھلی کرے اور ناک میں لیویں اس حال میں کہ روزے دار ہو سو باقی اوس پر غالب آوی اور اسکے خلق میں
 داخل ہو وہ ابراہیم نے کہا کہ وہ اپنا روزہ تمام کرے پھر اوسکی جگہ ایک دن قضا روزہ کرے امام محمد
 نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اوسکو اپنا روزہ یاد ہو اور جبکہ اوسکو روزہ یاد نہ ہو تو اوس پر قضا نہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہ قال فی
 قال فی القی لا قضا علیہ الا ان یتسوی فیکل صومہ ثم یفطم بعد قال محمد
 فیہ تلک وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قرآن میں روزے
 کی قضا نہیں مگر یہ کہ جان بوجہ کرے کی تسوایا روزہ تمام کرے پھر بعد اوسکے اسکو قضا کرے امام
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمد بن قال أخبرنا ابو حنیفہ
 عن حماد بن عمار انہ قال فی الرجل یفطم اھلک وهو صائم فی شھر رمضان قال یتسوی
 ویفطم ما اکل ویفطم الی اللہ تعالیٰ استطاع من خیر وکوعلمہ الیہ الامام لغزہ قال
 محمد فیہ تلک ونوی مع ذلک ان علیہ الکفارة عن قرآن فان لم یجد فصیام شھرین
 متتابعین فان لم یستطع فاعطام سنین متکینا لعل یتکین نصف صاع من خنکۃ او صاع
 من شہر او شعیر وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ رمضان
 میں اپنی بیوی سے صحبت کرے اس حال میں کہ روزیدار ہو ابراہیم نے کہا کہ اپنا وہ روزہ پورا کرے
 اور جو توڑا ہو وہ قضا کرے اور قربت چاہے طرف الیمہ کے ساتھ اوس چیز کے کہ طہارت کو نبلی سے

یہی جہانِ تنگ نہیں ہوا سکا کفارہ ادا کرے تاکہ وہ گناہ اسکا معاف ہو اور اگر حاکم کو یہ حال معلوم ہو تو اسکو تعزیر دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قضا کرے اور ساتھ اس کے اوسپر کفارہ بھی ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اور یہ نہ پادے تو روزے رکھے دو مہینے کے پے درپے اگر اُس سے یہ بھی نہ ہو تو ساتھ مسکینوں کو کمانا کھلاوے ہر سکین کو آدھا صاع یعنی دو سپر کیون دیوے اور اگر جو یا کچھ نہ ہو تو ہر سکین کو چار چار سپر دیوے یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب فِی تَفْصِیلِ الصَّوْمِ رَوَیَہُ** کی فضیلت کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ مَالٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ صَوْمُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ يُصَوِّمُ سَنَةً وَصَوْمُ يَوْمِ عَرَفَةَ يُصَوِّمُ سَنَتَيْنِ سَنَةً قَبْلَهَا وَسَنَةً بَعْدَهَا** ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ سعید بن جبیر نے کہا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھو گا تو اب ایک برس کے روزے کو برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھو گا تو اب دو برس کے روزے کو برابر ہے ایک برس اس سے پہلے کے اور ایک بعد کے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَقْمَرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْضُلُ صَائِمًا وَيَكْبِتُ مَا وَدَّ أَنْ يَأْتِيَهُ يَصْرِفُ الرَّسْمَ بِيَمِينِهِ لِيَرَى قَدْ وَضَعَتْ لَهُ فَيَشْرِبُهَا فَتَكُونُ فِطْرَةً وَتُحْتَمِلُهُ الْمِثْلُ عَامِنَ الْقَائِلَةِ قَالَ فَأَنْصَرَفَ الرَّسْمُ بِهِ فَوَجَدَ بَعْضَ أَهْلِيهِ قَدْ بَلَغَ مَجْهُودَهُ فَنَشْرِبُهَا فَطَلَبَ لَهُ فِي بَيْعَتِ أَزْدٍ لَهُ كَعَامٍ أَوْ فَرَاكَ فَلَمْ يُوجَدْ فَطَلَبُوا عِنْدَ أَهْلِيهِ فَلَمْ يَجِدُوا عِنْدَهُمْ شَيْئًا فَقَالَ مَنْ يُطْعِمُنِي أَطْعَمَهُ اللَّهُ مَنْ يَكْبِتُ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُطْعِمُنِي أَتَاهُ قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَى الْغَنِيِّ فَوَجَدُوا هَاكَذَا خِطْلٌ مَا كَانَتْ تَحْكِبُوا مِنْهَا مِثْلُ شُرْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** ترجمہ علی بن اقر سے روایت ہے کہ تھے حضرت ہوتے دن کو روزیدار اور رات کاٹے خالی پیٹ کٹرے ہو کر پھر ایک بار دودھ کی طرف بہرتے کہ آپ کیلے رکھا جاتا سوا سکو پیتے سو وہی آپ کا اظہار ہوتا اور وہی بھری اس وقت تک آئندہ رات سے سوا ایک بار حضرت اپنی دودھ کی طرف بہرے سوا اپنے اپنے بعض اصحاب کو نہایت بہرہ کو پہنچی ہو پایا سوا اس نے وہ دودھ پیا سو حضرت کے لیے آپ کی بیبیوں کے گھر دن میں کمانا یا پینا تلاش کیا گیا سو نہ پایا گیا پھر آپ کے اصحاب پاس تلاش کیا گیا سوا نکلے پاس ہی کوئی چیز نہ پائی سو حضرت نے فرمایا کہ جو مجھ کو کمانا کھلاوے او سکو خدا کھلاوے

سوا صاحب کے کوئی چیز نہ پائی کہ آپ کو کملا دین سو بکری کی طرف متوجہ ہو کر سو یا یک بکری کو زیادہ بہری ہوئی
 تھیں اس کو دو ذکوة بنسبت سابق کے سوا صاحب نے حضرت کے پٹنے کے موافق اوس سے دودھ دو ہا دیکر
 زکوۃ الذهب الفضة و مال الیثم سونے اور چاندی کی زکوۃ اور یتیم کے مال کا بیان محمدؐ قال
 اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہم قال لیس فی اقل من عشرین مثقالاً من الذهب
 زکوۃ فاذا کان الذهب عشرین مثقالاً ففيہ نصف مثقال فما زاد یحسب انک و لیس
 فیہا دون ما نئے درہم صدقہ فاذا بلغت اللوز مائتے درہم ففيہا خمسۃ دناہم فما
 زاد یحسب انک قال محمدؐ و یہکذا اکلہ نلحد و کان ابو حنیفہ یأخذ بذاک کلہ الا
 فیخص کلہ فاجتہدہ فماترا دعل مائتے درہم فلیس فی الزیادۃ شیء حتی یشیع الی ثمانین درہم
 فیکون فیہا درہم فما زاد علی العشرین مثقالاً من الذهب فلیس فیہ شیء حتی یکلف
 اربع مثاقیل فیکون فیہا یحسب انک ترجمہ حماد و روایت ہے کہ اگر یتیم نے کہا کہ نہیں بیشمال
 سے کم سونے میں نہ کوۃ سوجب نہ بیشمال ہو تو اوس میں آدہا مثقال دینا آتا ہے اور جب زیادہ ہو
 تو اسی حساب سے اور نہیں دو سو درہم میں چاندی نہ کوۃ سوجب چاندی دو سو درہم کو پہنچے تو اوس میں
 پانچ درہم دینے آتے ہیں اور جو زیادہ ہو تو ہی حساب سے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی حساب کو ہم لیتے ہیں اور
 ابو حنیفہ ہی ان سب حکموں کو لیتے ہیں مگر ایک حکم میں کہ جب چاندی دو سو درہم سے زیادہ ہو
 تو زیادتی میں کچھ زکوۃ نہیں بیان تاک کہ چالیس درہم کو پہنچے سو اوس میں ایک درہم دینا اور
 اسی طرح اگر سونا بیشمال سے زیادہ ہو تو اوس میں بھی کچھ زکوۃ نہیں بیان تاک کہ چار مثقال کو پہنچے
 سو اوس میں اسی حساب سے زکوۃ دے و دو سو درہم ساڑھے ہاون تو لے چاندی ہوتی ہے اور بیش
 مثقال ساڑھے سات تو لے ہوتے ہیں محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار انہم
 قال لیس فی ما الی یتیم زکوۃ ولا یجب علیہ الذکوۃ حتی یحییٰ علیہ الصلوۃ قال محمدؐ و کان
 نلحد نھو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد و روایت ہے کہ اگر یتیم نے کہا کہ نہیں یتیم کے مال میں زکوۃ نہ
 نہیں واجب ہوتی اس پر زکوۃ بیان تاک کہ درجب ہو او سپہنار امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور ہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا لیث بن ابی سلمہ عن
 مجاہد بن عمر انہ سمع دینارہ قال لیس فی مال الی یتیم زکوۃ ترجمہ مجاہد و روایت ہے کہ ابن مسعودؓ

نے کہا کہ میں نے پیغمبر کے مال میں زکوۃ محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا أبو بکر عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کہ کان یقول اذا حضر شهر رمضان ايتها الناس ان هذا شهر زكواكم قد حضر فمركب ان عليكم دين فليقضوه ثم ليترك ما بقى قال محمدؐ وفيه تلخون عليكم الزكوة بعد فصلكم دينه ترجمہ حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ تہہ وہ کہتے جب کہ حاضر ہو تا مہینہ رمضان کا کہ لے لوگو تمہارا یہ مہینہ زکوۃ کا ہے سو جیسے مہینہ رمضان کا آدے اور کسی پر فرض ہو تو چاہیے کہ ادا کرے بہر باقی مال کی زکوۃ دے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ادا کر فرض کے بعد اور سیر زکوۃ فرض ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا الهيثم بن عمار عن سیرین عن علي بن ابي طالب رضی اللہ عنہما کہ اذا كان ذلك دين على الناس فقضته فزكاهما ما مضى قال محمدؐ وفيه تلخون وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب لوگوں پر فرض ہو تو اسکو ادا کرے بہر باقی مال کی زکوۃ دیوے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابي حنیم فی رجل اقرض رجلاً الف درهم قال زكوها على الذي سئمتها ويستفح بها قال محمدؐ ولست انا اخذ بهذا زكوها على صاحبها اذا قبضها فزكاهما ما مضى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد سے حق میں کہ کسی مرد کو ہزار درہم فرض دیوے کہا کہ زکوۃ اسکی اور سیر ہے کہ اسکو اپنے کام میں ملا دو اور اس سے فائدہ اٹھا دو امام محمدؐ نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے کہ زکوۃ اسکی اس کے اک بہرے جب اسکو دیوے تو گزیرے سالوں کی زکوۃ دیوے باب زکوۃ الحلیۃ زکوۃ کا بیان محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابراهيم عن عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہما کہ ان امرأۃ قالت لک ان ارجلک علی سید زکوة فقال لها نعم قال لی انی ارجلک علی سید زکوة فی حبری الفخزى عن ابي جعفر قال فیهما قال نعم قال محمدؐ وفيه تلخون لا بأس بان يعطى من الزکوة ذی رحم الا ولد او ولد ولد ولد وولد وولد وولد وان كانوا فی عیالہ والزوجۃ لا یعطى من الزکوة وقال أبو حنیفۃ لا یعطى الزوج من الزکوة وما اخذ فلا نوى باساکان یعطى الزوج من الزکوة ولا نوى فی شیء من الحلیۃ زکوۃ الا فی الذهب والفضۃ وما فی الجواهر واللؤلؤ فلا زکوۃ فیہ الا ان یکن للجمادۃ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے

کہ ایک عرس ابن سعود کو کہا کہ میرے پاس کچھ زیور ہے تو کیا مجھ پر اسکی زکوٰۃ واجب ہے ابن سعود اسکو کہا کہ ہاں اس نے کہا کہ یہ ہے دو ہتھیار تھیم ہیں کہ میری گود میں ہیں تو کیا مجھے کفایت کرتا ہے یہ کہ میں یہ زکوٰۃ الا میں خرچ کروں ابن سعود نے کہا ہاں کافی ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ ہر ناسے دار کو زکوٰۃ دیو درست ہے اگر شے یا باپ یا پوتے اور دای یا دای کو درست نہیں ہے اگرچہ اس کے عیال میں ہوں اور اپنی عورت کو بھی زکوٰۃ مذی جاوے اور امام ابو حنیفہ فرما کہ خاوند کو بھی زکوٰۃ دینی درست نہیں لیکن ہمارے نزدیک تو خاوند کو زکوٰۃ دینی درست ہے اور ہمارے نزدیک کسی گھنے میں زکوٰۃ نہیں مگر چاندی اور سونے کے گھنے میں اور ایچ جو اس پر اور سونے سوا دین میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ سوداگری کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْجَوْهَرِ الْكُلُوفُ زَكَاةً إِذَا لَمْ يَكُنْ لِلتَّجَارَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاخُلٌ وَهُوَ كَوَلٌ إِحْقَاقُ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمُ

نے کہا کہ نہیں جواہر اور موتیوں میں زکوٰۃ جبکہ نہ ہوں اسطے تجارت کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ لِلْمُتَوَكِّلِينَ فَطْرِي** اور غلاموں کی زکوٰۃ کا بیان **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَلَلْنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي هَانِئٍ فِي صَلَاةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مَمْلُوكٍ أَوْ حُرٍّ أَوْ صَبِيٍّ أَوْ كَيْسٍ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمَرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاخُلٌ فَإِنْ أَذَى صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَجْزَأُ أَفْهَادًا قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ يَجْزِيهِ وَآمَّا فِي فُتُولَا فَلَا يَجْزِيهِ إِلَّا صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمُ کہ صدقہ فطر کا وجب ہے ہر شخص پر غلام ہو یا آزاد جو بنا ہو یا ثوبا آدم صاع گہیوں سے یا ایک صاع کھجور سے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اگر جسے ایک صاع دیوے تو یہ بھی اسکو کافی ہے اور ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر رشک کا آدم صاع بھی اسکو کافی ہے اور لیکن ہمارے قول میں تو اسکو کافی نہیں مگر پورا صاع **اُمُّ زَيْدٍ** قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا سَهْلُ بْنُ الْكَلْبِيِّ عَنْ التَّوْرِيِّ عَنْ عُمَانَ بْنِ الْأَسودِ أَنَّكَ عَنْ الْحَاجِلِ قَالَ مَسَاوِي الْأَبْرَصَا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاخُلٌ تَرْجُمَةُ اِبْرَاهِيمُ کہ گہیوں کے سوا جو چیز ہے سو صاع صاع دیوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ قَالَ لَيْسَ فِي الْمَمْلُوكِ مِثْلَ دَلِيلَيْنِ يَكُونُ الْفُتُولُ وَالْظَّرْبِيَّةُ زَكَاةً وَلَكِنْ إِذَا كَانَا لِلتَّجَارَةِ كَانَتِ الزَّكَاةُ فِي الْفِطْمَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاخُلٌ وَهُوَ كَوَلٌ

مسلمان پر اس کے گھر اور غلام میں زکوٰۃ محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار
ابن اہیم قال لکس فی الحرم السائیۃ زکوٰۃ قال محمدؐ ویرہ نأخذ وهو قول ابو حنیفہ
حماد بن عمار کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں چاہئے والوں کے ہون میں زکوٰۃ امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی
لیتہ میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا حماد
عن ابراہیم قال لکس فی ما عمل علیہ من الشیران صدقہ ولا علی ما یكون من الابل والظان
والاعمال صدقہ قال محمدؐ ویرہ نأخذ وهو قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ ترجمہ
حماد بن عمار کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں چاہئے اس کے عمل کیا گیا اس میں شیران سے زکوٰۃ اور نہیں
پیسے والوں اور کام کرنے والوں میں زکوٰۃ امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ
کا باب زکوٰۃ الذرع والعتیر کمیتی کی زکوٰۃ اور عشر کا بیان محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ
عن حماد بن عمار عن ابراہیم قال فی کل شئ یخرج من الارض میما سقت السماء أو سقی بجا
العشر وما سقی بعباد أو دلیۃ ففیہ نصف العشر قال محمدؐ ویصلک یاخذ ابو حنیفہ
واما فی کل شئ فی الخضر صدقہ والخضر المبول فالرطاب وما لم ینزلہ لہ عشرہ باقیہ
نحو البیض والبقا والخیار وما کان من الخضر والشعیرۃ والتمر والزبیب والکبابة فکلکس
فیہ صدقہ صحیح ثوبان خمسۃ اوساق والوسق ستون صاعا والصاع فیندر الحجاکی ذریع
الکاشع وهو ثمانیۃ ارجال ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ چیز میں کہ زمین نکالے
اوسکو اس قسم سے کہ پانی پلایا ہو اوسکو آسمان نے یا پلپے گئے چنبھے اور نہر سے وسوا حق حصہ ہے اور
جو چیز کہ پلائی جاوے ساتھ چربہ یا جانور پانی نکالنے والے کے کوئین سے تو اس میں بیوان
حصہ ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اسی کو لیتے تھے اور یہ ہمارے قول میں سونین منبر تر کاریلز
میں زکوٰۃ اور خضر تر کاریان اور تر چیزان میں اور وہ چیز کہ اسکا میوہ وغیرہ ہے نہر سے ماندر ترنیز
اور کراچی کہیر کے کی اور جی چیز کہیر گویوں سے اور جو سے اور کھجور اور انگور خشک سے اور مانند اسکو
پس اس میں زکوٰۃ نہیں بیاتک کہ باخچا و سق کو پہنچنے اور سق ساٹھ صاع کا ہو تا ہے اور صاع
فقیر حجاجی اور ربع ہشتے ہے اور وہ آٹھ رطل ہے ف باخچا و سق انگیزی وزن کے حساب
پچیس میں ہوتے ہیں اس سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا کہ کھجور کے سوا

سے
بشران
بشران
جم ذر
معنی
کا و مزر
غلام جدر
نفسہ

کسی ترکاری اور میوہ میں زکوہ نہیں لیکن امام ابو حنیفہ کو نزدیک ہر چیز میں زکوہ واجب کہم ہوا بہت
 مگر کانس اور لکڑی اور بانس میں نہیں ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حُذْرٍ ابْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ**
فِي قَوْلِهِ نَعَى وَأَنُوحَكَ يَوْمَ حَصَايِهِ قَالَ مَسْخُوحَةٌ تَرْجُمُهُ حَمَادٌ وَرَأَيْتُكَ اس آیت کو حق میں کہ
 دو حق ہو سکا وہاں کاٹنے اور کھانے کے ابرہہ نے کہا کہ یہ آیت منسوخ ہے یعنی کمیتی وغیرہ مسیون اور ترکاریوں
 میں زکوہ واجب نہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ حُزْرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ زَيْدِ بْنِ**
حُدَيْرٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مُصَدِّقًا إِلَى الْعَيْنِ الثَّمَرِ فَأَعْرَفَهُ أَنَّ يَأْخُذُ مِنَ الْمُصَلِّينَ مِنْ
أَمْوَالِهِمْ رُبْعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الدِّمَةِ إِذَا اخْتَلَفُوا بِهَا التِّجَارَةُ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ
أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ تَرْجُمُهُ زَيْدُ بْنُ حُدَيْرٍ وَرَأَيْتُكَ اس حضرت عمر نے اسکو عین تہرا ایک جگہ کا نام ہوا
 میں زکوہ تحصیل کرنے کو بھیجا سو حکم کیا اسکو یہ کہ لیوے مسلمانوں کے مال سے جو چاہیوں حصہ اور اہل ذمہ
 کا فروں کے مال سے جبکہ اس سے تجارت کرتے ہو میوہ ان حصہ اور اہل حرب کے مال میں سے دسواں
 حصہ **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمِيُّ عَنْ سِيرِينَ عَنْ**
النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَبْعَثُ النَّسَبَ بْنَ مَالِكٍ مُصَدِّقًا لِأَهْلِ
الْبَصْرَةِ قَالَ فَأَرَادَنِي أَنْ أَعْمَلَ لَهُ فَقُلْتُ لَا أَحْتَمِلُ لِي عَمَلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الَّذِي
كُتِبَ لَكَ فَكُتِبَ لِي أَنِّي أَخَذْتُ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ رُبْعَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الدِّمَةِ إِذَا
اخْتَلَفُوا بِهَا التِّجَارَةُ نِصْفَ الْعُشْرِ وَمِنْ أَمْوَالِ أَهْلِ الْحَرْبِ الْعُشْرَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ
يُحَذَّرُ أَكْلُهُمْ نَأْخُذُ قَائِمًا مَا أَخَذَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ ذِكْوٌ فَيُوضَعُ فِي مَوْضِعِ الزَّكَاةِ
لِيُفْقَرُوا وَالْمُسْلِمُونَ وَمَنْ سَمَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ دَمًا أَخَذَ مِنْ أَهْلِ الدِّمَةِ وَمِنْ أَمْوَالِ الْحَرْبِ
وُضِعَ مَوْضِعَ الْحَدَاكِي فِي الْبَيْتِ الْمَلِكِ لِلْمَقَاتِلَةِ تَرْجُمُهُ النَّسَبُ بْنُ سِيرِينَ وَرَأَيْتُكَ اس نے کہا
 کہ عمر انکو اہل بصرہ کی طرف زکوہ تحصیل کرنے کو بھیجتے تھے سو ارادہ کیا حضرت انس نے کہ میں انکے
 لیے زکوہ تحصیل کروں سو بیٹے کہا کہ میں نہیں کروں گا یہاں تک کہ تو مجھ کو عہد آمد لینے جو کہ عمر
 نے تیرے لیے لکھا تھا سو اس نے میرے لیے عہد لکھا یہ کہ میں مسلمانوں کے مال میں سے چاہیوں
 حصہ لون اور اہل ذمہ مال میں سے جبکہ اس سے تجارت کرتے ہوں میوہ ان حصہ لون اور اہل
 حرب کے مال میں سے دسواں حصہ امام محمد نے کہا کہ انہیں سب حکم کو بہ بیٹے ہیں لیکن جو مسلمانوں

اِنْ حَنِيفَةً تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِمَ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعود کہا کہ پانچ اونٹوں میں ایک بکری دینی
 آتی ہے نوٹاک اور حب نو سے ایک اونٹ زیادہ ہو تو ان میں دو بکریاں ہیں چودہ تک اور حنیفہ پر
 ہوں تو ان میں تین بکریاں ہیں اور میں تک اور حب میں ہوں تو ان میں چار بکریاں ہیں جو پیر
 تک اور حب پچیس اونٹ ہوں تو ان میں برس روز کی بونی دینی آتی ہے پینتیس تک اور حب ایک
 زیادہ ہو تو ان میں دو برس کی بونی ہے پینتالیس تک اور حب ایک زیادہ ہو تو ان میں تیر
 برس کی اونٹنی دینی آتی ہے ساٹھ تک اور حب ایک زیادہ ہو تو ان میں چار برس کی اونٹنی دینی
 آتی ہے کہ پانچویں برس میں لگی ہو پچھتر تک اور حب ایک زیادہ ہو تو ان میں دو بونیاں دو دو
 برس کی دینی آتی ہیں اور حب ایک زیادہ ہو تو ان میں دو اونٹنیاں تین تین برس کی دینی آتی
 ہیں ایک سو بیس تک پیرا دس روز کو شروع کیا دے یعنی ہر پانچ اونٹنیوں میں بکری بہرنت
 محاصرہ وغیرہ موافق ترتیب مذکور کے اور حب اونٹ بہت ہوں یعنی ایک سو بیس سے زیادہ تو ہر
 پچاس اونٹوں میں پورے تین برس کی اونٹنی دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ ایک سو کم لیتے
 ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمّد** قَالَ اَنْتُمْ بِرَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكَّاءٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ
 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي مِائَةٍ وَخَمْسَةِ دَعْفَرَيْنِ مِنَ الْاِبِلِ حَقَّتَانِ وَ
 شَاةٌ وَالثَّلَاثَيْنِ وَالْمِائَةُ حَقَّتَانِ وَشَاتَانِ وَفِي خَمْسِ وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً حَقَّتَانِ وَثَلَاثُ
 شِجَاهٍ وَفِي اَرْبَعِينَ وَمِائَةً حَقَّتَانِ وَارْبَعِ شِجَاهٍ وَفِي خَمْسِ وَارْبَعِينَ وَمِائَةً حَقَّتَانِ وَارْبَعِ
 حَقَائِصٍ وَفِي خَمْسِينَ وَمِائَةً ثَلَاثُ حَقَائِقٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلَّهُ نَأْخُذُ ثُمَّ
 نَسْتَقْبِلُ الدَّلِيضَةَ اَيْضًا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسِينَ اُخْرَى كَانَتْ نِيْعًا حَقَّةً ثُمَّ نَسْتَقْبِلُ الدَّلِيضَةَ
 وَهَذَا كَلَّهُ كَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِمَ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سعود نے کہا کہ ایک سو
 پچیس اونٹوں میں تین تین برس کی دو اونٹنیاں دینی آتی ہیں اور ایک بکری اور ایک سو بیس میں
 تین برس کی دو اونٹنیاں اور دو بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتیس میں دو حقے اور تین بکریاں
 دینی آتی ہیں اور ایک سو چالیس میں دو حقے اور چار بکریاں دینی آتی ہیں اور ایک سو پینتالیس
 میں دو حقے اور برس روز کی ایک بونی دینی آتی ہے اور ایک سو پچاس میں تین اونٹنیاں
 تین برس کی دینی آتی ہیں امام محمد نے کہا کہ ان میں سب حکموں کو سمجھ لیتے ہیں پیرا دس روز کو

الذین فصاعداً ترجمہ جس بھری سے روایت ہو کہ حضرت عمرؓ نے سعد کو زکوۃ تحصیل کر لیا بجا سہو
 حضرت عمرؓ پاس جہاد کی اجازت لینے کو آیا عمرؓ نے کہا کہ کیا توجہاد میں نہیں بیٹھتے زکوۃ تحصیل کرنے میں ہی
 جہاد کا ثواب ہے اور سننے کے کہ یہ کہاں ہو گا اور حالانکہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ میں انہیں زیادہ ظالم ہوں
 عمرؓ نے کہا کہ تم ظالم کیوں کہتے ہیں سعد نے کہا کہتے ہیں کہ تو سپر بکری کا بچہ کن لیتا ہے سعد نے
 کہا کہ میں ہلو کن نوٹکا اگرچہ چرواہا اوسکو اپنی پتیلی پر لا دے عمرؓ نے کہا کہ کیا تو انکے لیے ماضر
 اور ربی اور اٹیلہ اور بکریوں کا زمینیں چوڑتا یعنی جب عمدہ قسم کے مال انکو چوڑ دیے جاتے ہیں
 تو پھر بچہ ہی بکریوں میں حساب کیا جاوے گا اگرچہ نہایت ہی چوڑا ہو امام محمدؒ نے کہا کہ ہسکو
 سم لیتے ہیں اور ماضق وہ بکری ہے جسکو پیٹ میں بچہ ہو یعنی حاملہ ہو اور ربی وہ بکری ہے جو اپنا
 بچہ باقی ہو اور اٹیلہ وہ بکری ہے جو کمانے کے لیے موطی کیا جاوے اور زکوۃ لینے والے کو تو یہ
 لائق ہے کہ زکوۃ میں درسیان بکریاں لبوے اعلیٰ اور ادنیٰ درجے کی چوڑ دیوے **باب**
 زکوۃ البقر گائے کی زکوۃ کا بیان **محمدؐ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد بن عمار عن ابراہیم
 قال لکس فی اقل من ثلاثین من البقر شئاً فاذا کانت ثلاثین من البقر ففیہا تسبع
 او تسبعۃ الی اربعین فاذا کانت اربعین ففیہا مسنة ثم ما زاد فی حساب ذلك قال
 محمدؐ ویهذا کله کان یأخذ ابو حنیفۃ واما فی قولنا فلیس فی الزیادة علی
 الاربعین شئاً حتی یتبع البقر ستین فاذا بکدت ستین کان فیہا تسبعان ان
 یتبعان والتبع الجذع الحوی والمسنۃ الثنیۃ فصاعداً ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ انہیں
 نے کہا کہ انہیں تیس گائیں سے کم میں زکوۃ سوجب نہیں گائیں ہوں تو انہیں ایک گایا یا بل برس و زر کی
 چالیس گائیں تک اور جب گائیں چالیس ہیں تو ان میں ایک گائے ہے دو برس کی پھر جو زیادہ ہو تو
 اسی حساب سے ان میں زکوۃ واجب ہوگی امام محمدؒ نے کہا کہ ہسکو امام ابو حنیفہؒ لیتے ہیں اور اس پر
 ہمارے قول میں سو نہیں چالیس سے زیادہ میں کچھ یہاں تک کہ گائے ساٹھ سو نہیں سوجب ساٹھ
 کو سو نہیں تو ان میں دو گائیں ہیں ایک ایک برس کی یا دو بل ایک ایک برس کے اور تسبع ایک
 سال کا بچہ ہے اور سنہ دو سال یا زیادہ کا ہے **باب** الرجل یجعل ماله لساکنین اگر کوئی
 مرد اپنا مال سکینہ کے لیے وقف کر جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **محمدؐ** قال اخبرنا ابو حنیفۃ

[illegible]

نے کہا کہ اگرچاہے مرد تو احرام باندھے جبکہ اس کا اونٹ اوسکو بغیر کتہا پہنوںے اور اگر چاہے تو اپنی نماز کے پیچھے احرام باندھے اور شہر و ملک کی ایک بات تک نہ جاوے جو تورا یا وہ کرے تو بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف امام شافعی کہنے میں کہ ب اونٹ کی بیٹھ پر بیٹھو تو سوقت احرام باندھے یعنی احرام کی نیت کرے اور زبان سے لیکے کہ اور امام ابوحنیفہ کہتے ہیں کہ احرام کی دو رکعتوں کے بعد احرام باندھے بحال میں کہ بیٹھا ہو اور اگر اونٹنی پر سوار ہو کے احرام باندھے تو بھی درست ہے اور یہی قول قوی ہے کہ جس جگہ سے واجب ہے احرام باندھے محمد قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا عبد اللہ بن عکرم عن ابن عمر قال قال له رجل یا ابا عبد الرحمن رأيتك تصنع أربع خصال قال ما هن قال رأيتك حين أردت أن تحبس مالك راحلتك ثم استقبلت القبلة ثم أحرمت حيزاً اتبعت بك يعينك ذرايتك إذا طفت بالملكيت لم يحجوا ولا النكن اليماني حتى تستلمه ورأيتك تكون لحيتك بالصقرة ذرايتك تتوصلاً في النعال السبئية قال ان رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يصنع ذلك كله فصنعته قال محمد وهذا كماله ناخذ وهو قول إحييفة ترجمہ نافع سے روایت ہوا کہ ایک نے ابن عمر سے کہا کہ اسے ابوعبدالرحمان میں چمکا دیکھتا ہوں کہ توجہ رکام کرتا ہے اوس نے کہا وہ چار کام کیا میں اوس نے کہا میں چمکا دیکھتا ہوں کہ جب تو احرام کا ارادہ کرتا ہے تو نبی سواری پر سوار ہوتا ہے پھر قبلہ کی طرف موندھ کر تا ہے پھر جب تیرا اونٹ تیرے ساتھ کڑا ہوتا ہے تو اسوقت تو احرام باندھتا ہے اور میں چمکا دیکھتا ہوں کہ جب تو کعبے کا طواف کرتا ہے تو زکرن یابی سے آگے نہیں بڑھتا میاں تک کہ او سکوجبھی لیئے او سکوجبھی آگے بڑھتا ہے اور میں چمکا دیکھتا ہوں کہ تو اپنی دائرہ ہی زرودی سے رنگتا ہے اور میں چمکا دیکھتا ہوں کہ اپنی جوانی میں وضو کرتا ہے ابن عمر نے کہا کہ میں نے حضرت کو دیکھا ہے یہ سب کام کرتے تھے سو میں ہی انکو کرتا ہوں امام محمد نے کہا کہ اسکی تعمیل ہے ابن اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا باب القرآن وقصلي الاحكام قرآن اور احرام کی تفصیل کا بیان شد حج کرنا اُسے تین قسم میں ایک ٹومفر وہ ہے اور مفرد وہ ہے کہ نرے حج کا احرام باندھے اور دوسرا فاران اور فاران

مکے پرچوں
ادبانت
ہوئی

وہ ہے کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنے اور تمیز متمتع اور تمتع وہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے اول عمرے کا احرام باندھنے اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر وہی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھنے اور اگر قربانی ساتھ نہیں لایا تو احرام سے نکل آئے اور مکہ میں بیٹھا رہے جب حج کے ایام آئیں تو حج کا احرام حرم سے باندھ کر حج ادا کرے **مَحَمَّدٌ قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْئُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ أَبِي نَصْرِ السَّكَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا أَهْلَكَتَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ قَطَعْتَ لَهْمًا كَطَوَافَيْنِ فَاسْعَ لَهْمًا سَعَبَيْنِ بِالضَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَسْئُورٌ فَلَقِيتُ مُجَاهِدًا وَهُوَ يُقَرِّئُ بِطَوَائِفِ وَأَحَدٍ لَمْ يَزِدْ كَعَدَّتْهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُ لَمَّا نَزَلَتْ لَأَكْبُوهُوَ فَإِنْ دَامَ كَعْدُ الْيَوْمِ فَلَا أَقْبَى إِلَا بِهِمَا **قَالَ** مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ +

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھنے تو دونوں کے لیے دو بار کعبے کا طواف کر اور دو بار صفا اور مروہ کی سعی کر منصوبہ نے کہا کہ میں مجاہد سے ملا اور وہ قارن کو ایک طواف کا فتوے دیتے تھے سو میں نے اس سے یہ حدیث بیان کی اوس نے کہا کہ اگر میں نے یہ حدیث سنی ہوئی تو نہ فتوے دیتا مگر ساتھ دو طوافوں کے اور ابراہیم اس دن کے بعد سونہ فتویٰ دو لگا میں مگر ساتھ دو طواف کو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **فَاتِلْ** امام شافعی کے نزدیک قارن کو صرف ایک طواف کرنا آتا ہے **مَحَمَّدٌ قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ لَوْ حَجَّتُ أَلْفَ حَجَّةٍ لَمْ أَدْعِ الْقِرَانَ حَتَّى لَقَدْ سَمِعْتُ دَعْوَةَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ بِالْحَجِّ الْأَصْغَرِ وَنَزَى أَنْ تَحْجَّ مَنْ لَمْ يَقِرَّنْ لَمْ يَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الْقِرَانَ عِنْدَنَا أَفْضَلُ مِنْ غَيْرِهِ وَكُلُّ جَبِيلٍ حَسَنٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حاد و سہروردی ہے کہ طاووس نے کہا کہ اگر میں ہزار حج کروں تو یہی قرآن کو نہ چھوڑوں یہاں تک کہ ہم اس کو حج اکبر کہا کرتے تھے اور نہ حج کو چھوڑا حج کہتے تھے اور ہم دیکھتے تھے کہ جو قرآن نہ کرے اس کو حج کا مل نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ قرآن ہمارے نزدیک افضل ہے غیر سے اور سب عمدہ اور بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **مَحَمَّدٌ قَالَ** أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

عن محمد بن الخطاب أنه لما انتهى عن الصلاة قال لا يعني يقول له تعني عن الصلاة
 أفراد العزم ترجمہ اب ہم سے روزہ میں کہ نہرت میں نہ توڑتے اور اسے منع کیا تاہیں تنہا نہ
 نہ کیا جائے کہ منع میں ہے اور قرآن کو تو غرض سے منع نہیں کیا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة
 قال حدثنا محمد بن حمران عن عبد الله بن مسعود عن علي بن أبي طالب قال تمام الحج وهو
 أن يحرم بهما من حرمين أو يترك قال محمدؐ وفيه نأخذ ما عجلت من الإحرام
 فهو أفضل إن ملكت نفسك وهو قول أبو حنيفة ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
 کہ حضرت علیؑ نے کہا کہ کمال حج اور عمرہ سے کا یہ ہے کہ تو اپنے گھر کے اندر سے دونوں کا احرام باندھ
 امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی کوئی حد نہیں کہ احرام میں طہری کرنی افضل ہے اگر تو اپنی جان پر قادر ہو
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أنس بن
 ربيعة عن معوية بن أبي سفيان قال قال إن الحاج معفور له ولكن استغفر له إلى
 إن يبلغ الحرم ترجمہ معاویہ بن اسحاق سے روایت ہے کہ مقرر مغفرت کی جاتی ہے واسطہ حاجی کے
 اور واسطہ اس کے کہ مغفرت مانگے وہ اس کے لیے مجرم کے گزرنے تک محمدؐ قال
 أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا أيوب بن عازب الطائي عن مجاهد قال قال حاج بكيت
 الله والمعتمر في الحجاء في سنين الله وقد الله دعاهم فاجابوه ويعلمهم ما سألوه
 ترجمہ مجاہد نے کہا کہ کبھی حاجی اور عمرہ کرنے والا اور خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا تینوں
 اس باب کے مہمان ہیں خدا نے انکو بلا یا سدا و انہوں نے اس کی اجابت کی اور جو مانگین سو خدا ان کو
 کو دیتا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا محمد بن مائل قال قال محمدؐ
 عن أبيه قال خرجنا في رهط يزيد ملكه قوا في كسنا بالزبد و رجع لنا خباء
 فإذا فيه أبو ذر الغفاري فأتيناه فسلمنا عليه فذكر حاجب الغفاري قد قال السلام فقال
 من أين أقبل اليوم فقلنا من الحج العتيق قال ما بينكم ثومان قال البتة العتيق
 قال الله الذي لا إله إلا هو ما انحصركم غير الحج فلو ذاك علينا فمردد الخلفنا
 له فقال انكلموا نكلمكم ثم استقبلوا العمل ترجمہ اب اس سے روایت ہے کہ ہم ایک
 جماعت میں مکہ کے آس پاس نکلے تاکہ کہیں زندہ ایک بکرا کا نام ہے امین پہنچے تو ہم

ایک غیمہ نظر آیا سو ناگاہ اوسمین ابو ذر غفاری تھے سو ہم اون کی پاس آئے اور ہم نے انکو سلام کی سو
اس نے غیمہ کا ایک کنارہ اودھمایا اور سلام کا جواب دیا اور کہا کہ تم لوگ کہاں سے آئے ہو ہم نے
کہا راہ دور سے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو اودھنوں کا کہا کہ جسے گا کہا قسم ہے اوس اللہ کی کہ اوسکو
سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں کہ صرف تم حج ہی کی نیت ہو آئے ہو اور کوئی مطلب نہیں سو یہ
بات کہی بارہم سے کہی سو ہم نے اون کے لیے قسم کی کہ ہم فقط حج ہی نیت ہو آئے ہیں کہا ابو ذر نے

کہ اپنے حج کو جاؤ پھر ابتدا سے حج کا عمل شروع کرو یعنی احرام باندھو **بَابُ الطَّوَافِ وَالْقِيَامَةِ**
فِي الْكَعْبَةِ طَوَافٌ اور کعبہ میں قرآن پڑھنے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَدَسَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحِجَابِ إِلَى الْحِجَابِ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَيْهَ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ سے روایت ہے کہ مقرر حضرت جلدی چلے حجر اسود سے
حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ**
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاسٍ قَالَ رَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنَ الْحِجَابِ إِلَى الْحِجَابِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ الرَّمْلُ فِي الْأَشْوَاطِ الثَّلَاثَةِ الْأُولَى مِنَ الْحِجَابِ
الْأَوَّلِينَ يَبْدَأُ فِي الطَّوَافِ حَتَّى يَجِدَ إِلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ كَامِلَةً وَيَكُونُ الْأَرْبَعَةَ
الْأَوَّلَى مَشْيًا عَلَى هَيْئَةٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ تَرْجُمُهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَاسٍ سے روایت ہے کہ جلدی
چلے حجر اسود سے حجر اسود تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ رمل پہلے تین شو طین ہے حجر ہود
سے جبکہ طواف شروع کرے یہاں تک کہ حجر اسود پاس پہنچے تین طواف کامل اور پھر اخیر چار بار تین
اپنی اصلی چال چلے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** کعبہ کے گرد جو ایک بار پھر حجر اسود سے
حجر اسود تک تو اسکو شو طین کہتے ہیں اور سات شو طین کا ایک طواف ہوتا ہے سو جب حضرت ایک
طواف کرتے تھے تو پہلے تین بار میں جلدی چلتے تھے کعبہ پہنچتے تھے پھر چھ بار جیسے پہلوان چلتے ہیں اور
دوڑتے تھے اور پھر چار بار اپنی معمولی چال چلتے یہ رمل کرنا سنت ہے اگرچہ اسکی علت اب موجود نہیں
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سَمِعَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ مَعَ عِكْرَمَةَ تَحْمِلُ
حَمَّادٌ وَيَصْعَدُ الصَّفَا وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ وَيَصْعَدُ حَمَّادُ الْمَرْوَةَ وَلَا يَصْعَدُ عِكْرَمَةَ قَالَ
فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَلَا تَصْعَدُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فَقَالَ هَكَذَا أَطَوَّافُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله عليه عن حماد بن عمار عن إبراهيم
 في الرجل يقدم متمتعاً في شهر رمضان فلا يطوف حتى يدخُل سَوَّالَ فَاك
 هو متمتع فلا تكلف في أنْ يُسَاحِلَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ عُمَرُ بْنُ الشَّاهِدِ
 يَطُوفُ فِيهِ وَلَكِنَّهُ الشَّهْرُ الَّذِي يُحْرَمُ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر کوئی رمضان مبارک کے مہینے میں تمتع کی نیت سے مکہ میں
 آوے اور نہ طواف کرے یہاں تک کہ داخل ہو مہینہ اشوال کا تو وہ تمتع ہے ہوا سطلے کہ اس
 نے حج کے مہینوں میں طواف کیا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ عمرہ اور سکا اس
 مہینے میں واقع ہوا ہے جس میں اوتس طواف کیا اس مہینے میں نہیں جس میں اوس نے احرام باندھا
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة رحمه الله عليه
 الله تعالى عن حماد عن إبراهيم في الرجل يفتوته صوم ثلثة أيام في الحج قال
 عليه السلام لا بد منه ولو أن يبيع ثوبه قال مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
 اقْوَلُ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ حج کے دنوں میں اس
 سے تین روزہ فوت ہوں کہا اور سب قرابانی لازم ہے اگرچہ اپنا کپڑا بیچے امام محمد نے کہا اسی
 کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا
 يزيد بن عبد الرحمن عن عجلون بن العنبر عن عائشة أم المؤمنين رضي الله عنها قالت
 لا بأس بالعمرة في أي السنة شئت ما خلا خمسة أيام يوم عرفة ويوم النحر
 أيام التشرين قال مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنَفِيَّةٍ إِلَّا أَنَا نَقُولُ عَمِّيَّةً عَمَّا
 غَدَّ عَمِّيَّةً فَكَأَنَّكَ سَأَلْتَ عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً عَمِّيَّةً
 (یعنی عمرہ کرنا ہمیشہ درست ہے سوائے پانچ دنوں کے عرفة کے دن اور قرابانی کے دن اور شریعت کے
 دنوں میں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کہ ہم کہتے
 ہیں کہ عرفة کے دن و دیگر سے پیچھے عمرہ کرنا درست نہیں اور دیگر سے پہلے عمرہ کرنا درست ہے
باب الصلوة بعرفة وجميع ترجمہ عرفات اور مزدلفہ میں نماز پڑھنے کا بیان **محمد**
 قال أخبرنا أبو حنيفة عن إبراهيم قال إذا صليت يوم عرفة وركعتك

فَصَلَّيْكُمْ كَمَا صَلَّيْتُ يَوْمَئِذٍ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ مَنْ مَنَازِلُكَ حَتَّى تَعْرِفَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَكَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ قَامًا وَقَعَلْنَا قَائِمَةً صَلَّيْهَا وَنَحْنُ كَمَا صَلَّيْنَا مَعَ
 الْإِمَامِ يَجْمَعُهُمَا جَمِيعًا بِإِذَانٍ وَإِفَاتِيحِينَ كَانَ الْعَصْرُ أَنَا قَدِمْتُ الْوُفُوفَ وَكَذَلِكَ سَلَفْنَا
 عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ وَكَهْنٍ عَبْدُ اللَّهِ جَرَّعَ عَوْفُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَعَنْ مُجَاهِدٍ حَمِيمٍ
 اِبْرَاهِيمَ سَ رَدِيتُ هُوَ كَجِبِ نَوْعُهُ كَيْ دُنِ ابْنِي جَلْبَدِيْنِ نَا زِيْرُ هِي نُو دُو نُو نَا زُو نِ هُوَ نَزَا اِسْنِي
 وَتِ بِرِيْطِهْ اُو رْدُو كَرُجْ كَرِ ابْنِي جَلْبَدِيْ سِيْ يِهَانَتِكْ كِهْ فَارُغْ هُو دُو سِيْ نُو مَازِيْ سِيْ اِمَامُ مُحَمَّدٌ اِيْ كِهَا كِهْ اِسِيْ كُو
 اَبُو حَنِيفَةَ لِيْتِيْ تَهِيْ اُو رِ اِسِيْ بِهَارِيْ سِيْ قَوْلِ مِيْنِ سُو اُو سَكُو اِبْنِي جَلْبَدِيْ مِيْنِ بِيْ هِيْ جِيْ كِهْ بِيْ رِهَاتِيْ هِيْ اُو سَكُو
 سَا تَهْ اِمَامُ كِيْ سُو دُو نُو نَا زُو نِ كُو لِيْ كِهْ بِيْ بِيْ هِيْ اِيْ كِهْ اِفَانِ سِيْ اُو رْدُو اَنَامَتُوْنِ سِيْ هُو اَسْطِي
 كِهْ عَصْرُ كِيْ نَا زُو نُو دُو قُوتِ عُرْفَاتِ كِيْ لِيْ سَقْدُمُ كِيْ كِيْ هِيْ يِيْنِيْ اُو رِيْ عِلْتِ تَهَا اُو مِيْ كِيْ عِيْ مِيْنِ هِيْ
 سُو جُو دِيْ لِيْ اِسَا كُو هِيْ دُو نَا زُو نِ كَا جَمِيْعُ كَرِ نَا رِسْتِ هُو كَا اُو رِ اَسْطِي حِ رُو دِيْ سِيْ بُو بُو خِيْ هُو كَا عَائِشَةَ سِيْ
 اُو رِ عَبْدِ اَلرَّحْمٰنِ عِ رُو اُو عِلْمُو اِبْنِ اِيْ a
 فِي الصَّلَاةِ يَجْمَعُ قَالَ اِذَا صَلَّيْتُمَا جَمِيعًا صَلَّيْتُمَا بِأَقَامَةٍ وَاحِدَةٍ وَإِنْ تَفَوَّعَتْ بَيْنَهُمَا
 فَاجْعَلْ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ أَكَامَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ اَبُو حَنِيفَةَ وَكَأَيْفِيْعِيْنَا
 اَنْ يَتَفَوَّعَ بَيْنَهُمَا تَرْجَمُهُ حَادِسَةٌ رُوِيَتْ هُوَ كِهْ اِبْرَاهِيمُ نِيْ كِهَا كِهْ اُو رْدُو نَا زُو نِ كُو لِيْ كِهْ بِيْ بِيْ هِيْ نُو دُو نُو
 كُو اِيْ كِيْ كَبِيْرُ سِيْ بِيْ هِيْ اُو رْ اُو رْ نُو نِيْ دُرِيَانِ نَفْلِ بِيْ هِيْ نُو مَرِ اِيْ كِيْ لِيْ عِلْمِيْ هُو كَبِيْرُ كِهْ اِمَامُ مُحَمَّدُ نِيْ
 كِهَا كِهْ اِسِيْ كُو مِيْ لِيْتِيْ مِيْنِ اُو رِيْ قَوْلِ اَبُو حَنِيفَةَ كَا اُو رْدُو نَا زُو نِ كِيْ دُرِيَانِ نَفْلِ بِيْ هِيْ هِيْ
 سَبْدُنِيْنِ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْنِ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ a
 يَوْمَ عَرَفَةَ مِنْ مَنَازِلِهِ وَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ التَّعْرِيفُ الَّذِي يَصْنَعُهُ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ مُحَمَّدٌ
 اِنَّمَا التَّعْرِيفُ بِدَقَائِطِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَا خُذْ تَرْجَمُهُ حَادِسَةٌ رُوِيَتْ هُوَ كِهْ اِبْرَاهِيمُ عَرَفَةُ كِيْ دُنِ ابْنِيْ
 جَلْبَدِيْ سِيْ نَهْ نَفْكَرُ تَهِيْ اُو رِ اِمَامُ اَبُو حَنِيفَةَ نِيْ كِهَا كِهْ جُو تَعْرِيفُ كِهْ كُو لُو كِهْ عَرَفَةُ كِيْ دُنِ كَرْتِيْ مِيْنِ سُو بِيْ
 هِيْ تَعْرِيفُ تَوْصِفُ عُرْفَاتِ مِيْنِ هِيْ اِمَامُ مُحَمَّدُ نِيْ كِهَا كِهْ اِسِيْ كُو مِيْ لِيْتِيْ مِيْنِ بَابِ مِيْ وَاقِعِ
 اَهْلُهُ وَهُوَ مُحَمَّدٌ اُو رْ كُو يْ اَخْضُ اِحْرَامُ كِيْ عَالَتِ مِيْنِ ابْنِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ اِيْ a
 هِيْ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

اَنْ رَجَعَلًا اَتَاهُ فَقَالَ لَوْ قَبِلْتُ اَمْرًا وَاَنَا لِحُرْمٍ لَخَدَفْتُ لِشَهْوَتِي فَقَالَ اِنَّكَ شَقِيْكَ اَهْرَقْتَ
 دَمًا وَاَنْتُمْ حُجَّجُكَ **قَالَ مُحَمَّدٌ** قَبِيْذٌ نَاخِدٌ وَلَا يَفْهَمُ الْحُجَّ حُجَّيْكَ لَقَدْ اَلْحَنَّاكَ اِنْ وَهَوْتَ قَوْلُ
 ابْنِ حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ لَيُفْتَنُ عَمَلُ ابْنِ اَبِي رِيَابٍ **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عباس سے
 پاسبان آیا اور کہا کہ میں نے اپنی عبرت کا بوسہ لیا اور میں احرام میں تھا سو میں نے اپنی سنوت روکی ابن عباس
 نے کہا کہ تو جو غلو کی بہت خواہش رکھتا ہے ایک جانور کی طرح کر اور تیرا حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ اسی کو
 ہم لیتے ہیں کہ حج فاسد نہیں ہوتا یا تاک کہ دونوں قسمیں آپس میں ملین اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
 کا اور یہ طرح روایت ہو چکی ہے کہ عطاء بن ابی رباح سے **فَحُجَّجٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَطَاءِ
 بْنِ أَبِي رِيَابٍ عَنْ أَبِي عَتَّابٍ قَالَ إِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُقْبَضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْكَ بِدَنَّةٍ وَيَقْبَضُ
 مَا أَجْرَتْ مِنْ حَجَّتِكَ وَتَرَجَّحَتْ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَيَهْمَا خُدَّ وَهَوْتَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** عطاء سے روایت
 ہے کہ ابن عباس سے کہا کہ توبہ کر لی ہے عرفات سے پہلے کے بعد اپنی بی بی سے صحبت کرے تو اوپر
 اوٹ دینا آتا ہے اور حج کے احکام باقی ہوں انکار سے اور نہ کاج حج تمام ہوا امام محمد نے کہا کہ
 اس کی توبہ لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کہ **فَحُجَّجٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 سَعْدِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عُثْمَةَ قَالَ إِذَا جَامَعَ بَعْدَ مَا يُقْبَضُ مِنْ عَرَفَاتٍ فَعَلَيْكَ دَمٌ وَيَقْبَضُ
 مَا أَجْرَتْ مِنْ حَجَّتِكَ وَتَرَجَّحَتْ قَالَا **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَلَكِنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا الْقَوْلِ وَالْقَوْلِ مَا
 قَالَ فِيهِ ابْنُ عَتَّابٍ **ترجمہ** سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ ابن عمر نے کہا کہ جب کوئی مرد عرفات
 پہنچے بعد جماع کرے تو اوپر دہم آتا ہے یعنی ایک جانور کی طرح کرے اور جو باقی حج ہو سوا داکرے اور
 وہ جب تک اوپر حج آئندہ سال کو امام محمد نے کہا کہ ہم اس قول کو نہیں لیتے اور قول صحیح وہ ہے جو
 اس میں ابن عباس سے کہا **فَحُجَّجٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ إِسْهَاقٍ قَالَ
 مَنْ قَبِلَ وَهُوَ لِحُرْمٍ فَعَلَيْكَ دَمٌ **قَالَ مُحَمَّدٌ** وَيَهْمَا نَأْخُذُ إِذَا تَبَلَّ شَهْوَةً وَهَوْتَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ وَحَمَّادٍ **ترجمہ** عطاء سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جو احرام کی حالت میں عورت
 بوسہ لے لے تو اوپر دہم آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی توبہ لیتے ہیں جب کہ سنوت سے بوسہ لے لے
 اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ خَدَّ فَقَدْ حَلَّ** حَسْبُ فَرَّابِ بْنِ دَجْرٍ سَوَاحِرَامٍ سَلَكَا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ فِي الْمَتَمِّعِ إِذَا تَحَرَّاهُمَا يَوْمَ الْخُرُوفِ فَقَدْ حَلَّ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَدِيَہُ إِذَا حَلَّكَ الْإِنَاكَ لَمْ يَحِلَّ لَهُ النَّسَاءُ حَاصَةً حَتَّى رَزَزَ الْبَيْتَ يَطْلُوفُ
 حَلَاوَاتِ الزَّيَادَةِ وَأَمَّا غَيْرُ النَّسَاءِ وَالطَّيِّبِ فَقَدْ حَلَّ ذَلِكَ لَهُ إِذَا حَلَّكَ رَأْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَطْلُوفَ
 الْبَيْتَ وَهُوَ قَوْلُ إِبْنِ حَنِيفَةَ رَجَحَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِمَا سَمِعَ مِنْ رُوَيْتِهِ مِمَّنْ مَتَمَّعَ كَيْفَ حَقِّ مِنْ كَرْبِ سَوِيَرِ
 كَيْفَ دَنَ قَرْبَانِي وَجَرَّ كَيْفَ تَوَاحُّدِ حَلَالٍ مِمَّا لَمْ يَحِلَّ لَهُ كَمَا كَمَا اِشْتَرَى مِمَّنْ لَيْتِي مِنْ كَرْبَانِي فَجَرَّ كَرْنِ
 سَے آدمی حلال ہو جاتا ہے اور اوس کے لیے سب چیزیں حلال ہو جاتی ہے جبکہ سر نہ ایا ہو لیکن اوس کے
 لیے خاص عمر تین حلال نہیں ہوتیں یہاں تک کہ طواف زیارت کرے لیکن عمر تو ان کے سوا اور سب
 چیز اور خوشبو اور سوا حلال ہو جاتی ہے جبکہ اپنا سر نہ ایا ہو پہلے طواف زیارت ہو اور یہی قول
 ہے ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ** احرام کی حالت میں سنگی لگوانے اور سر
 نہ ائے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ أَبُو السَّوَارِ عَنْ أَبِي خَالِيفَةَ أَنَّ رَسُولَ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ قُلْتُ مُحَمَّدٌ وَدِيَہُ تَلَخُّدٌ وَلَكِنْ
لَا يَنْبَغِي لِلْمُحْرَمِ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا إِذَا احْتَجَمَ وَهُوَ قَوْلُ إِبْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابی حنیفہ سے روایت ہے
 کہ حضرت نے سنگی لگوائی اس حال میں کہ آپ احرام سے تھے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم نے من و لیکن
 نہیں لائق محرم کہ یہ کہ بال نہ ائے جبکہ سنگی لگواوے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَخَذَ الرَّاسَ مِنَ النَّسَاءِ فَهُوَ أَفْضَلُ
وَالْحَلُّ لِلزَّجَالِ أَفْضَلُ يَخْنِي فِي الْأَحْدَامِ وَدِيَہُ تَلَخُّدٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْنِ حَنِيفَةَ وَمَا لِحِثٌ لِلزَّيَادَةِ
أَنْ تَلَخُّدَ أَقْلَ مِنْ الْأَمَلَةِ مِنْ جَوَانِبِ رَأْسِهِمَا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر آپ نے کہا کہ جو
 سر کے بال لب سے بغیر کتر او سے عمر تو ان کو سو فضل ہے اور سر نہ انا مردوں کے لیے افضل ہے یعنی حرام
 میں اور آپ سیکرہ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور نہیں پسند رکھتا میں وہ طوطی عورت کے
 یہ کہ لب کے بال کم اور نگلیوں کے سروں سے انہوں کی سب طرف سے **بَابُ مَنْ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرَمٌ**
وَهُوَ مُحْرَمٌ ترجمہ جو بیماری سے تیل لگاوے اس حال میں کہ محرم ہو **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ فِي الشَّقَائِ إِذَا احْتَرَمْتَ قَالَ أَذْهَبُ بِهِ بِالنَّسَاءِ وَالْوَدَّيْ قَالَ
سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ بَعْثَ بَعْثًا نَكَحَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ يَقُولُ سَعِيدٌ تَلَخُّدٌ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ
طَيِّبٌ وَهُوَ قَوْلُ إِبْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ اگر آپ سے روایت ہے کہ جب کہ احرام باندھے تو کہا

۹۰
 الفلہ
 سائرہ
 صومع
 سر
 غلام
 حیدر
 علی

بالشرک اور سکوگی اور چلی سے اور سعید بن جبیر نے کہا کہ ساتھ یہ چیز کے کہ کہا وہ تو اس کو امام محمد نے
 کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جب تک اس میں خوش بڑھو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؐ کا کہنا کہ
 ابوحنیفہ قال حدثنا حماد قال قلت لابن ابي عمير يعقيل الحرم قال ما يصنع الله يدنيه
 شيئا قال محمدؐ وبيہ کاخذ لا نرى باسا وهو قول ابوحنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے
 کہ میں نے ابراہیم سے کہا کہ الحرم کو غسل کی ممانعت سے اور اس نے کہا کہ خدا کے میل کو کچھ نہ کرے گا امام
 محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور اس میں کچھ نہ نہیں دیکھتے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؐ
 قال اخبرنا ابوحنیفہ عن حماد عن ابن ابي عمير في ظفر الحرم ينكسره قال يكسره قال سعيد
 بن جبیر یقلعه قال محمدؐ وكل ذلك حسن وهو قول ابوحنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت
 ہے محمدؐ کے ناخن میں کہ ٹوٹ جاوے کہ ٹوٹ کر دیوے اس کو سعید بن جبیر نے کہا کہ کاٹ ڈالے کہو
 امام محمد نے کہا کہ یہ سب بہتر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابوحنیفہ عن
 حماد عن ابن ابي عمير قال يساك الحرم من الرجال والنساء قال محمدؐ وبيہ کاخذ
 وهو قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہہ رکھم سواک کر
 عورت ہو یا مرد امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا باب المصید
 في الاحرام احرام کی حالت میں نکاح کرنا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابوحنیفہ عن حماد
 عن ابن ابي عمير قال اذا اهلكت بهما جميعاً العزمۃ انجی فاصليت صيدا فان عليك
 جزاءين فان اهلكت بعمره كان عليك جزاء فان اهلكت بالبحر كان عليك جزاء
 قال محمدؐ وبيہ کاخذ وهو قول ابوحنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
 کہ جب تو نے حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا ہو اور یہ پونچھ تو شکار کو تو وہ جب میں تجھے چرواہے اور
 اگر تو نے صرف احرام باندھا ہو تو وہ جب میں تجھے ایک بدلا اور اگر تو نے صرف حج کا احرام باندھا ہو
 تو وہی تجھے بدلا دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا -
 محمدؐ قال اخبرنا ابوحنیفہ قال حدثنا محمد بن النکد عن ابي قتادة
 قال خرجت في رمط من اهلحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في القوم الا محمد
 بن عمرو فبعت بعانة فأتيت ابنه بنی فوكتها وحملت عن سوطي فقلت لهم

سَبِيلُهُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ تَرْجُمَةُ صَلَاتِ بْنِ جَعْفَرٍ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ سَيِّدِ الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسَاطِيهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ
 اُمِّهِ تَرْجُمَةُ عَنْ حَرَمِ بْنِ سَوَادٍ عَنْ قَبِيلِ كُرَيْشٍ قَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 كَيْفِ بْنِ نَبِيٍّ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 تَوْحِيدِ بْنِ نَبِيٍّ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 اَوْ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَسْعُودُ بْنُ الْعَدْنِ
 قَرِيبُ بَنِي نَجْرٍ وَهُوَ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ خَالَتِهِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَدْيِ إِذَا
 سَأَلَ فِي الطَّرِيقِ كَيْفَ يَسْمَعُ بِهِ قَالَتْ أَكَلَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ تَرْكِهِ لِلْبَيْعِ وَقَالَ أَبُو
 حَنِيفَةَ فَإِنْ كَانَ وَاجِبًا فَاصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانُهُ وَإِنْ كَانَ نَطَوُّعًا فَاصْنَعْ
 بِهِ عَلَى الْفَقْرِ فَإِنْ كَانَ ذَلِكَ فِي مَكَانٍ لَا يُؤَحِّدُ فِيهِ الْفَقْرَ أَوْ كَانَتْ حُرَّةٌ وَغَيْرُكَ فِي
 دِمِهِ فَصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَصْنَعْ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ
 فَعَلَيْكَ مَكَانٌ مَا أَكَلْتَ وَإِنْ شِئْتَ صَنَعْتَ بِهِ مَا أَحْبَبْتَ وَعَلَيْكَ مَكَانُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهَذَا نَكُنْ تَرْجُمَةُ عَنْ حَرَمِ بْنِ سَوَادٍ عَنْ قَبِيلِ كُرَيْشٍ قَالُوا كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 مَرْثِيَةِ قَرِيبِ بَنِي نَجْرٍ وَهُوَ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ كَرِهْنَا أَنْ نَكُونُ نَجَسٌ مِنْ جَنْبِ
 اسكے سے واسطہ نذرانہ امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر قربانی واجب ہو تو کر تو ساتھ اس کے
 جو چاہے اور واجب ہی تجھے بدلہ اس کا اور اگر قربانی نفل ہو تو اس کو فقیر و یتیم خیرات کر اور اگر قربانی
 ایسی جگہ ہلاک ہونے لگے کہ وہاں فقیر موجود نہ ہوں تو اس کو دیکھ کر اور زناک جو تا اس کا اس کے
 خمن میں یعنی جو جگہ اس کے بارے میں اس کو نہنگ کر اس کی گردن پر چھاپا لگا یہ چوڑے در
 میان مہدی کے اور درمیان لوگوں کے اس کو کہا دین یعنی فقیر و نکو اس کے کمانے سے منع
 نذر اور اگر تو اس کے کچھ کہا دے تو وجہ تجھے بدلہ اس کا کہ تو نے کہا یا اور اگر تو چاہے تو کر ساتھ
 اس کو جو تجھے کو خوش لگے اور وجہ تجھے بدلہ اس کا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں ف
 فقہ میں لکھا ہے کہ مہدی دو قسم ہے وجب اور نفل مہدی وجب مہدی قرآن کی ہے اور مہدی نفل
 کی اور مہدی جنابات کی اور مہدی نذر اور احصار کی اور مہدی نفل اور مستہ اور قرآن اور قربانی سے

ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ایک گمرون کی اجرت لے کر سواگ کہتا ہے اور امام ابو حنیفہ کہتے
 ہیں کہ جو کوئی نوں میں سے ایک گمرون کی اجرت لینی لے وہ ہے اور اس طرح جو کوئی عمرہ کر کے پہر جاوے
 اس سے ہی اجرت لینی ہر گز وہ سب اور جو کوئی دھان رہتا ہو یا مجاور ہو تو اسے اجرت لینی درست
 ہے امام محمد نے کہا کہ اگر کسی کو چھ مہینے میں محمد ﷺ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا
 عبد اللہ بن اسحاق بن ابی اسحاق عن عبد اللہ بن عمر عن النبی ﷺ قال حدثنا
 وسلم اللہ قال ان اللہ حبہ سئل عن رجل باعها واكل منها قال محمد ﷺ
 ناخذ لا ينبغي ان يساع الا رض فاما اليمين فلا بأس به ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت
 ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مکہ حرام کیا سو حرام ہے اس کے گمرون کا بیچنا اور ان کا مول کہنا
 امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم یثیہ ہیں کہ نہیں لائق ہے بیچنا زمین کے کا لیکن حسین گمربانا
 درست ہے باب الايمان ايمان کا بیان محمد ﷺ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا
 عبد اللہ بن ابو حنیفہ قال سمعت ابا الدرداء عن صاحب رسول اللہ ﷺ علیہ
 وسلم يقول مبينا انك اريد رسول اللہ ﷺ علیہ وآلہ وسلم قال يا ابا الدرداء
 من شهد ان لا اله الا الله واقر رسول اللہ ﷺ وحبت له الجنة قال قلت له وان
 رقى وان سرق فسكت عني ثم ساء ساعته ثم قال من شهد ان لا اله الا الله
 واقر رسول اللہ ﷺ وحبت له الجنة قلت وان رقى وان سرق قال وان رقى وان سرق
 وان رقى وان سرق اقر رسول اللہ ﷺ فقال انظر الى اصبع ابي الدرداء السبابة في يوفى
 بها الى ان تبت ترجمہ ابو درودار سے روایت ہے کہ اس کی حالت میں کہ میں حضرت کے پیچھے سوار رہتا
 تو حضرت نے فرمایا کہ اے ابوالدرداء کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ خدا کے سوا کوئی لائق شہد
 کے نہیں اور میں خدا کا رسول ہوں تو وہ جب ہو جاتی ہے اس کو ایسے بہشت یعنی وہ بہشت میں
 ضرور داخل ہو گا میں نے آپ سے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے سو آپ مجھ کو چپ رہی ہر ایک
 کٹری چلے پہر فرمایا کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ نہیں لائق شہد کے کوئی سوا خدا کے
 اور میں اور خدا کا رسول ہوں تو اس کے لیے بہشت واجب ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اگرچہ زنا کرے اور
 چوری کرے حضرت نے فرمایا کہ اگرچہ زنا کرے اور چوری کرے اگرچہ خاک میں ملو ناگ ابوالدرداء کا۔

ر راوی نے کہا، سو کو یا کہ میں دیکھتا ہوں ابوہریرہ کی شہادت کی اذکر کی کہ اس نے اپنے مال کے
 طرف اشارہ کرنے سے محمد ﷺ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد الرحمن بن
 ابو الخار عن طائوس قال قال جابر بن عبد الرحمن ان ابا عبد الرحمن بن ابي
 الدین یسیر فون اخلاقنا ویفحقن ابونا اکفار سم قال لا قال ان ایت ہو کای
 الذین یتکادون من الشران ویتعهدون علینا بالکفر یتسبحون ویتکلمون انکافهم
 قال لا کفیف اذ قال لا حتی جعلوا مع الله شریکاً معنی منی قال حاوئ کای
 انظر الی صبیح ابن عمر وهو یحرق کما ترجمہ طائوس سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن عمر کے پاس آیا
 سو اس نے کہا کہ اسے ابوعبدالرحمن (یہ کنیت ہے ابن عمر) بے باطل تو کہ یہ لوگ جو ہمارے فضل و جبر
 میں اور ہمارے دروازہ کہہ رہے ہیں کیا یہ وہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں اس نے کہا بے باطل تو کہ
 یہ لوگ کہ قرآن میں تاویل کرتے ہیں اور ہمارے کفر کی گواہی دیتے ہیں اور ہمارے دشمن حلال
 جانتے ہیں کیا یہ کافر ہیں ابن عمر نے کہا نہیں یہاں تک کہ خدا کے ساتھ دوسرا شریک ٹھہرا دین
 پس کس طرح ہے جبکہ ان نے کہا نہیں طائوس نے کہا جیسے کہ میں ابن عمر کی اذکر کی کہ وہ دیکھتا ہوں
 اور وہ سکولہ سے محمد ﷺ قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا عبد الرحمن بن ابي
 عن ابن بکر بن ابی اسلمی عن ابيه قال کما جئک ساعید بن رسول الله صلى الله عليه وسلم
 فقال اذهبوا بنا نعوذ جارتنا هذا الکھودی قال فانتیاء فقال کیف انت وکیف
 فسأله ثم قال یا فلان ایتهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فتنظر الرجل الی
 ابيه وكان عند رأسه فلم یرد عليه شیئاً فسکت فقال یا فلان ایتهد ان لا اله
 الا الله وانی رسول الله فتنظر الرجل الی ابيه فلم یرد علیه شیئاً فسکت ثم قال یا فلان ایتهد
 ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال له انی ایتهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله
 فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ایتهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال رسول الله
 صلی اللہ علیہ وسلم ایتهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ایتهد ان لا اله الا الله وانی رسول الله
 ترجمہ یہ ہے کہ جب حضرت کے پاس تھے حضرت نے فرمایا کیا تم کو یہ کہہ کر کہ میں نبی ہوں یا نبی ہوں کہ تم کو یہ کہہ کر کہ میں نبی ہوں
 آئے سو حضرت نے فرمایا کیا یہاں سے تیرا اور کیا ہے سو آپ نے اس سے پوچھا ہے فرمایا اسے غلام نے
 بیٹھا دس یہودی کو کہا کہ گواہی دو کہ اس کی خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کو نہیں اور میں خدا

کا رسول بنی اس زانو پاکہ طرف کیا وہ اسکے سر پاس بیٹھا تھا اس کے باپ نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا سو وہ
 چپ رہا پھر حضرت نے فرمایا اسے فلائے گواہی دے اہلی کہ خدا کے سوا سے کوئی لائق عبادت کے نہیں
 اور میں خدا کا رسول ہوں سو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا سو اس نے اس سے کہا کہ یہ کام نہ کی سو وہ
 چپ رہا پھر فرمایا اسے فلائے گواہی دے اہلی کہ خدا کے سوا کوئی لائق عبادت کے نہیں اور میں
 خدا کا رسول ہوں سو اس کے باپ نے اوسکو کہا کہ اوسکے لیے گواہی دے کہ اس نے کہا کہ گواہی دیتا
 ہوں میں اسکی گواہی کہ کوئی لائق بندگی کے نہیں اور آپ خدا کے رسول ہیں سو حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شکریہ اوس خدا کا کہ میرے سب سے ایک جان اکے از اولی امام محمد نے
 کہا کہ اسی کو ہم یسعیہ میں کہ یہودی اور نصرانی اور مجوسی کی پیادیں ہیں کہ چہ ڈرنہ میں محمد
 قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ سُلَيْمٍ الْجَدَلِيُّ عَنْ كَانِي بْنِ شُعْبَةَ الْكَلْبِيِّ
 قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ اِلَيْهِمْ مِنَ الْخَطَّابِ ثُمَّ قَالَ اَرَايْتُمْ قَوْلَهُ سَارِعُوا اِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ
 وَجَنَّةٍ فِيهَا السَّمُوتُ وَالْاَرْضُ فَاِنْ النَّارُ قَالَ عُمَرُ لَا هِيَ اَلْحَبَابُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 وَكَلَّمَ اَحِبُّوْهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ مَنِّي هُمْ قَبِيْهَانِي فَقَالَ عُمَرُ اَرَايْتُمْ التَّهَارُ اِذَا جَاءَ الْكَلْبِيُّ يَمْكُو
 السَّمُوتَ وَالْاَرْضَ قَالَ بَلَى قَالَ فَاِنْ الْكَلْبِيُّ قَالَ حَيْثُ شَاءَ اللهُ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ
 وَالَّذِي نَفْسُكَ بِيَدِهِ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ عُمَرُ وَالنَّارُ حَيْثُ شَاءَ اللهُ اِنَّهَا لَفِي كِتَابِ
 اللهِ الْمَزْكُورِ كَمَا قُلْتَ تَرَحُّمَةُ طَارِقُ بْنُ شِهَابٍ رَوَى عَنْهُ أَنَّ اَبِيَّ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
 اَيَا اور کہا کہ بھلا بتلا تو کہ خدا نے فرمایا کہ عابدی کہ طرف مغفرت کی اپنے رب اور نبوت کی کہ چہ را
 اور سار بار آسمانوں اور زمین کے ہے پس درخ کمان ہے عمر نے اصحاب سے کہا کہ اوسکو جواب دو
 انکو اس باب میں کوئی چیز یاد نہ تھی عمر نے کہا کہ بھلا بتلا تو کہ جب ان چہ بتا ہے تو کیا آسمانوں اور
 زمین کو روشنی ہی پر نہیں کرتا اور اس نے کہا کیوں نہیں؟ انہما میں ات کسان سے اوس نے
 کہا کہ جبکہ اللہ چاہے یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی کہ اوسکو اللہ میں تیری جان ہے احوال
 المؤمنین نے فرمایا کہ گواہی دے کہ اس جگہ ہے عیدان اللہ چاہے کہ وہ بیشک اللہ کی کتاب اللہ ہی
 میں ہے چاہے کہ نہ ہے کہا محمد قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيْفَةَ قَالَ سَمِعْنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

کی اور اپنی لڑائی کو کہ بکریوں میں تھی اور سبکی صحبت کی کہ اسکی نگہبانی کرے سو وہ اسکی نگہبانی
 کرتے تھے اور اسکی طرف وکیت تھے جبکہ بکریوں میں آتے یہاں تک کہ وہ بکری خوب موٹی اور فربہ ہو کر
 سوا یک دن وہ آیا اور اسکو بکریوں سے گم پایا سو اسنے اس لڑائی سے اسکا حال پوچھا اور اسنے
 کہا کہ وہ بکری ضائع ہو گئی سو اسنے اسکے منہ پر ایک طمانچہ مارا سو جب اسکا غصہ دور ہوا
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاسبان آیا اور آپ کو اس قصے سے خبر دی اور اسنے کہا کہ نہ قادر ہوا میں اپنی
 جان پر اسکے طمانچہ مارنے سے یعنی بیچ اختیار ہو گیا تھا سو یہ معاملہ حضرت پر دشوار گذرا اور فرمایا
 شاید کہ وہ ایسا نڈار ہے اسنے کہا یا رسول اللہ وہ سیاحتی حضرت لے فرمایا اسکو لے آ سو جب اسکو
 لایا تو حضرت اسنے فرمایا کہ کیا تو یا نڈار ہے اسنے کہا ہاں فرمایا خدا کا نام ہے اسنے کہا
 آسمان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کون ہوں اسنے کہا آپ خدا کے رسول ہیں حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ایسا نڈار ہے عبداللہ بن مروان نے کہا کہ وہ آزاد ہے یا حضرت یا رب
 الشفاعة شفاعت کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفة عن حماد بن ابراہیم
 قال سالتہ عن قول اللہ ربما یؤذ الذین کفروا لکنا مسلمین قال یعذب اللہ
 قوماً ممن کان یعبدہ ولا یعبد غیرہ وقوماً ممن کان یعبد غیرہ ثم جمعہم
 فی النار فیعذب الذین کانوا یعبدون غیر اللہ الذین کانوا یعبدونہ فبقولہ علیہ السلام
 لا نعبد الاکبر انما اعننت عنکم عبادتکم ایاہ وقد عذبتموہم معاً فی اذن الرب
 تبارک وتعالی اللہ علیہ والہین فلیستفیعون فلا یستفیع فی النار احدٌ ممن کان
 یعبدہ الا اخذہ حتی یتطاول للشفاعة انہ لیس لعیبادتہ الا ولی قال فیقول ربما
 یؤذ الذین کفروا لکنا مسلمین ترجمہ حماد بن مروان نے کہا میں نے ابراہیم سے آیت ربما یؤذ
 الذین کفروا کی تفسیر پوچھی یعنی اکثر اوقات آرزو کریں کہ جو لوگ کہ کافر ہوئے کہ کاش جوتے مسلمان
 ابراہیم نے کہا کہ خدا عذاب کرے گا ایک قوم کو اور لوگوں میں سے کہ فقط اسی کی عبادت
 کرتے تھے اسکی سوا کسی کی عبادت نہ کرتے تھے اور عذاب کرے گا ایک قوم کو اور لوگوں میں سے
 کہ خدا تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرتے تھے پھر جمع کرے گا انکو آگ میں پس عذاب دے گا
 وہ لوگ کہ غیر اللہ کی عبادت کرتے تھے اور لوگوں کو کہ خدا کی عبادت کرتے تھے سو کہیں کہیں کہ ہم

تو اسو سطر عذاب ہوا کہ ہم نے خدا کے سوا کسی اور کی عبادت کی سو نہ دفع کیا تم سے تمہاری عبادت کرنے
 نے خدا کو کج اور سقر عذاب کیجئے تم ساتھ ہمارے سوا عبادت دیگا اللہ تعالیٰ واسطر فرشتوں کے
 اور پیغمبروں کے سو شفاعت کریں سو نہ باقی رہیگا آگ میں کوئی جو اس کے عبادت کرتا تھا
 مگر کہ اس کو نکال دیا گیا تھا کہ گروں دراز کریگا شیطان واسطر پہلی عبادت اپنی کے
 کہا پس کہ یگا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن حماد عن ربعی بن حراش العنبر
 عن حذیفۃ ابن الیمان قال بدخل الجنة قوم من تنبیین قد امتحنتهم النار ثم رجمہ
 حذیفۃ سے روایت ہے کہ وہ داخل ہوئے بہشت میں کچھ لوگ بہن ڈالا انہوں نے بیٹھے آگ سے لڑھکے
 بہشت میں داخل کیے جویں محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن سلمۃ بن بکر مہمل عن
 ابی الزمرۃ عن عبد اللہ بن مسعود قال لعذب اللہ قومًا من اهل الايمان بدنوهم
 ثم خرجهم لشفاعة محمدؐ صلى الله عليه واله وسلم حتى لا ينجي في النار الا من
 ذكر الله ماسلككم في سقر قالوا لانه من المصلين ولما نك نطعم المسكين وكنتنا
 نخوم مع الغائين وكنا نكذب يوم الدين حتى انما اليعزین فماتت نفوسهم شفاعۃ
 للشافعين ترجمہ ابی زمر سے روایت ہے کہ عذاب اللہ نے کیا کہ عذاب کر دیا ابی قوم کو
 اہل ایمان پر کہ بے گناہوں انہی کے بہر لگا لیا کہ اسانہ شفاعت محمدؐ کے یہاں تاک کہ یہیگا
 ورنہ میں مگر جبکہ اللہ نے نہ کیا کہ کس چیز نے تم کو دوزخ میں ڈالا وہ بولے ہم نہ تھے نماز پڑھتے اور
 نہ تھے کھاتے محتاج کو بلور ہم تھے بات میں نہ تھے ساتھ دوسروں والوں کے اور ہم تھے جہلاتے بہت
 کے دن کو یہاں تاک کہ اسونچو ہم بہر بات میں نہ تھے بہر کام میں نہ آویگی انکو سفارش سفارش
 کرنے والوں کی محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفۃ عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید
 الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من کذب علی متعمدا
 فلیتوبوا مقعدہ من النار قال وسالتہ عن ہذی الایۃ ومن اللیل فمعد بہ
 ما فکۃ لک عسی ان یتبتک ربک مقامًا محمودا قال المقام المحمود الشفاعۃ قال
 یعذب اللہ قومًا من اهل الايمان بدنوهم ثم یرحمہم لشفاعة محمدؐ صلی
 اللہ علیہ وسلم فیؤتایہم نعمًا ایقال لہ الحيوان فیعکس لون فیہ غسل الثغائیر

عالمی قریب

ثَوْدُ خَلَوْنَ لَكِنَّهُ قَدِ امْتَنَ لِحَقِّكَ لَمْ يَكُنْ اِلَّا اَنْتَ فَيَكُنْ هَبْ ذَلِكْ اِلَيْنَا مَعَكُمْ هَبْ
 قَالَ اَعْبَدْنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ شَدَاوِيْنِ عَمْرِو بْنِ الرَّحْمَنِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمِثْلِ ذَلِكِ
 ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب چھوٹ بے بس ہو چکا ہو تو پھر چاہے کہ بناوٹ کا بنا دے اور غرض
 اور میں نے اس کو اس آیت سے پوچھا اور کچھ رات جاگتا رہا تو سنا کہ وہ نے کہا کہ وہ زیادتی و جس کی جتنی بات
 تیرے غرض سے کہ انہوں نے جو کچھ خدا پر ہے تمام میں اس نے کہا کہ تمام محمود و مراد و شفاعت تمام
 عذاب کر گیا خدا ایک قوم کو اہل ایمان سے بدل گیا ہوں ان کے کہ پہلے کا ایسا اور ان کو ساتھ شفاعت حضرت
 محمد کے ساتھ ایک ہزار میں بنا لیا جو سے گا کہ اس کو اب حیات کہتے ہیں سو اس میں بناوٹ کے ماننے والے
 شفاعت کی یہ وہی ہے جو ان کے بہت میں لوگ اور ان کا نام جہنمی کہتے ہیں ہر ایک کے لیے شفاعت اس کے
 سو خدا اور ان کا یہ نام دور کر دے گا امام محمد نے کہا کہ شداوین عبد الرحمن سے بھی اس طرح روایت
 آئی ہے۔ **مُحَمَّدٌ قَالَ لَعْبَدَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ زَيْنِدِ بْنِ مَهْمَبٍ الدَّيْلَمِيِّ**
 يُقَالُ لَهُ الْفَقِيرُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ الشَّفَاعَةِ فَقَالَ يَعْلَمُ
 اللَّهُ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الْأَنْسَارِ لَمْ يَخْرُجُوا مِنْ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 قُلْتُ فَأَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنْهَا وَلَهُمْ عَذَابٌ
 مُقِيمٌ فَقَالَ رِاهِدِي فِي الَّذِينَ كَفَرُوا أَقْدَامًا قَبْلَهُمَا تَرْجُمُهُ يَزِيدُ فَقِيرٌ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي
 جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ شَفَاعَتِ كَامِلٍ بُوچَا اَوْسُ كَمَا خُذَا عَذَابَ كَرِيحًا كَمَا قَوْمُ كَوَاطِلِ اِيَانِ
 مِّنْ بَنِي كَالِ اِيَا كُو سَا تَهْ شَفَاعَتِ حَضْرَتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْسِي كَمَا هِيَ كَمَا هِيَ اَيْتِ كَارَا
 كَرِيحِي كَلْنِي كَلْدُوزِي سِي اَوْرِ مِيْنِ ه كَلْنِي دَالِي اَوْسِ مِيْنِ سِي اَوْرِ دُطْلُو كِي عَذَابِ سِي سِي
 رَمِيْزِ اَلَا سَوَا اَوْسِي مَجْهِي كَمَا كِي اِي اَوْنِ اَرَا كُونِ كِي حِنِ مِيْنِ كُو كَا فَرِي سِي اَوْسِ سِي سِي كِي اَيْتِ
 بَرْه **بَابُ التَّحْدِيثِ بِالْقَدْرِ قَدْرِي كَيْسِي كَمَا بَيَانُ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو**
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَأَلَهُ سَوَاقُهُ بْنُ مَالِكٍ بْنُ جَسْتَمٍ اَلَمْ يَخْرُجْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَعْبَدْنَا
عَنْ عَمْرٍو سَا هَذِهِ الْعَا مَنَا هَذَا اَنَّمْ لَلَا كِي فَقَالَ لَلَا كِي قَالَ اَخْبَرَنَا عَنْ زَيْنِدِ بْنِ مَهْمَبٍ
حُفَيْتَا لَهْ فِي تَنِي اَلْعَمَلِ فِي تَنِي تَدَجَرْتُ بِهِ اَلْاَقْدَامُ وَتَبَيَّنَتْ بِهِ اَلْاَقْدَامُ فِي تَنِي

فَتَجَبْنَا لِقَوْلِهِمْ صَدَقْتَ فَأَنْصَرِفَتْ وَتَحْنُ نَدَاهُ إِذْ قَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلَمْ يَكُنْ عَلَى الْوَحْلِ فَيَسِّرْ نَافِي أَوَّهَ فَمَا نَدَرِي أَيْنَ تَوَجَّهَ وَلَا رَأْيًا مِنْهُ شَيْئًا فَذَكَرْنَا
ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذَا جَبْرِئِيلُ أَتَاكُمْ لِيُخْبِرَكُمْ بِمَعْلَمٍ
دِينِكُمْ مَا أَتَانِي صُورَةٌ قَطُّ إِلَّا وَأَنَا أَعْرِضُ عَنْهَا قَبْلَ هَذِهِ الصُّورَةِ مَرَحْمَةُ أَبِي بَكْرٍ
روایت ہو کہ جس حالت میں کہ ہم حضرت محمدؐ کے صحابین بیٹھے تھے کہ ناگاہ میں نے ابن عمرؓ کو مسجد کی ایک
طرف میں بیٹھے دیکھا سو میں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ کیا تو چاہتا ہے کہ ابن عمرؓ پاس آؤں اور اس سے
نقدیر کا سلسلہ پرچے اوس شخص کو کہتا ہوں کہ جو پڑھنا شک کہ بول میں ہی اُس سے پوچھوں
کہ میں زیادہ فریق ہوں اور سنا انجی سے سو ہم اوس کے پاس آئے اور اس کے پاس بیٹھے سو میں نے
اس سے کہا کہ اے اباعبدالرحمن ہم ایک قوم میں کہ ان زمینوں میں بہرے میں سوا اکثر اوقات
ہم ایک شہر میں جلتے ہیں کہ اس میں کچھ لوگ ہوتے ہیں کہتے ہیں کہ نقدیر نہیں ابن عمرؓ نے کہا کہ
ہو بخیر اے انکو یہ بات کہ میں نے بغیر اس ہوں اور اگر میں مددگار پاؤں قرادوں سے جدا کر دوں ہر
مے حدیث بیان کرنے لگے کہ کہ جس حالت میں کہ ہم کچھ اصحاب میں حضرت کے پاس بیٹھے تھے
کہ ناگاہ ایک خوبصورت جوان آیا عمدہ بال پاک بواوہ سپر سفید کپڑے تھے سوا اوس نے کہا کہ سلام
ہو آپ کو یا حضرت سلام ہو کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی دیا
پھر اوس نے کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو سو نزدیک ہوا ایک بار
نزدیک ہوا یادو بار نزدیک ہوا پھر آپ کی تعظیم کو کٹرا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے قریب
ہوؤں حضرت نے فرمایا نزدیک ہو سو نزدیک ہوا ایک بار نزدیک ہوا یادو بار نزدیک ہوا پھر
کی تعظیم کو کٹرا ہوا پھر کہا کہ یا حضرت کیا میں آپ سے قریب ہوؤں آپ نے فرمایا قریب ہو یا ایک بیٹھا
اور اپنے دونوں طرف حضرت کے زانو سے ملائے پھر کہا کہ مجھ کو ایمان کی حقیقت بتلایے کہ کیا
ہے حضرت نے فرمایا ایمان دل سے ماننا ہے اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور
اسکی پیغمبروں کو اور بچنے دین کو یعنی قیامت کو اور نقدیر کو پہلی ہو یا دوسری اللہ کے طہات سے
ہے اوس نے کہا کہ میں نے سچ کہا اعلان سے کہا کہ آپ مجھ پر سلام کے اہول بتلایے وہ کیا ہیں حضرت
نے فرمایا نماز کا اچھی طرح پڑھنا اور زکوٰۃ کا دینا اور نہینے رمضان کا روزہ رکھنا اور خالص

کیسے کاج کرنا اور جہالت سے نہانا اور اس کی تمام نیچ کی باسوختی تعجب کیا اور اس کو مقبول سے کہ آپ نے یہ
 کیا جیسے کہ وہ جانتا ہے پیر اور سن ہے کہا کہ آپ مجھ کو احسان اور انعام کی حقیقت بتدایا ہے وہ کیا ہے
 حضرت نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو امسکی ایسی عبادت کر سکو جیسے اس کو دیکھ رہا ہے سو اگر اس طرح کا کوئی
 تعجب سے نہ ہو سکے تو یوں جان کہ وہی تجھ کو دیکھتا ہے اور یہ کہ اس نے یہ سچ کہا ہے کہ سو ہم نے اس کو اس قدر
 سے تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا ہے کہ یہ سچ ہے کہ براہ راست پیر اور سن نہا کہ آپ نے مجھ کو قیامت کا حال بتلایا ہے
 کہ کسب ہر گئی حضرت نے فرمایا خدا بابرہہ والا پوچھتے وہ کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے
 کے نہ جانتے ہیں میں اور تم دونوں برابر ہیں اور اس نے کہا اس نے سچ کہا ہے اس کے اس قول سے
 تعجب کیا کہ آپ نے سچ کہا سو وہ پیر اور ہم اس کو دیکھتے ہیں کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے
 پیر اور سو ہم اس کے سچے سچے سو ہم نہیں جانتے کہ کہاں آیا اور نہ سمجھ سکتے اور اس کے کوئی چیز نہیں
 سو ہم نے یہ بات حضرت سے سنا کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے کہ یہ سچ ہے
 کہ وہ کہیں کسی صورت میں میرے پاس نہیں آیا اگر کہ میں اس کے پیچھے ہوں پہلے اس صورت کے
 اس حدیث کو ام لا حدیث کہتمو ہین یعنی سب یوں کیا خبر ہے ہو سکتا کہ جو مطالب اور حدیثوں
 میں ہیں وہ سب اس حدیث میں مجمل موجود ہیں اور ایمان تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی کو فرمایا یعنی
 خدا کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب عیب اور نقصان کو پاک ہے اور سب خوبیوں سے موصوف ہے اس کو
 سنا کو کئی لائق عبادت کو نہیں اور فرشتوں کو یوں اعتقاد کرے کہ وہ فری خدا کے بندے
 ہیں رنگ برنگ صورت بدلنے پر قادر ہیں گناہوں سے پاک ہیں نہ مرد ہیں نہ عورت خدا کے حکم کو
 سارو عالم کا انتظام کرتے ہیں اور کتا یوں کا یوں اعتقاد کرے کہ خدا کا قدیم کلام ہے جو ان میں سے
 سوچ ہے اور پیغمبران کا یوں اعتقاد کرے کہ وہ سب خلق سے افضل اور پاک لوگ ہیں خدا نے ان کو
 اپنی کمال رحمت سے اویسوں کی طرف بھیجا کہ ایک اہل تبارین انکا دین اور دنیا سنو اور ان کو
 قسم قسم کے معجزات دیو کہ انکی ہستی میں کوئی عاقل آدمی نہا کہ وہ سب گناہوں سے پاک
 ہیں صغیرے ہوں یا کبیرے نبوت کے پہلے ہی اور پیچھے ہی اور یہی مذہب ٹھیک ہے اور قیامت
 کا یوں اعتقاد کرے کہ بعد موت کے قیامت تک بہشت اور دوزخ کی داخل ہونے تک جو حضرت
 نے فرمایا سوچ ہے یعنی قبر کا عذاب اور صر کا سو گنا اور مردوں کا جہنم اور حساب کتاب اور عمل

کا بدل لے لیا اور ترازو میں عمل کا ثمن اور مضبوط اور حوض کو فرما دیا اور بخت پر سب خبریں حق
 ہیں ان میں کچھ شک نہیں اور تقدیر کا لین دین اختیار کر لیتے کہ جو عالم میں ملے اور ہوتا ہے اور ہو گا
 سب ملے یا رہے سب تقدیر سے ہی بد و نیک اور سب خوش و غم کے نہ کوئی تپا بیل نہ بوند ٹپکے لیکن باوجود اس
 آدمی کے کہ بتاتا اختیار دیا ہے کہ اس کو سب سے آدمی غرضت پائندست ثواب یا عذاب کے لائق ہو تقدیر
 کا اتفاق و سب طرحی عمل چاہے زیادہ گفتگو کرنی ہمیں بخت اور گمراہی ہے اس طرح عقل ہماری میں
 اتنی ایمان طاقت ہے کہ کارخانہ خدا کے ہمید سمجھے اس طرح حضرت تقدیر کی محبت سے منع
 فرمایا یہ ایمان غفلت سے ہے **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَنْبَرْنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَهْلِ التَّحْمِي عَنْ**
أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْحَاجِيَةِ إِذْ قَالَ فَيُخَلِّصُهُمُ اللَّهُ
يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ قِيْلُ مِنْ تِلْكَ الْقُرُوسِ مَا يَقُولُ أَيْدِي
الْمُؤْمِنِينَ قَالُوا يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَقَالَ بَكَرَكَ اللَّهُ
أَعَدُّ مِنْ رَبِّ يُضِلُّ أَحَدًا مَبْلُوكٌ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ كَذَبْتَ بَلِ اللَّهُ أَضَلُّكَ وَ
اللَّهُ لَوْ كَانَتْ لَكَ لَحْزَنَةٌ مَعْنَقُكَ تَرْجِمُكَ إِلَى الْعَالِيَةِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَبْرٍ عَنْ أَبِي جَبْرٍ
 عمر خطبہ پڑھتے تھے جاہلیہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں کہ اچانک اوس نے اپنے خطبہ میں کہا کہ مقرر
 خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے سو یہ دیکھ کے اُن عالموں میں کہ
 ایک عالم نے کہا کہ امیر المؤمنین کیا کہتا ہے لوگوں کا کہتا ہے کہ خدا گمراہ کرتا ہے جس کو چاہتا
 ہے اور راہ دکھاتا ہے جس کو چاہتا ہے اوس پر ہادی نے کہا کہ عمر پھر کیا اللہ زیادہ عادل ہے اس
 سے کہ کسی کو گمراہ کرے یعنی خدا کسی کو گمراہ نہیں کرتا لوگ خود بخود گمراہ ہوتے ہیں سو یہ بات انکی
 حضرت عمر کو پہنچی عمر نے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا علیہ خدا ہی نے جس کو گمراہ کیا ہے اور اگر تیرا اہم
 نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارتا **عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ خَلَّيْنَا يَزِيدُ بْنُ**
عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَزْرَاقِي وَفَلَسَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ تَكُونُ النُّطْفَةُ
فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُونُ عَظْمًا أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَكُونُ مَضْغَةً أَرْبَعِينَ
يَوْمًا ثُمَّ يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ رَبِّ أَذْكَرُ أَوْ أُنْثَى فَيَقُولُ أَوْ سَعِيدٌ وَمَا رَزَقَهُ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخَذَ الشَّقِيُّ مَنْ يَشَاءُ يَكُونُ لِلَّهِ السَّعِيدُ مَنْ يُعْطَى بَعِيرٌ تَرْجِمُكَ إِلَى الْعَالِيَةِ رَوَيْتُ عَنْ أَبِي جَبْرٍ

سے روایت ہے کہ آدمی کا لطفہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جم رہتا ہے پھر چالیس دن لہو کی ٹپکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن گشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر اوسکا وجود پیدا ہوتا ہے سو فرشتہ کہتا ہے کہ لے رب کیا یہ مرد ہوگا یا عورت بد بخت ہوگا یا نیک بخت اور اوسکی روزی گنتی ہے یعنی مختار ہوگا یا مالدار امام محمد نے کہا ہے کہ ہم لیتے ہیں کہ بد بخت دو زنی وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بد بخت ہوا اور نیک بخت بد بختی وہ ہے جس نے غیرے نصیحت بکڑی ف احمد بن حنبلہ و معلوم ہوا کہ تقدیر حق ہے اور نیک بخت ہونا اور بد بخت ہونا مقدر ہو چکا ہے **باب مَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اخْرَاجَ امْرَأَتِهِ مِنَ الْاَزْوَاجِ** **مِنْ التَّرَدُّجِ** آزاد مرد کو کتنی عورتیں نکاح کرنی درست ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَيْبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْجَدَلِيُّ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ عَنْهُ قَالَ قَالَ اللَّهُ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ اَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ قَالَ كَانَ يَقُولُ فَاَنْتُمْ مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مُتَنَفِّثًا وَذَلِجَ قَالَ اَحِلَّ لَكُمْ اَرْبَعٌ وَحَرَّمَ عَلَيْكُمْ اَمَّا هُنَّ فَاَنْتُمْ اَلَا يَتَرَوْنَ عَلَيَّ سُرَّتِي** اس آیت کی تفسیر میں کہ حرام ہوئیں تم پر نکاح بنید میں عورتیں مگر جبکہ مالک ہو جاوین تمہارے ہاتھ کہتا ہے کہتے کہ نکاح کرو جو نکاح خوش آوین عورتوں سے دو دو تین تین چار چار حضرت علی کے کمال ہوئیں نکاح چار عورتیں اور حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں آخر آیت تک کہ حرام ہوئیں تم پر نکاح بنید میں عورتیں مگر جبکہ مالک ہو جاوین تمہارے ہاتھ پیچھے چار عورتوں کے یعنی آزاد عورتیں چار سو زیادہ درست نہیں لیکن اگر چار کے بعد نوٹڈی کا مالک ہو تو درست ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَهْلِيمَ قَالَ اِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ اَلْاِمَةَ عَلَى الْحَدِّ فَنِكَاحُهُ اَلْاِمَةُ فَاسِدٌ وَاِذَا نَكَحَ الرَّجُلُ اَلْاِمَةَ اَمْسَكْتُهَا جَمِيعًا وَنَقِصْتُ الْحَدَّ لِكُنْهٍ وَكَذَا اِمَةٌ لِكَلَّةٍ** **قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ ابُو حَنِيفَةَ** ترجمہ حاد و مروی ہے کہ اگر براہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد آزاد عورت پر نوٹڈی سے نکاح کرے نوٹڈی کا نکاح فاسد اور جب نوٹڈی پر آزاد عورت سے نکاح کرے نوٹڈی کو رکھے اور تقسیم کرے وہ اس طرح آزاد عورت کے دو راہیں اور واسطے نوٹڈی کے ایک رات امام محمد نے کہا اس کی کوئی لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ **قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرْنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَهْلِيمَ قَالَ**

ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابن ہشیم قال ابا یعلیٰ للعبد ان یتسوی تحت ذل ھذین ھذین
 الا علی ان یرجھم او ما ملکک انما ھم فلیکست لہ یرجھہ لا یمات ھذین قال محمد
 ویہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ میں نے یہ دو بے غلام
 کو یہ کہ لوٹدی کہ جس پر یہ آیت پڑی مگر اپنی بیوی پر یا اوپر کہ اس کا ہاتھ مالتا ہے تو سوزاوسکی
 بیوی ہے اور نہ ہاتھ کی ملک امام محمد نے کہا کہ اس کی وہ میت میں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا۔
محمد قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابن ہشیم قال قال العبد اذا تزوج مولاه
 فالطلاق یبطل العبد واذا تزوج العبد یغیر اذن مولاه فالطلاق یبطل مولاه فان
 یأخذ من المکدۃ ما اخذت من عنیدہ قال محمد ویہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس غلام کے حق میں جبکہ نکاح کرے اس کو مالک اس کا نکاح
 طلاق غلام کے ہاتھ میں ہے اور جب کہ بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو طلاق اس کی
 مالک کے ہاتھ میں ہے اور لیوے عورت سو جو لیا اور نے غلام اس کے سے امام محمد نے کہا کہ اس کی
 ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار
 عن ابن ہشیم قال اذا تزوج العبد یغیر اذن مولاه فیکاحہ فاسید وان اذن لہ بعد
 ما تزوج فیکاحہ ثابت قال محمد ویہ ناخذ وانما یعنی بقولہ ان اذن لہ بعد
 ما تزوج یقول ان اجاز ما صنع فهو جائز وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وروایت
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی غلام بدون اجازت اپنے مالک کے نکاح کرے تو اس کا نکاح جائز
 ہے اور اگر نکاح ہونے کے بعد مالک اجازت دی تو اس کا نکاح ثابت ہے امام محمد نے کہا کہ اسی
 کو ہم لیتے ہیں کہ اگر نکاح ہونے کے بعد اس کا مالک نکاح طائر کرے تو جائز ہے اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الرجل یرزوج ام ولد اگر کوئی اپنی ام ولد لوٹدی کو کسی سے
 نکاح کرے تو اس کا کیا حکم ہے **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابن ہشیم
 قال ولد ام ولد یزنی علی سیدھا اذ ولد لہا وہی ام ولد یسئل لہا قال
 محمد ویہ ناخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر ام
 ولد اپنی مالک کے سوا کسی اور سے بچہ جنم لے لے تو وہ بچہ نجس ہے ام ولد

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَجِدُهَا مُتَّحِدَةً وَمَتَادُ بَرَصَاءَ قَالَ هِيَ امْرَأَةٌ
 أَنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنِّي أَمْسَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَالْخُدْ وَلَاحُ الْطَّلَاقِ بَيِّنَةٌ تَرْجِمُهُ إِبْرَاهِيمُ
 رَوَيْتُ هَذَا مِنْ رِوَايَةِ مَنْ كُنْتُ فِي عَمْرٍاءَ كَرَسَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ
 نَعَى كَمَا كَرِهَ أَوْ سَكُو عَمْرٍاءَ أَذْكَرَ بَابِهِ تَوَطَّلَاقِ دِيُونِ وَأَوْ جَابِ تَوَرَّكِبِهِ أَمَامَهُ مُحَمَّدٌ نَعَى كَمَا كَرِهَ أَوْ سَكُو كَوْرِي
 بَيْنَ سَوَاسِطِ طَلَاقِ أَوْ سَكُو بَابِهِ مِنْ بَابِ مَا تَهَيَّجُ عَنْهُ مِنَ التَّزْوِينِ وَاسْتِغْنَاؤِ الْبِكْرِ
 مَمْنَعِ نِكَاحٍ أَوْ كَوْرِي عَمْرٍاءَ أَجَازَتْ لِيَزْكَرَ بَيَانُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ
 حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ نُصَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
 أَنَا رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَزَوَّجُ فَلَا نَبِيَّ فَنَجَاهُ عَنْهَا ثُمَّ أَنَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَجَاهُ
 ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدَّ أَمْرُكَ وَلَوْ دُرَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حَسَنَاءَ
 عَائِشَةَ إِنِّي مَكَاتِرٌ بِكُمْ أَلَمْ أَحْذَرُ أَنْ السَّقَطَ يَطْلُ حَبْطِيَاءُ يُقَالُ لَهُ أَمْخَلُ لِحَيْتَةٍ نَقُولُ
 لَأَحْشَى يَدْخُلُ أَبَوَايَ تَرْجِمُهُ أَيْكَ مَوْتَانِي هُوَ هَيْتُ بَرَكَةِ أَيْكَ مَوْجُودَةٍ كَيْسَ أَيْكَ أَوْ عَرْضَ كَيْ
 كَيْ حَضَرَتْ كَيْسَ مِنْ فُلَانِي عَمْرٍاءَ نِكَاحُ كَرُونِ سَوْنَعِ كَيْ حَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كَمَا كَرِهَ أَوْ سَكُو
 اس سَوْبَرِ وَهْ تَيْنَ بَارِ حَضَرَتْ كُوْبَاسَ أَيْكَ حَضَرَتْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَى كَمَا كَرِهَ أَوْ سَكُو
 الْمَرْغِيَّةِ وَالْمَرْغِيَّةِ فَرَمَا كَيْ سَيَاهُ عَمْرٍاءَ هَيْتُ بَرَكَةِ أَيْكَ مَوْتَانِي هُوَ هَيْتُ بَرَكَةِ أَيْكَ مَوْجُودَةٍ
 عَمْرٍاءَ كَيْ بَاخِجِ مَوْنِ زِيَادَتِي جَابِ تَوَرَّكِبِهِ سَامَةِ مَتَادُ بَرَصَاءَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ
 كَيْ بَاخِجِ مَوْنِ زِيَادَتِي جَابِ تَوَرَّكِبِهِ سَامَةِ مَتَادُ بَرَصَاءَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ
 دَخَلَ نَسِينِ مَوْنِ زِيَادَتِي جَابِ تَوَرَّكِبِهِ سَامَةِ مَتَادُ بَرَصَاءَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَأَمْلِكُ أَلَيْكَ رَحْمَتِي نَسَامَ وَرَضَاهَا سَكُونُهَا وَ
 قَالَ وَهِيَ أَعْلَمُ بِنَفْسِهَا لَعَلَّ بِهَا عَيْتًا لَا يَسْتَطِيعُ لَهَا الرِّجَالُ مَعَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهِ تَأْخُذُ أَلَا تَرَى أَنَّ لَأَمْلِكُ أَلَيْكَ رَحْمَتِي نَسَامَ وَرَضَاهَا سَكُونُهَا وَ
 وَغَيْرُهُ وَرَضَاهَا سَكُونُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَرْجِمُهُ
 حَمَّادٌ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ رِوَايَةِ مَنْ كُنْتُ فِي عَمْرٍاءَ كَرَسَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ
 لِيَحْمَدَ أَوْ رَمَانَدِي أَيْ كَيْ بَاخِجِ مَوْنِ زِيَادَتِي جَابِ تَوَرَّكِبِهِ سَامَةِ مَتَادُ بَرَصَاءَ أَوْ سَكُو كَوْرِي بِأَوْ مِزْيَافِي إِلَى بَابِ إِبْرَاهِيمَ

اس میں روئے سپ بوجہ اس کے بوجہ اس کے طاقوت نہ کہہ امام محمد نے
 کہا کہ اس کی بوجہ لینے میں کیا دشواری ہوگی کہ نہ نکاح کیا جاسکے اور یہی بالکل مگر مانتہ اجازت اسکی
 کہ نہ دو سکا باب اسکا کل اس کے یا کوئی غیر اسے نہ ساندی اسکی سکوت اسکا نہ اور یہی
 قرآن ہے ہم بہ حنیفہ کا قایم من ندرج و لکہ تفریض لہا صد اٹھا حٹے مات اگر کوئی
 روئی کوئی نہ اسے اور عورت کے لیے نہ مقرر کیا یہاں تک کہ وہ مر جائے محمد قال اخبرنا
 ابو حنیفہ عن جریر بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن مسعود ان رجلاً اتاہ نسالة
 عن رجل ندرج امرأة و لم یفرض لہا صد اٹھا حٹے مات قال ما بلغنی
 فی ہذا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شیئ قال قل فیہا یدریک قال
 ادعی لہا الصد اق کامیلاً ولہا المیراث و علیہا العدة فقال رجل من جلسائہ
 قضیت الذی تجلست بہ یقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی بدوع بنت
 و اشق الا شجعیۃ قال فقیر عبد اللہ بن مسعود فرجۃ ما فرج قبلہا من لہا موافقۃ
 رأیہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال محمد و بہ ناخذ لا یحب المیراث
 ما لعلہ حٹے یکن قبل ذلک صد اٹھی وہو قول ابی حنیفہ قال محمد و التجل
 الذی قال لعبد اللہ بن مسعود ما قال معقل بن یسار الا شجعی و کان من اھلکاب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترجمہ ابوہم سے روایت ہے کہ ایک مرد ابن مسعود پاس آیا اور
 اس سے ایک مرد کا حکم پوچھا کہ اس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کیلے مہر مقرر نہ کیا
 اور نہ اس سے صحبت کی یہاں تک کہ مر گیا ابن مسعود نے کہا کہ مجھ کو اس باب میں حضرت کے کوئی
 چیز نہیں پہنچی اس نے کہا کہ تو اپنے قیاس سے اسکا حکم کہ ابن مسعود نے کہا کہ میری را
 میں اس عورت کے لیے پورا مہر ہے اور اسکے لیے میراث ہے اور ہر عدت ہے سو ایک مرد نے
 ان کے ہم نشینوں سے کہا کہ تم یہ اس ذات کی کہ اسکے ساتھ تم کی جاتی ہے حکم کیا تو نے ساتھ
 حکم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ آپ نے بدوع بنت داؤد کے عقین کیا سو خوش ہوا
 عبد اللہ بن مسعود خوش ہونا کہ اس سے پہلے کہی یہی خوش نہ ہوا تھا واسطے موافق ہونے
 اسے اسکی کے حضرت کچھ دیر تک امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں کہ ہمیں وہ جب سے

اور عدت میں بیٹھ کر پہلے اس کے مہر بیٹھے اور اگر پہلے مہر ہو تو تو میراث اور عدت اس سے پہلے
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس مرد نے کہ عبد البر بن شحوہ سے کہنا تھا کہ عدت میں بیٹھ کر
 علیہ وسلم نے اس طرح حکم کیا وہ معتل بن یسار بن اور وہ حضرت کے اصحاب میں سے تھے **باب**
مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةً فِي عِدَّتِهَا كَتَمَ كَلِمَتَهَا اگر کوئی عدت میں کسی عورت کے نکاح کرے پھر اس کے
 طلاق دیوے تو اس کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ عَدْرَجَةَ**
أَبْرَاهِيمَ فِي الرَّحْلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فِي عِدَّتِهَا كَتَمَ كَلِمَتَهَا قَالُوا لَقَعَ عَلَيْهَا طَلَقُهَا
إِنْ قَدْ فَتَاهَا لَمْ يُجْلِدْ وَلَمْ يُلَا عَن قَالِ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
 ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کے حق میں کہ عدت میں کسی عورت کے نکاح کرے پھر اس کو طلاق دیوے
 ابراہیم نے کہا کہ اس کی طلاق باطل ہے پر وقوع نہیں ہوتا اور اگر اس کو حرام کا کسی کی ناحقیت
 لگاوے تو نہ کوڑا مارا جاوے اور نہ لعان کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اس کو سب کو ہم لیتے ہیں اور
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَمْعَانَ بْنِ عَدْرَجَةَ**
فِي امْرَأَةٍ تَزَوَّجَتْ فِي عِدَّتِهَا قَوْلَهُ إِنَّ ادْعَاهُ الْأَوَّلَ فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ نَفَاهُ الْأَوَّلُ
فَادْعَاهُ الْآخِرُ فَهُوَ لَدُنْهُ وَإِنْ شَكَا فِيهِ فَهُوَ وَلَدُهُمَا يَرْثُهُمَا دَرِيَّتُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَلَسْنَا نَلْجُذُ بِهَذَا وَبِكُنَا نَرَى إِذْ كَلِمَتُهَا تَزَوَّجَهَا غَيْرُهُ فِي عِدَّتِهَا فَدَخَلَ بِهَا
وَأِنْ جَاءَتْ بِوَلَدٍ مَا يَبِيْهُمَا وَبَيْنَ سَتَتَيْنِ مُنْذُ دَخَلَ بِهَا الْآخِرُ فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ
وَإِنْ كَانَ لَا كُفْرَ مِنْ سَتَتَيْنِ فَهُوَ ابْنُ الْآخِرِ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ خَوْفًا مِنْ
 ذَلِكِ فِي الطَّلَاقِ الْبَائِنِ أَيْضًا ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک شخص کے حق میں کہ اپنی عدت
 میں نکاح کی جاوے اور بچہ جنے اگر پہلا خاوند اس کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور
 اگر پہلا خاوند اس سے انکار کرے اور دوسرا اس کا دعویٰ کرے تو وہ اس کا لڑکا ہے اور اگر اس
 میں دونوں شک کریں تو وہ دونوں کا بیٹا ہے وہ دونوں کا وارث ہوگا اور وہ دونوں اس کے
 وارث ہونگے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے و لیکن ہمارے رکاب ہے کہ یہاں اس کو
 طلاق دیوے اور کوئی غیر عدت میں اس سے نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے سو اگر وہ بچہ
 لاوے تو ہم میں دوسرے سے ہوتی ہے کہ صحبت کی سادہ اس کے بچے خاوند نے تو پہلے خاوند کا

میں ہے اور اگر دوسرے کچھ بچے آویں تو
 بَابُ مِنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اَلَا اَرَأَيْتُمْ كَيْفَ
 اَلَا تَقَالُ فِي الْمَرْأَةِ الْمُكَرَّوْغَةِ نَدْبَةً تَرَى
 مِنْهُ يَمَاسُخِلُ مِنْ قَوْمِهَا وَلَسْتَ تَدْرِي مَا يَخْتَلِ
 عَلَيْهِ مُسْتَقَلَّةٌ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا الْكَهْدَانُ رَأَاهُ
 اَنَا نَقُولُ تَسْكُلُ عَلَيْهَا مِنَ الْاَوَّلِ وَخَلَّتْ
 اِسْتَكْمَالُهَا عَلَيْهِ الْاَوَّلُ وَتَسْكُلُ اَخْبَرَنِي
 نے کہا اس عورت کے حقیقین کہ عدت میں انکی کچھ آہٹیں ہوتی ہیں
 اور درمیان تکلیف خاوند کے اور رخصت ہونے تک وہ
 کی شہرگاہ خفیف اٹھاتا اور اس کے ہاتھ پاؤں کی تھکن
 علیہ عدت پیشے پر نکلتی ہے اور اگر وہ عورت
 مگر ہم کہتے ہیں کہ پہلے خاوند کی عدت رہے
 کہ چھٹنے دن گذرین انکے سو گئی عدت سے پہلے ان کو دونوں کی عاترا
 میں شمار کرے پہلی کی عدت میں بچہ نہ ہو کی وجہ سے اگر وہ دل بیکار کی حد تک
 اور دوسری کی عدت کا ابتدا۔ وجہ دوسری عدت سے اقامت عدت نہ ہو۔
 قَالَ الْخَبِيرُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعْدٍ رَوَى عَنْ اَبِيهِ رَوَى عَنْ اَبِيهِ رَوَى عَنْ اَبِيهِ
 عَلَيْهِ فَرَعِي كَذَلِكَ كَانَ قَدْ وَجَدَ قَدْرَ اَلِشَّيْءِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا
 نَاخِلٌ وَهُوَ تَفْسِيرُ قَوْلِهَا اَلَا تَرَى حَسْبَ الْاَمْرِ شَيْءٌ وَهَذَا
 کہا کہ جب ایک عدت دوسری عدت میں نہ آئے ہو تو عدت میں نہ آئے ہو تو وہ ایک ہی عدت
 ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران کا امام محمد نے کہا کہ ہم نے یہ
 اور یہ تفسیر ہے قول ہمارے کہ پہلی عدت میں بَابُ رَاَى اَلَا اَدْخِلَتِ الْمَرْءَانِ اَكْلًا
 وَاحِدَةً مِنْهُمَا عَلٰى زَوْجٍ مَا اسْتَبَاحَا حَبِيبٌ وَفَلَّ كَبِيرٌ بَيْنَ رَحْمَتَيْنِ بَرَّ اَبِي رَوْنُ مِّنْ
 اپنے صاحب کے خاوند پر نوازا کہ کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ الْخَبِيرُ اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ

اَنْ يَمْسَكَ بِكَ الْمُسْلِمُونَ تَحْتًا دُونَ النِّسَاءِ اَهْلُ الذَّمِّ لَمَّا لَحِقَ بِهِمْ وَكَفَّرَ بِذَلِكَ فَتَنَةً لِلنِّسَاءِ
 الْمُسْلِمِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنْ لَا تَزْنِ حَرَامًا وَكَأَنَّكَ تَرَى اَنْ تَحْتَاطَ عَلَيْهِمْ نِسَاءُ الْمُسْلِمِينَ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ تَرْجَمَهُ ابراهيم سے روایت ہو کہ عذابیہ بن الیمان نے مدائن میں یہودی عورت
 سے زنا کیا یہ عورت حضرت عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ اسکی راہ چوڑی ہو سوحنہ نے اسکی طرف لکھا کہ
 ایسا حرام ہے اور میرا نہیں سو عمرؓ نے اسکی طرف لکھا کہ میں قسم دیتا ہوں تجھے کہ یہ کہ نہ رکھو خط میرا
 یہاں تک کہ یہ چوڑے ہو اور اسکی پس تحقیق میں خوف کرتا ہوں کہ یہودی کہ یہ تیری مسلمان اور
 اختیار نہ میں عورتیں ہیں نہ کہ واسطے خود بصورتی انکی کے اور کا کہ یہاں کا ساتھ اسکو فتنہ و سطر
 عورتوں مسلمانوں کے امام محمدؓ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں کہ اون کو نکاح کرنا حرام نہیں لیکن
 ہماری را یہ ہے کہ مسلمانوں کی عورتیں اور اختیار کی جاویں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا
 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنًا عَنْ اَبِي هَانِئٍ قَالَ لَا يَحْصِنُ
 الْمُسْلِمُ بِالْيَهُودِيَّةِ وَلَا بِالنَّصْرَانِيَّةِ وَلَا يَحْصِنُ إِلَّا بِالْحُرَّةِ الْمَسْلُومَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ تَرْجَمَهُ حماد سے روایت ہو کہ ابراهيم نے کہا کہ نہیں
 محسن ہوتا مسلمان ساتھ یہودی عورت کے اور نہ ساتھ نصرانی کے اور نہیں محسن ہوتا اگر ساتھ
 آزاد عورت کے کہ مسلمان ہو امام محمدؓ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔
 يَأْكُلُ مَنْ تَزَوَّجَ فَالْتَمِزْكَ اِنَّكَ اسْكَمَ اَلْكُرْكُي كَفَرِيَّاتٍ مِنْ نِكَاحٍ كَرِهَ بَرِّسْلَانُ هُوَ
 جَابِئٌ نَوَاسِكَا كَمَا حَكَمَ بِهِ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنًا عَنْ اَبِي هَانِئٍ
 فِي الْيَهُودِيَّةِ تَزَوَّجَ فِي الشَّرِّ وَلَيْدٌ حُلٌّ بِامْرَاَتِهِ ثُمَّ اسْلَمَ بَعْدَ ذَلِكَ فَتَزَوَّجَ اِنَّهُ لَا يُرْجَمُ
 حَتَّى يَحْصِنَ بِامْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَبِيبَةَ تَرْجَمَهُ ابراهيم
 سے روایت ہو اس کو حق میں کہ نکاح کرے کفر کی حالت میں اور صحبت کرے اپنی عورت سے
 پہر بعد اس کے مسلمان ہووے پہر نہ کرے کہ اسکو سنگسار نہ کیا جاوے یہاں تک کہ محسن ہو
 ساتھ عورت مسلمان کے امام محمدؓ نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہؒ کا۔
 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنًا عَنْ اَبِي هَانِئٍ قَالَ اِذَا كَانَ يَهُودِيَّيْنِ
 اَوْ نَصْرَانِيَّيْنِ فَاسْلَمَ الرَّوْحُ فَمَا عَلَيَا بِنَا حَتَّى اسْلَمَتِ الْمَرْأَةُ اَوْ لَمْ تَسْلَمْ فَاِذَا اسْلَمَتِ

اِبْرَاهِيْمُ فِي الرَّجُلِ يَزْنِي بِكَامَةٍ ثُمَّ دَخَلَ بِهَا رَجُلًا فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ
 فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَكَانَ لَهَا ثَلَاثُ بَنَاتٍ
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةُ نَاخِدٍ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ إِلَى رُومٍ وَبِهِدَا اسْرَدُ
 حَمِيْنٍ كَرُوْنِي بِمَوْلَاكَ كَرِيْمٍ اَوْ سَكُوْا اِيْكَانَ طَلَقٌ دِيُوْمِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ
 صَحْبَتِ كَرِيْمٍ اَوْ سَكُوْا اِيْكَانَ طَلَقٌ دِيُوْمِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ
 وَطَلَقَانِ دِيُوْمِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ
 اِمَامُ مُحَمَّدٌ لَمْ يَكُنْ اَسِيْوْمُ لِيْتَمِيْنِ اَوْ رِيْ قَوْلُ اِمَامِ الْوُضِيْفَةِ كَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخِيْرًا اَبْرَاهِيْمُ
 عَنْ حَسَنِ اِبْرَاهِيْمٍ اِذَا طَلَقَ اَلْحَاكِمَةُ حَتَّى فَاَتَاَتِيْنِ بِتَطْلِيْقَتَيْنِ وَعَدَّتْهَا كَحِصَانِ
 اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَيْضٌ فَتَمْرٌ وَنِصْفٌ لَهَا حِلٌّ لَهَا حَتَّى تَكُنْ رُجْعًا غَيْرَةً
 اِنْ طَلَقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَنَهُ فَهِيَ حُرَّةٌ بَاَنْتَ مِنْهُ بِثَلَاثِ حِيْنَ وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حِيْضٍ اِنْ كَانَتْ
 حَيْضٌ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ حَيْضٌ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثَ اَشْهُرٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا كَلِمَةُ نَاخِدٍ
 اَلْمَلِكَاَنِ بِالْمَرْءِ وَالْمَرْءُ بِالْمَرْءِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ ثُمَّ رَجَعَ اِبْرَاهِيْمُ إِلَى رُومٍ وَبِهِدَا اسْرَدُ
 لَوْ دِيْ كَسِيْ اَوْ دُوْ كَسِيْ مِيْنِ هُوَ اَوْ دُوْ هُوَ طَلَقٌ دِيُوْمِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ
 دُوْ طَلَقَانِ كَسِيْ اَوْ دُوْ كَسِيْ مِيْنِ هُوَ اَوْ دُوْ هُوَ طَلَقٌ دِيُوْمِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ بِرِوْاسِ كُوْخِيْ
 وَبِهِدَا اسْرَدُ اَوْ رِيْ قَوْلُ اِمَامِ الْوُضِيْفَةِ كَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخِيْرًا اَبْرَاهِيْمُ اِذَا طَلَقَ اَلْحَاكِمَةُ حَتَّى فَاَتَاَتِيْنِ بِتَطْلِيْقَتَيْنِ
 اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ فَتَمْرٌ وَنِصْفٌ لَهَا حِلٌّ لَهَا حَتَّى تَكُنْ رُجْعًا غَيْرَةً اِنْ طَلَقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَنَهُ فَهِيَ حُرَّةٌ بَاَنْتَ مِنْهُ بِثَلَاثِ حِيْنَ
 وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حِيْضٍ اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ فَتَمْرٌ وَنِصْفٌ لَهَا حِلٌّ لَهَا حَتَّى تَكُنْ رُجْعًا غَيْرَةً اِنْ طَلَقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَنَهُ فَهِيَ حُرَّةٌ
 بَاَنْتَ مِنْهُ بِثَلَاثِ حِيْنَ وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حِيْضٍ اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ فَتَمْرٌ وَنِصْفٌ لَهَا حِلٌّ لَهَا حَتَّى تَكُنْ رُجْعًا غَيْرَةً
 اِنْ طَلَقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَنَهُ فَهِيَ حُرَّةٌ بَاَنْتَ مِنْهُ بِثَلَاثِ حِيْنَ وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حِيْضٍ اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ فَتَمْرٌ وَنِصْفٌ لَهَا حِلٌّ
 لَهَا حَتَّى تَكُنْ رُجْعًا غَيْرَةً اِنْ طَلَقَ الْعَبْدُ اِمْرَاَنَهُ فَهِيَ حُرَّةٌ بَاَنْتَ مِنْهُ بِثَلَاثِ حِيْنَ وَعَدَّتْهَا ثَلَاثَ حِيْضٍ اِنْ كَانَتْ حَيْضٌ

کیا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن رجل عن عمار بن الخطاب أنه قال لا تسفح
 فروج ذوات الأخصاب إلا من ألاك فاء قال محمدؐ ويهدأ أهلك إذا تزوجت
 لك أخت غير كنود فرفعها وألها إلى الإمام فوج بينهما وهو قول أبي حنیفہ رحمہ
 حضرت عمرؓ روایت ہو کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں نہ کروں گا نہ تم کا بہن نہ جس کی عورتوں کی مگر ہم قوم سے
 یعنی جو عورت شرف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہو اس کا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمدؐ نے
 کہا کہ اسکو ہم ایسے میں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور ہکا مل اور کو حاکم کی طرف لیجاوے
 تو ہدای کیاوے در میان ان کے اور یہی قول ہے امام الوضیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ
 قال حدثنا الحكم بن زياد بن عمار عن أبي حنیفہ عن رجل عن عمار بن الخطاب أنه قال لا تسفح
 فروج ذوات الأخصاب إلا من ألاك فاء قال محمدؐ ويهدأ أهلك إذا تزوجت
 لك أخت غير كنود فرفعها وألها إلى الإمام فوج بينهما وهو قول أبي حنیفہ رحمہ
 حضرت عمرؓ روایت ہو کہ انہوں نے کہا کہ البتہ میں نہ کروں گا نہ تم کا بہن نہ جس کی عورتوں کی مگر ہم قوم سے
 یعنی جو عورت شرف قوم اور اعلیٰ خاندان کی ہو اس کا نکاح ہم قوم میں سے کیا جاوے امام محمدؐ نے
 کہا کہ اسکو ہم ایسے میں کہ جب نکاح کرے عورت غیر قوم سے اور ہکا مل اور کو حاکم کی طرف لیجاوے
 تو ہدای کیاوے در میان ان کے اور یہی قول ہے امام الوضیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ

روایت ہے اور عمرؓ کے حق میں کہ اپنا خاوند کم کرے ابراہیمؓ کہا کہ جو بچی بکھوہہ چیز نہ کر کہ کیا لوگوں نے
 چار برس لینے لوگ کہتے ہیں کہ چار برس انتظار کرے پھر اس کا بعد اس کو اور خاوند سے نکاح کرنا درست
 ہے اور انتظار کرنا میرے نزدیک بہت بہتر ہے امام محمدؓ نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا اور اس طرح روایت جو بچی بہادر حضرت علیؓ سے کہا وہ نہ بچ فرمایا اس عورت کے حق میں کہ اس کا
 خاوند غائب ہو جاوے کہ وہ ایک عورت سے مبتلا کی گئی سو چاہیے کہ صبر کرے یہاں تک کہ اس کو اس کی
 موت یا طلاق کی خبر آوے **باب** الْغُرْلُ مَا يُصْعِقُهُ مِنْ إِثْيَانِ اللَّيْلِ غُرْلٌ كَابِيَانٍ اور
 عورتوں سے کہ چیزیں جماع کرنا منع ہے **ف** غرل اس کو کہتے ہیں کہ مرد عورت سے جماع کرے جب
 منی نکلے لگے تو اپنے ذکر کو عورت کی شرمگاہ سے باہر نکال کر انزال کرے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ لَا تَغْرُلُ عَنِ الْحَذَّةِ إِلَّا يَأْذِيهَا وَأَمَّا الْأَمَةُ
فَاتَّعِلْ عَنْهَا أَكَلًا تَأْخُذُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ نَأْكَانَتِ الْأَمَةُ دَوَّجَةً لَكَ فَلَا
تَغْرُلُ عَنْهَا إِلَّا يَأْذِنُ مَوْلَاهَا وَلَا تَسْتَأْهِمُ الْأَمَةُ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ عورتوں سے کہ سمیع بن سعید نے کہا کہ آزاد عورت سے صحبت کر کے باہر انزال نہ کر گھر اس کی
 اجازت سے وائیکن تجھ کو لوٹدی سے صحبت کر کے باہر انزال کرنا درست ہے اور اس کی اجازت مانگنے
 کی کو صاحبہ نہیں امام محمدؓ نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور تیری بیوی لوٹدی ہو تو باہر انزال نہ کر
 اس سے گھر اس کے مالک کی اجازت سے اور لوٹدی سے کسی چیز کی اجازت نہ مانگی جاوے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّكَ سَأَلْتَ
الْغُرْلَ فَقَالَ لَوْ أَخَذَ اللَّهُ عَنْ تَحْلٍ مَيْثَاقَ شَيْءٍ فِي صَدْرٍ تَحْلٍ فَصَبَّحَ عَلَى صَفَاءٍ
أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا الشَّيْءَ الَّذِي أَخَذَ مِنْهَا فَهَافَانٌ شَيْءٌ فَاعْرَلْ وَإِنْ شَيْءٌ فَدَعُ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ دَهُوَ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیمؓ سے روایت ہے کہ کسی نے عبد اللہؓ سے
 ... بن سعیدؓ غرل کر کے حکم پوچھا اس نے کہا کہ اگر خدا نے کسی روح کا حمد کسی مرد کی بیٹی
 میں لیا ہے اور وہ اس کو پتھر پر پہاؤ تو خدا اس سے وہ روح پیدا کرے گا جس سے اس نے حمد لیا
 سو اگر تو غرل کر اور اگر چاہے تو چوڑ دے امام محمدؓ نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** لینے جتنی روحوں کا پیدا

کہ خوف نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ
 عَنْ إِبْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِنِّي كَاتِبٌ عَلَى بَطْنِ الْمَرْءِ حَتَّى أَقْضَى شَهْوَتِي وَهِيَ حَالِيٌّ تَرْجُمُهُ
 حَمَادٌ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ يَرْجُمُهُ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ يَرْجُمُهُ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ
 كَرُونَ إِحْصَالُ مِنْ كَرَاهٍ حَالِيٌّ بِبَابٍ مَا يَكْرَهُ مِنْ طَلْعِ الْأَخْنَيْنِ الْأَمْتَيْنِ وَتَحْيِي ذَلِكَ
 اس چیز کا بیان کہ مردہ کو صحبت کرنی دو لوٹدیوں کے کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور ان کے غیر سے محرم
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ عَنْ إِبْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ اخْتَارَ لَوْ تَنَازَعَ
 قَوْلِي أَحَدُهُمَا فَلْيَكْسِرْ لَهُ أَنْ يَكْفَى الْخُرَى حَتَّى يَمْلِكَ فَزَجَّ الْتَى وَطَى عَيْهَ يَنْكَحِ الْأَخْيَرِ
 وَلَنْ كَانَتْ الْأَخْنَيْنِ أَحَدُهُمَا أَمْرًا فَطَوَى الْأَمَةَ مِنْهُمَا فَلْيَعْتَزِلْ أَمْرًا فَطَوَى
 تَعْتَدُ الْأَمَتَيْنِ مِائَةً قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِدَا أَكْلُهُ نَأْخُذُ إِلَّا فِي خُصْلَةٍ وَاحِدَةٍ لَا يَنْبَغِي
 لَهُ أَنْ يَكْفَى أَمْرًا إِذَا وَطَى اخْتَارَ حَتَّى يَمْلِكَ فَزَجَّ اخْتَارَ عَلَيْهِ خَيْرُهُ يَنْكَحِ أَوْ مِلَّابٍ بَعْدَ
 مَا اسْتَبْرَأَ بِخُصْمَتِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ حَمَادٌ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ يَرْجُمُهُ
 مرد کے پاس دو لوٹدیاں ہوں کہ دونوں سگی بہنیں ہوں اور وہ دونوں ایک کے ساتھ صحبت کریں
 تو نہیں جائز ہے اسکو صحبت کرنی دوسرے سے یہاں تک کہ پہلی لوٹدی کو جس سے صحبت کی ہو غیر کے
 ملک کر دے نکاح سے ہو یا اور وجہ اور اگر وہ دونوں بہنیں ہوں کہ دونوں بیچ سے ایک اسکی
 بیوی ہو اور دونوں بیچ سے لوٹدی کے ساتھ صحبت کرے تو چاہے کہ اپنی عورت سے علیحدہ رہے
 یہاں تک کہ لوٹدی اسکی باہنی سے عدت گذاری امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے
 ہیں لیکن ایک حکم میں کہ نہیں لائق ہے اسکو صحبت کرنی اپنی بیوی جبکہ صحبت کی ہو اسکی بہن
 یہاں تک کہ اسکی بہن کی شہر گاہ کسی غیر کے ملک کر دے نکاح کے ساتھ ہو یا ملک کے بعد اسکی
 کہ ایک جعفر عدت گذاری بیٹے دوسری صورت میں محض عدت گذارنا کافی نہیں بلکہ اسکی ساتھ
 یہی شرط ہے کہ اسکو غیر کے ملک کر دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ أَبِي هَيْمٍ عَنْ إِبْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَمْتَيْنِ الْأَخْنَيْنِ يَكُونَانِ عِنْدَ
 الرَّجُلِ يَكْفَى أَحَدُهُمَا أَنَّهُ يَكْفَى الْخُرَى حَتَّى يَمْلِكَ فَزَجَّ الْتَى وَطَى عَيْهَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
 يَهُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ حَمَادٌ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ يَرْجُمُهُ عُرْوَةً بِتُرْكِيٍّ كَمَا كَرِهَ

کہ آپس میں گئے نہیں ہوں اور ایک مرد کے پاس بن اور وہ ایک سے صحبت کرے ابن عثمہ کہہا کہ
یہ صحبت کرے دوسرے سے یہاں تک کہ صحبت کردہ شدہ کو غیر کے ملک کر دی امام محمد نے کہا کہ اس کی
سم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
أَبِي أَهِيْمٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَابْنَتَهَا وَاسْتَتَهُ وَأَخْتَهَا وَأَعْمَتَهَا وَأَخْلَتَهَا
وَكَانَ يَكْرَهُ مِنْ الْأَمَاءِ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْحَدَائِرِ قَالَ **محمد** وَيَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ كُلُّ قَوْمٍ كَنْ مِنْ
النِّكَاحِ فَإِنَّهُ يَكُنُ مِنْ مِلْكِ الْإِلَهِ الْأَنفِ فَصَلَاةٌ وَاحِدَةٌ يَجْمَعُ مِنْ الْأَمَاءِ مَا أَحَبَّ وَكَانَ
يَنْزَوْجُ قَوْلِي أَذْكَرَ حَدَائِرَ وَأَزْكَرَ مِنَ الْأَمَاءِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت
ہے کہ تمہے وہ مکروہ رکعتیہ کہ صحبت کرے مرد اپنی لونڈی سے اور اس کی بیٹی سے اور لونڈی سے اور اس
کی بیٹی سے یا اس کی بیوی سے یا اس کی خالہ سے اور تمہے مکروہ رکعتیہ وہ چیز کہ مکروہ ہے آزاد عورتوں کو
امام محمد نے کہا کہ اس کی سم لیتے ہیں کہ جو چیز کہ نکاح سے مکروہ ہو سولہ تہ کہ مالک ہونے سے بھی مکروہ
ہے یعنی جیسے کہ اس اثر میں اس کا بیان موجود ہے کہ لونڈی اور اس کی بہن وغیرہ کو صحبت میں منع کرنا
درست نہیں بلکہ ایک حکم میں کہ لونڈیاں جس قدر جمع کرے ورت میں اور چار سے زیادہ عورتوں
سے نکاح کرنا درست نہیں خواہ آزاد ہوں یا لونڈیاں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
الْأَمَاءُ تَبَاعٌ أَوْ تَوْهَبٌ وَلَهَا زَوْجٌ أَلَّا كَرُمَى لَوْنْدِي جَعِي جَابُوسَ يَابُغِي جَابُوسَ ابْنِ
خَالِدٍ مَوْتُوا اسکا کیا حکم ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي أَهِيْمٍ عَنْ ابْنِ
مَسْعُودٍ فِي السَّلَوكِ تَبَاعٌ وَلَهَا زَوْجٌ قَالَ يَبِيعُهَا طَلَاؤُهَا قَالَ **محمد** وَلَوْ كُنَّا نَأْخُذُ
بِهَذَا أَوْ لَوْ كُنَّا نَأْخُذُ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدٌ اشْتَرَى ثَمَرًا
بِرَبْرَةٍ فَأَعْتَقَهَا فَخَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدٌ ابْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ زَوْجَهَا أَنْ
تَخْتَارَ نَفْسَهَا فَلَوْ كَانَ يَبِيعُهَا طَلَاؤُهَا فَخَرَّهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعِيدٌ ابْنُ أَبِي ثَعْلَبَةَ زَوْجَهَا أَنْ
عَوْنٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي دَقَاقِصٍ وَحَدَّثَنَا أَنَّهُمْ لَمْ يَجْعَلُوا يَبِيعُهَا طَلَاؤُهَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے لونڈی کے حق میں کہ بچی جابوسے اور وہ خاندانی ہوا ابراہیم
نے کہا جینا اس کا طلاق اس کی ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم نہیں لیتے لیکن ہم حضرت کی حدیث
کو لیتے ہیں جبکہ عائشہ نے برہہ لونڈی خریدی اور اس کو آزاد کیا سو اس کو حضرت نے اختیار دیا کہ خواہ اپنی

خاور پارس سے یا اپنی جان کو اختیار کرے سوا اگر اسکی بیعت طلاق ہوئی تو اسکو اختیار نہ دیتے اور جو
 انکو روایت چننہ عمر سے اور علی اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور رضیفہ سے کہہ
 نے اسکی بیعت کو طلاق نہیں گردانا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنِ ابْنِ حَنَافَةَ قَالَ اُتِيَ ابْنُ ابِي طَالِبٍ بِجَارِيَةٍ لَهَا رُجْعٌ عَامِلٌ لَهُ فَكَتَبَ إِلَى صَاحِبِهَا
بَعَثَ ابْنُ جَارِيَةٍ مَشْغُولَةً قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحٌ لَا يَكُونُ بَيْعُهَا وَلَا هِيَ تَهَا طَلَاقًا
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ پیغمبر سے روایت ہے کہ مدیرہ بیچ گئے حضرت علی کو ایک لونڈی خاوند
 والی کا اسکا خاوند انکا عامل تھا سو حضرت علی نے اسکے مالک کی طرف لکھا کہ تو نے مجھکو ایسی
 لونڈی بھیجی کہ وہ مشغول ہے ساتھ بغیر کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اسکا بیچنا اور
 مدیرہ کرنا طلاق نہیں ہوتا اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعُطُوفِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ اشْتَرَى جَارِيَةً مِنْ
أَمْرَأَةٍ زَيْنَبُ التَّقْفِيَّةِ وَاشْتَرَتْ عَلَيْهِ أَنَّهَ إِنْ اسْتَعْنَى عَنْهَا فَهِيَ أَحَقُّ بِهَا بِمَنْهَا
فَلَمَّا عَمَّرَ ابْنُ الطَّارِبِ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا يَعْجِبُنِي أَنْ تَقْرَبَهَا وَلَهَا شَرْطٌ فَزَجَّ عَبْدُ
اللَّهِ قَرَدَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَاحٌ كُلُّ شَرْطٍ كَانَ فِي بَيْعٍ لَكِنَّ مِنَ الْبَيْعِ فِيهِ
مَنْعَةٌ لِلْبَايِعِ أَوْ الْمُسْتَرَى أَوْ الْجَارِيَةِ فَهُوَ يُبِيدُ الْبَيْعَ مِثْلَ هَذَا وَهُوَ قَوْلُ
ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابن مسعود نے اپنی عورت زینب سے ایک لونڈی خرید
 اور زینب نے اس پر شرط کی کہ اگر تو اس سے بے پروا ہو جاؤ تو میں زیادہ تر خدا رہوں ساتھ
 اسکے ساتھ مول اس کے کہنے اگر تجھ کو اسکی حاجت نہ رہے اور نہ کہنے تو اسکو مول نہ کر
 خریدنے کی میں زیادہ تر خدا رہوں سوا ابن مسعود کو ملا اور اس سے یہ قصہ ذکر کیا اس نے کہا کہ مجھکو
 خوش نہیں لگتا یہ کہ صحبت کرے تو اس سے اور اسکے لیے ہے اسکی شرط یعنی ہو اسکو کہ وہ بیع
 صحیح نہیں اور وہ لونڈی تیرے ملک میں نہیں آتی سو عبداللہ بن مسعود ٹپرے اور وہ لونڈی پیچیدہ
 امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں کہ جو شرط بیع میں کی جاوے اور وہ بیع میں سے نہ ہو اور اس
 میں بائع یا خریدار یا لونڈی کا نفع ہو تو وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے مثل اسکی اور یہی قول ہے امام
 ابوحنیفہ کا **بَابُ الطَّلَاقِ وَالْعِدَّةِ طَلَاقٌ** کا بیان و طلاق کے سنو لغت میں

کو لہو اور چوڑے کرہین اور شرع میں چوڑا نام و کا عورت کو قید نکاح سے اور طلاق تین قسم ہے جس سے
 اور جس کی سکو سنی ہی کہتے ہیں اور بدعی احسن یہ ہے کہ ایک طلاق دے اور عورت کو اس طہر میں
 کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اور چوڑے اسکو بیات تک گنڈ جاوے عدت اوسکی نہ پر طلاق دے
 اور نہ صحبت کرے اس سے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ نہ جماع کیا ہو نہ
 اگر عورت بدخل بہا اور غیر بدخل بہا کے لیے ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور آگے اور
 صغیر اور حاملہ کی طلاق ہی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دی جاوے اور طلاق بدعی یہ ہے کہ
 تین طلاقیں دے یا دو ایک دفعہ یا ایک طہر میں کہ نہ رجعت ہو اس میں اگر مو بدخل بہا یا طلاق
 دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں یا طلاق دے اسکو حیض میں اور وہ جب رجوع کرنا ساتھ
 اسکے اور عدت کے معنی لغت میں گننے کے ہیں اور شرع میں عدت کہترہین عورت کے تئیر نے
 کو بعد برنے خاوند کے یا بعد دوسرے نکاح کے کہ ہمیں صحبت یا خلوت واقع ہوئی ہو ایام سفر و تنک
 آزاد عورت کی عدت تین حیض ہیں اور ام و دلحب آزاد کے جائے یا اوسکا مالک مر جاوے تو اسکی
 عدت تین حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو عدت اوسکی تین مہینے ہیں اور لونڈی کی عدت و
 حیض میں ورنہ و تیرہ مہینا اور خاوند مر جاوے تو دو مہینے اور پانچ دن ہیں **مُحَمَّدٌ قَالَ**
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ
لِلشَّيْءِ نَكَحَهَا عَلَى تَحِيصٍ وَطَهَّرَهَا مِنْ حَيْضِهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا تَطْلِيقَةً مِنْ تَحِيصٍ جَمَاعٍ ثُمَّ
يَكُونُ حَاقِصٌ تَفْقِي عِدَّتِهَا فَإِنْ نَسَاءَ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طَهْرٍ تَطْلِيقَةً حَقٌّ يُطَلِّقُهَا
ثَلَاثًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَبَهُ تَالُخَذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کو سنت کو طور پر طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسکو چوڑے بیات تک
 کہ اسکو حیض آوے اور وہ اپنے حیض سے پاک ہو بہرہ اسکو ایک طلاق دیوے بدون جماع کے بہرہ
 چوڑے دیوے اسکو بیات تک گنڈ جاوے عدت اوسکی بہرہ اگر چاہے تو اسکو تین طلاقیں دے بہرہ
 طہر میں ایک طلاق دیوے بیات تک کہ اسکو تین طلاقیں دیوے امام محمد نے کہا کہ اسکو
 ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا**
حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ دَعَى حَاقِصٌ حَبِيبٌ

ذَلِكَ عَلَيْهِ فَرَجَتْ طَلَقَهَا فِي طَهْرٍ قَالَتْ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِدٌ وَلَا تَرَى أَنَّ يَطْلُقُهَا
 فِي طَهْرٍ هَذَا مِنْ لِحْيَتِهِ الَّتِي طَلَقَهَا فِيهَا وَبِهِ يَطْلُقُهَا إِذَا طَلَقْتَ مِنْ حَيْضَةٍ أُخْرَى
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ ابن عمر نے اپنی عورت کو حیض میں طلاق دی پس عیوب سمجھا گیا
 اور پھر طلاق نہ یا حیض میں سو ابن عمر نے اس سے رجوع کیا یعنی طلاق کو باطل کہے پھر اس کو
 جو روایا پھر اس کو طہر میں طلاق دی امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور نہیں دیکھتے ہم
 کہ طلاق دے او کو اس حیض کے طہر میں کہ اس میں اس کو طلاق دی تھی ولیکن جب دوسرے حیض
 سے پاک ہو تو اس وقت اس کو طلاق دیوے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَطْلُقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ فَلْيَطْلُقْهَا عِنْدَ
كُلِّ عُذْرَةٍ هَلَالٍ قَالَتْ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَانَ يُلْخَدُ أَبُو حَنِيفَةَ وَآمَنَانِي قَوْلَنَا فَطَلَا
لِلْحَامِلِ الشُّكَّةَ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً يَطْلُقُهَا عُذْرَةُ الْهَلَالِ أَوْ مَتَى شَاءَ ثُمَّ يَدْعُهَا
حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا وَكَذَلِكَ يَكْفَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَكَذَلِكَ يَكْفَى
ذَلِكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد
 اپنی عورت کو حمل میں طلاق دینی چاہے تو اس کو ہر جائز چیز سے کہ وقت طلاق دیوے امام محمد
 نے کہا کہ اسی کو ابو حنیفہ لیتے تھے لیکن ہمارے قول میں تو حاملہ کی طلاق بطور سنت کے یہ ہے کہ
 اس کو ہر جائز کی ابتدا میں ایک طلاق دیوے یا حرب چاہے پھر اس کو چوڑ دیوے یہاں تک کہ وہ بچہ
 جنے اور اس طرح رویت پہنچی سکو حسن بصری اور جابر بن عبد اللہ سے اور عبد اللہ بن مسعود کا باب
 مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَامِلٌ أَوْ كَرِهِي مَرَدًا بِنِي عَمْرٍاءَ كَوَحْلٍ فِي طَلَقٍ دِيوے تو اس کا کیا حکم
 ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَطْلُوقَةِ وَالْمُخْتَلَعَةِ**
وَالْمَوْلَى مِنْهَا إِنْ كَانَتْ حُبْلَى أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ أَنَّ لَهَا النِّفْقَةَ وَالْمَكْنَى حَتَّى تَضَعَ إِلَّا أَنَّ الشَّرْطَ
زَوْجٌ لَمْ يَخْتَلَعْ بَعْدَ الْخُلْعِ أَنَّ لَهَا نِفْقَةً لَهَا قَالَتْ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے طلاق والی اور خلع والی اور ایلا والی کی عورت کے حق میں کہ اگر حاملہ ہو
 یا غیر اس کی تو اس کے لیے نفقہ ہے اور گھر رہنے کو یہاں تک کہ بچہ جنے مگر یہ خلع والی کا حادہ
 خلع کے بعد نہ شرط کرے کہ اس کو نفقہ نہیں دینگا تو نفقہ نہیں ملے گا امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے

میں اور یہی قول جو امام ابو حنیفہ کا **باب** طلاق التجاریۃ النکحۃ لکھن فَعَلَتْهَا جِسْرُ بِلْکِی
 حیض نہ آیا اور اسکی طلاق اور عدت کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِ
 قَالَ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ لَمْ تَحْصِنَ فَتَمْتَنَنَّ بِالشَّهْوَرِ فَإِنْ حَاضَتْ قَبْلَ
 أَنْ تَنْقَضِيَ الشَّهْوَرُ لَمْ تَمْتَنَنَّ بِالشَّهْوَرِ أَعْتَدَتْ بِالْحَيْضِ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَفِيهِ تَاخُذُ **بَابُ**
 حماد روایت ہے کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب کرمی مرد اپنی عورت کو طلاق دے اور وہ چھوٹی لڑکی ہو تو
 حیض نہ آتا ہو تو چاہیے کہ مہینوں کے ساتھ عدت گزارے سو اگر اسکو حین آوے پہلے گذرے مہینوں
 کے سے تو مہینوں کے ساتھ عدت نہ بیٹھے بلکہ حیض کے ساتھ عدت گزارے امام محمد نے کہا کہ اسی کو
 ہم **لِیْتَمِیْنِ** **بَابُ** مَنْ طَلَّقَ ثُمَّ تَزَوَّجَتْ امْرَأَتُهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَيْهِ أَوْ طَلَّقَ وَكَوْنِ
 بہر او اسکی عورت دوسرے سے نکاح کرے بہر او اسکی طرف بہر او تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ بِلِسَانِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عُمَرَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنِجَانَةَ رَجُلٍ أَعْرَابِيٍّ سَأَلَ عَنْ نَجْلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقًا أَوْ تَطْلِيقًا
 ثُمَّ انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجَتْ رَجُلًا غَيْرَهُ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ مَاتَ عَنْهَا أَوْ طَلَّقَهَا ثُمَّ
 انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَادَّادَ الْأَوَّلُ أَنْ يَكْزُرَ جَعَلَ عَلَيْهِمْ عِنْدَهُ قَالَ فَقَالَ لِي اجْزِئْهُ
 ثُمَّ قَالَ مَا يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَهْدِيهِمُ الْوَاحِدَةَ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثَ
 قَالَ سَمِعْتُ مِنْ ابْنِ عُمَرَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَاسْأَلْهُ قَالَ فَلَقِيتُ
 ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ فِيهَا مِثْلُ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِدَاكَ
 يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَاسْمَانِي قَوْلَانَا هُوَ عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ طَلَاقِهَا إِذَا بَقِيَ مِنْهُ شَيْءٌ وَهُوَ قَوْلُ
 عُمَرَ وَعَلِيٍّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَوْشَيْهِ كَعَبِيٍّ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ
 رَجَحِيهِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رُوِيَ عَنْهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ
 آيَا اس حال میں کہ پوچھتا تھا اور اسکو حکم ایک مرد کا کہ اس نے اپنی عورت کو طلاق دی ایک طلاق
 یا دو طلاقین بہر او اسکی عدت گذر گئی سو اس عورت نے دوسرے خاوند سے نکاح کیا بہر اس نے اس سے
 صحبت کی بہر وہ مر گیا یا اس نے طلاق دی بہر او اسکی عدت گذر گئی اس پہلے خاوند نے اس سے نکاح
 کا ارادہ کیا کہ وہ عورت کتنی طلاقوں پر جو نہ دیکھ اور اسکو اپنے بہر کتنی طلاقوں سے حلال ٹپے گا

اگر کوئی عورت کو پہلے تین طلاقیں دیوے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابی ہشیم قال اذا طلق الرجل امراته ثلثاً مکمل ان یدخل بها جميعاً بانت یمن جميعاً وكانت حراً ما علیہ حتی یتکلم زوجا غیرہ فاذا اذق بآنت یا لاقی ودقعت الثانیة علیہ امراته قال محمدؐ ویهذا ما أخذ وهو قول ابن حنیفہ ترجمہ چارہ وروایت ہے کہ اگر ہم نے کہا حب کوئی مرد اپنی عورت کو صحبت سے پہلے تین طلاقیں لکھی دیوے یعنی کہے کہ میں نے تجھے تین طلاق دین تو وہ سب طلاقیں سے بائن ہو جاتی ہے یعنی سب طلاقیں اس پر ٹپ جاتی ہیں اور وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور جب جدی جدی اس پر طلاق دیوے تو وہ عورت پہلی طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اور دوسری طلاق اس کی عورت کے سواے اور ہر واقع ہوگی امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی وہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا باب من کل فی مخرجہ قبل ان یدخل بها اربعہ ما دخل بها اگر کوئی مرد اپنی بیاری میں صحبت سے پہلے یا چھ طلاق دیوے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابی ہشیم فی مخرجہ قبل ان یدخلها کما تہات قبل ان یتغنی علیہا انها تزنی و تعتد علیہ التوفی عنہا ذویہا قال محمدؐ ویرہ نکاحاً اذا کمل حلالاً فاما ملک الرجعة فان کان الطلاق بائناً فعلیہا من العدة اربعہ اکلکین من ثلث حیض من یوم کل فی من اربعۃ اشھر وعشر امن یدیم مات وهو قول ابن حنیفہ ترجمہ اگر ہم سے روایت ہے کہ اس بیاری کے حق میں کہ اپنی عورت کو طلاق دیکو بہر عدت گزرنے سے پہلے مرد جو اسے تو وہ عورت اس کی وارث ہوگی وہ مری جائد والی عورت کی عدت بیسے امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں جبکہ اس نے ایسی طلاق دی ہو کہ اس میں رجعت کا مالک ہو اور اگر طلاق بائن ہو تو اس کی عدت بعید تر دونوں مدتوں کی ہے تین حیض سے اس دن کے کہ طلاق دی ہو اور چار مہینے اور دس دن سے اس دن کے کہ مراد ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا دن دونوں مدتوں سے بعید تر مدت چار مہینے اور دس دن ہیں تو وہ عورت چار مہینے اور دس دن عدت میں محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابی ہشیم انہ قال

شَعْرًا أَوْ طِفْرًا غَيْرَ ذَلِكَ فَإِذَا وَضَعْتَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقُضْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَادُ بْنُ عَوْنٍ هُوَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ لَمْ يَكُنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقُضْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ
 ہر کچھ بچہ ڈالے تو اس کی عدت گزر جاتی ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوہم لیتے ہیں اور بچہ ہمارے
 نزدیک کو نہیں ہوتا یا تاں کہ نظر ہو کوئی چیز پیدا ایش اس کی سے بال سے یا ناخن وغیرہ سے اور اگر
 کوئی چیز جسے کہ اس کی پیدا ایش ظاہر ہو تو اس سے اس کی عدت نہیں گزرتی اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **بَابُ عِدَّةِ الْمُسْتَحْضَاةِ خُونِ اسْتِحْضَائِ عَوْنِ ابْنِ حَمَادٍ** قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ ابْنَ حَنِيفَةَ قَالَ
 تَعَدُّ بِأَيَّامٍ أَقْرَبَهَا قَالَ وَكَذَلِكَ إِذَا اسْتَحْضَتْ بَعْدَ مَا يُطْلَعُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَاخِذُ
 نَاخِذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ هُوَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ لَمْ يَكُنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقُضْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ
 اس حال میں کہ اس کو استحاضہ آتا ہو تو اپنے حیم کے دنوں کے ساتھ عدت گذارے اور یہی طرح اگر
 اس کو طلاق کے بعد استحاضہ آویز تو اس کا یہی حکم ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ ابْنَ حَنِيفَةَ قَالَ كَتَمْتُ**
لِلْمُسْتَحْضَاةِ إِذَا طَلَّقَتْ بِأَيَّامٍ أَقْرَبَهَا فَإِذَا اقْرَعَتْ حَلَّتْ لِلرِّجَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَاخِذُ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَادُ بْنُ عَوْنٍ هُوَ كَمَا كَرِهَ ابْنُ أَبِي حَتْمٍ لَمْ يَكُنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقُضْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ
 تو وہ اپنے حیم کے دنوں کی عدت کاٹے سو جب عدت سر فارغ ہو تو طلال ہو جاتی ہے وہ معلوم دون
 کے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ حَلَّتْ**
تُعَدُّ بِحَمْدٍ فِي الْعِدَّةِ اگر کوئی طلاق دیے بعد عدت کے اندر رجوع کر لے تو اس کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَلَّتْ نَاخِذُ حَمَادِ بْنِ عَوْنٍ أَنَّ ابْنَ حَنِيفَةَ قَالَ كَتَمْتُ
فَقَالَتْ طَلَّقْتُ رَوْحِي فَحَضَّتْ حَيْضَتَيْنِ وَدَخَلْتُ فِي الثَّلَاثَةِ حَتَّى انْقَطَعَ دَمِي وَدَخَلْتُ
مُغْتَسِلًا وَوَضَعْتُ ثَوْبِي أَنَا فِي فَقَالَ قَدْ رَأَيْتُكَ قِيلَ إِنَّ ابْنَ حَتْمٍ قَالَ لَنَا فَقَالَ عَمْرُو
لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قُلْ فِيهَا فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَاهُ اسْلُكْ بِرَجْعَتِهَا لَمْ يَكُنْ خَلْقُهُ لَمْ تَنْقُضْ بِذَلِكَ الْعِدَّةَ
بَعْدَ لَمْ يَحْلَلْ لَهَا الصَّلَاةُ قَالَ عَمْرُو أَنَا أَرَى ذَلِكَ تَرَدُّهَا عَلَى رَجْعَتِهَا وَقَالَ كَيْفَ مَسْلُوكٌ
عَلَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَعْدَ إِذَا خَلَّتْ الرَّجُلُ أَخْبَرْتُ بِخَصَّةٍ أَمَرَ أَنْ يَحْلَلَ حَتَّى تَنْقُضَ مِنْ

بعضی
 نسخہ

عَصِيَتْ بِكَ فَقَدْ حَقَّتْ عَلَيْكَ اِمْرَاتُكَ لَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ رَجْعًا خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْنِ حَبَّانٍ وَقَوْلُ اَحْمَدَ لَا اِخْتِلَافَ فِيهِ تَرْجُمَهُ عَطَا سُرُورٌ بِمَا يَكُنْ
مرد ابن عباسؓ پاسبان یا سوانجی کہما کہ میں نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دین دین میں نے اسکا کیا حکم
ہے اوس نے ابن عباسؓ سے کہہ کر تم میں سے کوئی چاہتا اور کندگی سے اکودہ ہوتا ہے پھر ہمارے
پاسبان آتا ہے چلا جا کہ نوٹنے لپنے رب کی نافرمانی کی اور مضر حرام سہوی خنجر عورت تیری نہیں حلال
ہے مجھکو یہاں کہہ دو مگر غاندے نکاح کرے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا اور عام علماء کا نہیں اختلاف ہمیں مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ح
عَنْ شَاذِلِ بْنِ اَبِي هَيْمٍ فِي النَّزْلِ يَطْلُقُ وَاحِدَةً وَهُوَ يَتَوَلَّى ثَلَاثًا اَوْ يَطْلُقُ ثَلَاثًا وَهُوَ يَتَوَلَّى رَجْعًا قَالَ
اِنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ فَعَمِلَ وَاحِدَةً وَلَكِنْ سَتِ نِسْتُهُ لَيْسَتْ بِثَلَاثٍ وَاِنْ تَكَلَّمَ بِثَلَاثٍ كَانَتْ ثَلَاثًا وَا
لَيْسَتْ نِسْتُهُ لَيْسَتْ بِثَلَاثٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا اَكْبَلُهُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْنِ حَبَّانٍ تَرْجُمَهُ اَبُو
سے رویت ہے اس مرد کے حق میں کہ ایک طلاق دیوے اور اوسکی نیت تین طلاق کی ہو یا تین طلاقیں دینے
اور اسکی نیت ایک کی ہو ابراہیم نے کہا اگر زبان سے ایک طلاق کہو تو وہ ایک ہی ہوگی اور اسکی
نیت کوئی چیز نہیں اور اگر زبان سے تین کہے تو تین ہی ہوگی اور اوسکی نیت کچھ چیز نہیں یعنی اس
زبان پر ہے نیت کا کچھ اعتبار نہیں امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
حنیفہ کا **بَابُ الرَّجْعَةِ فِي الطَّلَاقِ** طلاق میں رجوع کرنا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا
ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِي هَيْمٍ قَالَ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ اِمْرَاتَهُ طَلَقًا قَابِلًا لِّلرَّجْعَةِ
فِيهِ فَلَهَا اَنْ تُنْثَوِيَ رِجْلُهَا اَنْ يَرْجِعَهَا وَاِنْ كَانَ لَا يَمْلِكُ رِجْعَتَهَا دَامَتْ وَفِي عَمَّا زَوْجَهَا
فَلَيْسَ لَهَا اَنْ تُنْثَوِيَ وَلَا تَكْلِسُ اَلْعَصْفُ وَتَبْهَى الْخُلُ وَالْغَيْبُ اِلَّا مِنْ اَذَى قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْنِ حَبَّانٍ تَرْجُمَهُ حَادِو سُرُورٌ بِمَا يَكُنْ کہما کہ میں نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی
عورت کو طلاق دے دیوے کہ اوس میں رجوع کا مانک ہو تو جائز ہے عورت کو کہ نیت کرے اس سیدے
کہ وہ اس سے رجوع کرے اور اگر اس میں رجعت کا مانک ہو یعنی طلاق بائن ہو یا اسکا خوند نہ کیا
ہو تو نہیں جائز ہے عورت کو یہ کہ نیت کرے اور قسم کاڑنگا کپڑا نہ پہنے اور سر پر اور خوشبو نہ بچھے
مگر باری سے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ

اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا لمس الرجل امراته من شهوة في
 عذتها فتلك مراجعة واذا قبلكا فعدتھا فتلك مراجعة قال محمد بن وهب ناخذ
 وهو قول ابو حنیفہ رحمہ اللہ ترجمہ حماد سرور ہے کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب مرد اپنی عورت
 کو عدت میں شہوت سے باتہ لگا دی تو یہ رجوع ہے اور بیاہر کو عدت میں جوئے تو یہی رجوع بلکہ امام
 محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الرجل ینکح الامۃ
 طلاقا ینکح الرجعة اگر کوئی مرد نوڈی کو طلاق جہی دیوے تو ہر گاہ کیا حکم ہے **محمد بن**
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال اذا طلق الامۃ زوجها طلاقا
 ینکح الرجعة فاعقبت فعدتھا عدۃ الحرة وان كان الزوج لا ینکح الرجعة
 فعدتھا عدۃ الامۃ قال محمد بن وهب ناخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سرور ہے
 ہے کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد نوڈی کو طلاق دیوے جس میں کہ حبت کا مالک ہو پھر وہ آزاد
 کیا جوے تو اس کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے اور اگر خاوند رجعت کا مالک نہ ہو تو اس کی عدت
 نوڈی کی عدت ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب**
 الخلع خلع کا بیان **ف** خلع شرع میں کہتے ہیں مال لینے کو عورت سے مقابلہ مال نکاح کو ساتھ
 لفظ خلع کے اور اگر خاوند کس طرف سے زیادتی ہو تو مکروہ ہے خاوند کو لینا کسی چیز کا بدلے خلع کے
 اور اگر زیادتی عورت کی طرف سے ہو تو جوہر اس کو دیا ہو اس سے زیادہ لینا مکروہ ہے اور خلع امام
 ابو حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن اور امام شافعی کے نزدیک فسخ ہے پس امام ابو حنیفہ کے نزدیک
 خاوند دو طلاق کا مالک ہے اور شافعی کے نزدیک تین طلاق کا **محمد بن** قال اخبرنا ابو حنیفہ
 عن حماد بن ابراہیم قال کل طلاق احین علیہ جعل فهو بائن لا ینکح الرجعة قال
 محمد بن وهب ناخذ وهو قول ابو حنیفہ ترجمہ حماد سرور ہے کہ اگر ابراہیم نے کہا کہ جب طلاق
 پر کچھ مال لیا جاوے وہ طلاق بائن ہے اس میں حبت کا مالک نہیں امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم
 لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس کو معلوم ہوا کہ خلع طلاق بائن ہے **باب**
 العین عنین کا بیان **ف** عنین نامرادی کو کہتے ہیں **محمد بن** قال اخبرنا ابو حنیفہ
 عن حماد بن ابراہیم فی العینین اذا فترق بینه وبنی امراته فکھا طلاقا بائن

ترجمہ حامد و دوستی ہے کہ ابراہیم نے عنین کے حق میں کہا جبکہ جدائی کیجاوے در میان عورت اوسکی کہ وہ طلاق بائن ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّكَ**
عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ زَوْجَهَا لَا يَقْبَلُ إِلَيْهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ
حَوْلًا فَلَمَّا انْفَقَى الْحَوْلُ وَلَمْ يَقْبَلْ إِلَيْهَا أَخْبَرَهَا فَأُخْبِرَتْ نَفْسُهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا عُمَرُ وَجَعَلَهَا
تَطْلِيقَةً بَيْنَهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ تَوَلَّى ابْنُ حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ترجمہ حسن و دوستی ہے کہ ایک
عورت حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور انکو خبر دی کہ اوسکا خاوند اس سے صحبت نہیں کر سکتا سو عمرؓ نے اوسکو ایک
سال مہلت دی کہ وہ اس میں اپنی دوا کر اوسے اور حیل گزر گیا اور وہ اس سے صحبت نہ کر سکا تو
حضرت عمرؓ نے اس عورت کو اختیار دیا سو اوس نے اپنے تین اختیار کیا اور حضرت عمرؓ نے انکی در میان
جدائی کی اور اسکو طلاق بائن گردانا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابوصنف کا **ف** احديث من معلوم ہوا کہ جو نامرد مرد اپنی عورت سے صحبت نہ کر سکے اوسکو ایک
سال مہلت دیجاہے کہ وہ اس میں اپنی دوا کر اوسے پھر اگر سال تک اچھا نہ ہو تو انکے در میان جدائی
کیجاوے اور عورت کو اختیار ہے جس سے چاہے نکاح کرے **بَابُ الرَّجُلِ يُطْلَقُ ثُمَّ يَحْضِلُ**
اَلْكَوْىَ مَرْدًا طَلَقَ دِيُوْىَ بَعْدَ اِنْكَارِ كَرَّهَتْ اَنْ تَوَاسَكَ كَمَا يَحْكُمُ هُوَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي زَوْجَةٍ سَمِعَتْ أَنْ زَوْجَهَا طَلَقَهَا ثَلَاثًا قَالَ خُاصِمَةٌ فَإِنْ هُوَ حَلَفَ
مَا فَعَلَ اِفْتَدَتْ بِمَا لَهَا فَإِنْ أَبَى أَنْ يَقْبَلَ بِمَا لَهَا هَرَبَتْ فَإِنْ قَدَّ عَلَيْهِمَا كَرْتَانِ إِلَّا
مَعْمُورَةً مَقْمُورَةً وَتَسْتَلِ فِيهِ وَلَا تَسُوِّفُ وَلَا تُكَيِّبُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
تَوَلَّى ابْنُ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اوس عورت کے حق میں جو سنی کہ اوسکو خاوند نے اسکو
تین طلاقیں دیں ابراہیم نے کہا کہ وہ عورت اوس سے جبکڑی سو اگر وہ مرد قسم کھاوے کہ میں نے
طلاق نہیں دی تو اپنا مال بدلادیکر چوٹی سو اگر مرد مال لینے سے انکار کرے تو وہ عورت بہاگ
جاوے سو اگر وہ سپہ قاد ہو تو وہ عورت نہ آوے مگر کہ مغلوب اور جبر کی گئی اور ہتھ فاکر ہو اور نہ
زینت کرے اور نہ خوشبو لے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوصنف کا -
ف اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی طلاق دیکر انکار کرے تو وہ طلاق باطل نہیں ہوتی اور اس سے
وہ عورت اوسپر حلال نہیں ہوتی **بَابُ مَنْ طَلَّقَ لَاعِيًا اَلْكَوْىَ كَوَيْ اِهْلِي يَسْتَنِي كِي رَاة**

طلاق دیو تو اسکا یہ صوبہ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَمَاعٍ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
 ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ لَعَبُّ النِّكَاحِ وَحَيْدُهُ سَوَاءٌ كَمَا أَنَّ لَعَبُ الطَّلَاقِ وَحَيْدُهُ سَوَاءٌ قَالَ
 مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ أَرَبَعُ حُدُودٍ حَيْدٌ وَهَزْلٌ حَيْدُ الطَّلَاقِ قِ
 النِّكَاحِ وَالرَّجْعَةِ وَالْأَعْيَانِ تَرْجُمُهُ بِرُجْمٍ رَدٍّ كَمَا أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَمَا أَنَّ نِكَاحَ كُنْ يَسِيلُ فَمَنْ نَزَلَ بِرَجْمٍ صَبَّحَ طَلَقٌ كَلِيلُ
 اسکا قصہ برابر ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لینے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چار چیزیں ہیں
 کہ اسکا قصہ کہنا بھی قصہ ہے پہنی کی راہ کو کسنا بھی قصہ ہے ایک طلاق دوسری نیکاح تیسری حجب
 چوتھی آزاد کرنا وغیرہ انکے معنی مراد کہہ یا نہ رکھے واقع ہو جاتی ہے پس اگر پہنی پہنی
 میں مرد اور عورت کے درمیان نکاح ہو جاوے تو نکاح درست ہو جاتا ہے اسطرح طلاق پہنی سے
 واقع ہو جاتی ہے اسطرح جمع بھی پہنی سے ثابت ہو جاتا ہے بخلان بیہوش و نثار وغیرہ کے کہ وہ پہنی
 سے لازم نہیں ہوتی اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کہیل سے طلاق دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے اگرچہ
 دل میں اسکا قصہ نہ ہو **بَابُ الطَّلَاقِ الْبَيْتَةِ طَلَقُ تَبَةِ كَابَانَ** یعنی کہے انت طائنی العتہ
ف تبت کر منے قطع کے ہیں یعنی یہ طلاق نیکاح کو بالکل توڑ دیتی ہے پھر طلاق تبتہ امام ابو
 حنیفہ کے نزدیک طلاق بائن ہے برابر ہے کہ نیت کو ب ایک کی یاد دہی یا کچھ نیت نہ کرے اور اگر
 تین کی نیت ہو تو تین ٹپنی ہیں اور امام شافعی کے نزدیک ایک طلاق جہی ہے اور اگر نیت کرے
 ساتھ اس کے دو کی یا تین کی تو سوائق نیت کو ب **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ كَاهَنٍ فِي الْخُلَاقَةِ وَالْكَرِيَةِ وَالْبَائِنِ وَالْبَيْتَةِ إِنَّ دَوَى طَلَقًا تَهْوَسَاتُ رَى
 وَإِنْ نَوَى ثَلَاثًا فَتَكْلِفُ وَإِنْ نَوَى وَاحِدَةً فَوَاحِدَةٌ يَأْتِي وَهُوَ حَاطِبٌ فَإِنْ لَمْ يَنْوِ طَلَقًا
 فَلَيْسَ بِشَيْءٍ **قَالَ مُحَمَّدٌ** عَلَيْهِ السَّلَامُ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ ابْنُ مَسْعُودٍ
 علیہ اور بربر اور بائن اور تبتہ کے حق میں کہ اگر طلاق کی نیت کرے تو وہ طلاق ہوگی اور اگر تین
 کی نیت کرے تو تین ہوگی اور اگر ایک کی نیت کرے تو ایک بائن ہوگی اور وہ پیام کرنے والا ہے
 اور اگر طلاق کی نیت نہ کرے تو کچھ چیز نہیں ہوگی یعنی کوئی طلاق نہ ٹپے گی امام محمد نے کہا
 کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی اپنی عورت
 کو طلاق تبتہ دیوے مینہ کہے کہ میں نے تجھ کو تبت کیا اور اس سے طلاق کی نیت ہو تو طلاق پڑ جاتی ہے

اور اطلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن
 حماد بن ابی اسحاق عن ابن عمر عن ابن عباس عن عائشہ عن رسول اللہ ﷺ
 وقال قل فی رجل قال لا مراءۃ انت طالق البتۃ فقال قال فیہا عزم واحد وهو
 امک بها وقال قال علی بن ابی طالب انت طالق البتۃ فقال قال فیہا عزم واحد وهو
 قال اعزم علیہ لک الاقلت فیہا قال نعم یرى قوله انت طالق طلاقا قد حصر واد
 قوله البتۃ بدعۃ یت عند بدعۃ فان نوى ثلثا فثلث وان نوى واحدا فواحد
 بائن وهو خالف قال محمدؐ ویه ناکح وهو قول ابو حنیفۃ رحمہما اللہ
 ہے کہ عروہ بن مغیرہ مبتلا کیا گیا ساتھ اس کے بیٹے اس کی اپنی عورت کو طلاق نہ دی اور وہ کوئی
 کا حکم تھا سو اس کے کوئی آدمی شریحہ کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس مرد کے حق میں جو اپنی عورت کے
 کہے انت طالق البتۃ یعنی تمہکو نہ طلاق ہو سو شریحہ نے کہا کہ حضرت عمرؓ نے اس میں کہا کہ وہ ایک
 طلاق ہے اور وہ اس میں حجت کا مالک ہے اور شریحہ نے کہا کہ حضرت نے کہا کہ وہ تین طلاقیں میں سے
 نے کہا کہ تو ہی اس میں کچھ کہہ بیٹھے تیرے نزدیک اس کا کیا حکم ہے شریحہ نے کہا کہ شیخین اس کا حکم کہہ
 چکے ہیں عروہ نے کہا کہ میں تم کو مٹم دیتا ہوں مگر یہ کہ تو اس میں اپنی رائے بیان کرے شریحہ
 نے کہا کہ میری رائے تو یہ ہے کہ اس کی قول انت طالق میں ایک طلاق پڑتی ہے اور میں دیکھتا
 ہوں کہ اس کا نہ کسنا بدعت ہے تو بدعت کو نزدیک ٹھہرا جائے اس سے دریافت کر سوا اگر اس نے
 تین طلاق کی نیت کی ہے تو تین پڑ چکی اور اگر ایک کی نیت کی تو ایک بائن پڑے گی اور وہ نکاح
 کا پیغام کہنیا لا ہے یعنی اسکو اس عورت کو نکاح کرنا درست ہے امام محمدؐ نے کہا کہ اس کی حکم لینے
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف اس سے ہی معلوم ہوا کہ اگر طلاق نہ میں طلاق کے
 نیت ہو تو طلاق پڑے گی اور اگر طلاق کی نیت نہ ہو تو طلاق نہیں پڑے گی باب من کتب
 بطلاق امر آیت اگر کوئی اپنی عورت کو طلاق کہہ بیجے تو اس کا کیا حکم ہے محمدؐ قال
 أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد بن ابی اسحاق عن ابن عمر عن ابن عباس عن عائشہ عن رسول اللہ ﷺ
 الطلاق فقی طالق حیث کتبہ قال محمدؐ ان کان کتب الیہا اذہا اذہا اذہا اذہا
 هذا فانہ طالق لحدیثان حق بانیہا انکتابا ان کان کتب اما بعد فانہ طالق

فَعَيَّ طَالِي حِينَ كَتَبَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِفَةَ **ترجمہ** حادس روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی اپنی عورت کی طلاق لکھے اور اس کی طلاق کی نیت ہو تو اس کو طلاق پڑ جاتی ہے جس وقت کہ طلاق لکھ کر امام محمد نے کہا کہ اگر اس کی طرف لکھ کر جب یہ ایذا ہو چکے ہو تو یہ طلاق نہیں طلاق پڑتی یہاں تک کہ وہ خط اس پاس پہنچے اور یہ لکھ کہ حمد اور صلوة کے بعد حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جس وقت کہ یہ طلاق پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّحْلِ يَكْتُبُ إِلَى امْرَأَتِهِ إِذَا جَاءَتْكَ كِتَابِي هَذَا فَأَنْتِ طَالِي قَالَ فَإِنْ أَنَا هَا أَنْكِتَابُ فَعَيَّ طَالِي يَوْمَ يَأْتِيهَا وَإِنْ ضَاعَ الْكِتَابُ أَوْ مَحَى فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَإِنْ كَتَبَ أَمَّا جُعِدَ فَأَنْتِ طَالِي فَإِنَّ الطَّلَاقَ بِهِ مَكْتَبُهُ **قال محمد** ويحكم كونه نكاحاً وهو قول ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابراہیم سے روایت ہے اوس مرد کے حق میں کہ اپنی عورت کی طرف لکھی کہ جب تجھ کو میرا خط پہنچے تو تو طلاق والی ہے ابراہیم نے کہا کہ اگر وہ خط اوس کے پاس پہنچے جاوے تو جس دن اس کو وہ خط پہنچے اور جس دن اس کو طلاق پڑ گئی اور اگر وہ خط راہ میں منقطع ہو جاوے یا لکھ کر سٹا یا جاوے تو اوس کے کوئی طلاق نہیں پڑتی اور اگر یہ لکھے کہ بعد حمد و صلوة کے حال تو یہ ہے کہ تو طلاق والی ہے تو جس دن طلاق لکھی اور سید بن جابر کی امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم کہتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب طَلَاقِ الْمُبْرَسِمِ وَالْمُتَشَوِّبِ وَالْمُتَشَوِّبِ مَيُونِ** اور نشتے والہ اور سونے والی کی طلاق کا بیان **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ لَيْسَ طَلَاقُ الْمُبْرَسِمِ بِشَيْءٍ حَتَّى يُفَيْقَ **قال محمد** وَيُؤْخَذُ إِذَا كَانَ لَا يَفْقَهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **ترجمہ** حادس روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ مبرسم کی طلاق کچھ چیز نہیں یہاں تک کہ ہوشیار میں آوے امام محمد نے کہا کہ اس کو ہم کہتے ہیں کہ اگر برسام والا ہے (ایک بیماری شہور ہے) اپنی عورت کو طلاق دیوے تو طلاق نہیں پڑتی جبکہ عقل نہ رکھتا ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ طَلَاقُ الْمُتَشَوِّبِ كَمَا فِي **ترجمہ** حادس روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نشتے والی کی طلاق جائز ہے یعنی اگر نشتے والا اپنی عورت کو طلاق دیوے تو طلاق پڑ جاتی ہے **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ

اِبْرَاهِيْمَ فَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَلَا تَسْكُوْهُنَّ فَيَرَا اَقَالَ يَطْلُقُ الرَّجُلُ تَطْلِيْقَةً ثُمَّ يَدْعِيْهَا خِفَةً
 اِذَا حَاضَتْ كَلِمَتٍ حَيْضٍ فَيَكِلُ اَنْ تَقْرَعَ مِنَ الْمَالِئَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ لَهَا قَدْ رَاجَعْتُكَ فَتُفْعَلُ
 مِثْلُ ذَلِكَ بِهَا حَتّٰى يَخْسِبَهَا تِسْعَ حَيْضٍ فَيَكِلُ اَنْ تَحِلَّ لِلرَّجَالِ فَهَذَا الطَّلَاقُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 لَسْنَا نَرٰى لَهُ اَنْ يَقْسَمَ هَكَذَا وَاَنْ يَقُوْلَ عَلَيْهَا الْعَدَّةُ مَرَّجَمَةَ اِبْرَاهِيْمَ سے روایت ہے اس سے
 کی تفسیر میں کہ مرتبہ بند کرواؤں گے ستانیکو ابراہیم نے کہا کہ کوئی مرد اپنی عورت کو طلاق دیوے پھر
 اس کو جوڑ دیوے یہاں تک کہ جب تین حین گذارے پھر اس سے کہ فارغ ہو تیس سے تو پھر اس
 کو کہے کہ میں نے تجھے سے رجوع کیا بہر حال اس کے ساتھ اسے یہاں تک کہ اس کو تین حین تک بند نہ کرے
 پہلے اس کے کہ طلاق ہووے و اسطور دون کے پس یہ ضرر ہے امام محمد نے کہا کہ ہم کہتے ہیں کہ
 اس طرح ذکر کر کہ اس کی عدت دراز کرے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخِيْرًا اَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ
 عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فَيُحْيٰى مِمَّا اَحَلَّ اللّٰهُ اَيْقُضُ اِلَّا اَشْهُرَ مِنَ الطَّلَاقِ مَرَّجَمَةَ حَمَادٍ رَوٰى
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ طلاق چیز دن میں خدا کے نزدیک طلاق سے زیادہ مردش کوئی چیز نہیں
 و اس سے معلوم ہوا کہ بعد طلاق نہ ہووے کہ وہ خدا کے نزدیک منومن رہے سب طلال
 چیز دن و **بَابُ مَنْ قَالَ اِنْ تَزَوَّجْتُ فَلَانَةَ فَيَحِلُّ لَهَا اَلَا كَوَيْ سَوَكِهْ** کہ اگر میں فلاں
 عورت سے نکاح کروں تو وہ طلاق والی ہے تو اس کا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ لَخَبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَلْبِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ تَعَامِي عَنْ اَلَا سُوْدَ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّهُ قَالَ لَا مَرَاةٍ ذَكَرْتُ اَنَّ
 اِنْ تَزَوَّجْتُهَا فَيَحِلُّ لَهَا اَلَا كَوَيْ سَوَكِهْ اَلَا سُوْدُ ذَلِكَ تَمِيْنًا وَسَمِلَ اَهْلُ الْحِجَاذِ فَلَمْ يَرَوْا ذَا لِكَ
 شَيْئًا فَتَزَوَّجَهَا وَدَخَلَ بِهَا وَذَكَرَ ذَلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ فَافْتَرَا اَنْ يَنْبَغِيْهَا اَلَا هَا
 اَمَّا كَيْ يَنْفُسِيْهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُوْلُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَأْخُذُ دَعْوٰى لَهَا عَمَّا اَلَا لَفَضَدُ
 صَدَاقِ الَّذِي تَزَوَّجَهَا عَلَيْهِ وَصَدَاقُ مِثْلِهَا يَدْخُلُ لَهَا رَهْمًا وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ مَرَّجَمَةَ
 ابراہیم اور عامر سے روایت ہے کہ اسود بن یزید نے ایک عورت سے کہا کہ کسی نے اس سے طلاق کر دیا
 کیا تاکہ اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے سو ہونے اس میں فی چیز مذکور اور اس سے
 اہل حجاز سے یہ سلاہ پوچھا سو انہوں نے یہی کہا کہ اس میں کوئی طلاق نہیں پائی سو اسود نے اس کے
 نکاح کیا اور اس سے صحبت کی سو کسی نے یہ حال عبد العزیز سے سنا کہ اس کو اس کے کہا کہ اس عورت

نیز امر میں ہے ابراہیم نے کہا کہ یہ دونوں قول اختیار میں برابر ہیں امام محمد نے کہا کہ ہم
 میں کہ یہ دونوں برابر ہیں اور یہ عورت کے ہاتھ میں ہے جب تک کہ اس مجلس میں ہو اور اسکے سوا کسی
 اور کام میں شروع نہ ہوئی ہو اور اگر کسی اور کام میں شروع ہو جاوے یا اس مجلس سے اٹھ کھڑی
 ہو تو اسکا اختیار باطل ہو جاتا ہے اور اگر وہ عورت اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ قول حکم میں
 جدا ہو گویا یہ کہتا ہو کہ اسکا کہ اپنے تئیں اختیار کر اگر اس سے طلاق کی نیت ہو تو ہر حال میں ایک
 طلاق بائن ہے خواہ تین طلاق کی نیت ہو یا ایک دو کی ایک طلاق بائن ہی ہوگی اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا
 خَيْرَ الرَّجُلِ إِمْرَأَتَهُ فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا تَرْجُمَةً حَمَّادٌ رَوَى عَنْ إِبْرَاهِيمَ**
 نے کہا کہ جب مرد اپنے عورت کو اختیار دیوے اور وہ اپنی اس مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اسکو
 کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ إِذَا خَيْرَ الرَّجُلِ إِمْرَأَتَهُ
 فَقَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَلَا خِيَارَ لَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَهِيَ تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً
 قَالَ مُحَمَّدٌ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ أَبُو الشَّعَثَاءِ تَرْجُمَةً وَهِيَ تَأْخُذُ وَهِيَ تَأْخُذُ وَهِيَ تَأْخُذُ
 مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور وہ عورت اس مجلس سے اٹھ کھڑی ہو تو اسکو کچھ اختیار نہیں رہتا امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ جس جابر روایت کے ہے وہ بائن یہ ابونسارہر **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ فِي الْمَرْأَةِ
 إِذَا خَيْرَهَا ذَوْجَهَا فَاخْتَارَتْهُ فَبِئْسَ إِمْرَأَتُهُ وَإِنْ اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَطْلِقُهَا وَذَوْجُهَا
 اسکا یہاں ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمر اور عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ جب کوئی
 مرد اپنی عورت کو اختیار دیوے اور عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ اسکی عورت ہے
 اور اگر وہ اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ طلاق ہے اور اسکا خاوند رجعت کا مالک ہے **مُحَمَّدٌ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ
 إِذَا اخْتَارَتْ ذَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَهِيَ إِمْرَأَتُهُ وَإِذَا اخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَهِيَ تَمْلِكُ وَهِيَ عَلَيْهَا
 بہرہ حق ہے کہ ذوجا غیرہ وہاں علی بن ابی طالب یہ قول اگر طلاق ہے اور اگر رجعت کا مالک ہے******

وَاحِدَةً وَأَلْزَمَهُ الْإِمْلَکَ بِهَا وَإِذَا اخْتَارَتْ نَفْسُهَا فَعِيَ وَاحِدَةً وَهِيَ امْلَکُ يَفْقِهَا تَرْجُمَهُ
 ابرہیم سے روایت ہے کہ زید بن ثابتؓ کہتے تھے کہ جب عورت اپنے خاوند کو اختیار کرے تو اس کو کوئی
 طلاق نہیں پڑتی اور وہ اس کی بی بی ہے اور اگر اپنے تئیں اختیار کرے تو وہ تین طلاقیں ہونگی
 اور وہ حرام ہو جائیگی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور حضرت علیؓ کہتے تھے کہ جب
 وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو وہ ایک طلاق ہے اور خاوند رجعت کا مالک ہے اور اگر اپنے تئیں
 اختیار کرے تو تو بھی ایک طلاق ہے اور وہ اپنی جان کی مالک ہے یعنی اس میں رجوع نہیں محمدؐ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَدَّثَنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَاخْتَرْنَا فَعَلِمَ ذَلِكَ عَلَيْنَا أَطْلَافًا قَالَ مُحَمَّدٌ إِنَّا
 نَأْخُذُ بِقَوْلِ عَائِشَةَ الْبُرْهَانِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ عُمَرُ وَ
 ابْنُ مَسْعُودٍ إِنَّهَا إِذَا اخْتَارَتْ ذَوْجَهَا فَلَا شَيْءَ وَأَخَذْنَا بِقَوْلِ عَلِيٍّ إِذَا اخْتَارَتْ نَفْسُهَا
 وَهِيَ وَاحِدَةٌ وَهِيَ امْلَکُ يَفْقِهَا وَهُوَ ذَوُّ الْإِحْنِيفَةِ تَرْجُمَهُ عَائِشَةُ سَعْدِیَّةٌ رَوَيْتُ عَنْهَا
 حضرت نے اختیار دیا سو ہم نے آپ کو اختیار کیا سو یہ اختیار دینا ہم پر طلاق نہ لگنی گئی امام محمدؐ
 نے کہا کہ ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی تین روایتیں ہیں جو حضرت علیؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ
 کی اور حضرت عمرؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ قول کو لیتے ہیں کہ جب وہ اپنے خاوند کو اختیار کرے تو کوئی
 طلاق نہیں پڑتی اور ہم حضرت علیؓ کے قول کو لیتے ہیں کہ جب اپنی تین اختیار کرے تو وہ ایک
 طلاق ہے اور اس میں رجعت کا مالک نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْإِذَا لَدَا**
 ایلا کا بیان **ف** ایلا یہ ہے کہ مرد و تم کہا وے کہ میں اپنی عورت سے صحبت نہیں کروں گا چار مہینوں
 یا زیادہ اس سے پس اگر صحبت نہ کی اور چار مہینوں گزر گئے تو نہیں پڑتی ہے طلاق بجز و گزر جانے
 چار مہینوں کے نزدیک اکثر اصحاب کے بلکہ ایلا کہ نیا الی کو بھیجا یا جاوے یعنی حاکم اس کو جس کو
 اور کہے یا تو رجوع کر اپنی عورت سے اور کفارہ دے و یا اپنی قسم کا یا طلاق دے یہ مذہب امام مالک
 اور شافعی وغیرہ کا ہے اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم طلاق دوامے امام عظیم کے نزدیک اگر چار مہینوں
 کے اندر صحبت نہ کر لوی تو ایلا سا قط ہو جاتا ہے اور کفارہ قسم کا لازم آتا ہے اور اگر چار مہینوں
 اندر صحبت نہ کی تو ایک طلاق بائن پڑتی ہے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَمَاءَ

عن ابراهیم قال اذا الى الرجل من امراته فوقع عليها في الاربعه الا شتمه فعليه الكفاره
قال محمد بن زهير ناخذ وقد بطل الايلاء وهو قول ابي حنيفة ترجمہ جمادوسر دیت ہے
کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ایلا کرے اور چار مہینوں کی اندھا دوش صحبت کرے تو عیسوی
کفارہ ہو امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ اس پر کفارہ آتا ہے اور ایلا باطل ہوا اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا محمد بن زهير ناخذ قال اخبرنا ابو حنيفة عن حماد بن ابراهيم قال قال عبد الله
بن النخعي عن امراته ثم غاب عنها خمسة اشهر ثم قديم فوقع عليها فخرج على
احكامهم وراسه يقطر من الحماة فقالوا له اصببت من فلانة قال نعم قالوا وكم
تكلت منها قال بلى قالوا انا نخوف عليك ان تكون قد بانت منك فانطلقا
به الى قسمة فلم يجدوا عنده فيها شيئا فانطلق بعضهم علقمة بن العبد الله بن مسعود
فذكر له امره فامر ان ياتيها فيخبرها بها قد بانت منه ويخطبها فانها فاكبرها
ثم خطبها على ما قيل فصته قال محمد بن زهير ناخذ وروى عليه صدق ابو قحافة
قبل النكاح الثاني وهو قول ابي حنيفة وابراهيم النخعي وحماد بن ابي سليمان ترجمہ
ابراہیم سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن النخعی نے اپنی عورت سے ایلا کیا پھر پانچ مہینے اوس سے غائب رہا
پھر آیا اور اس سے صحبت کی سو اپنے بارون کی طرف نکلا اس حال میں کہ اوس کے سرے بائی ٹپکتا رہتا
غسل جنابت کے سببے سو اونہون نے اوس سے کہا کہ کیا تو نے فلانی عورت سے صحبت کی ہے اگر
کہا ہاں اونہون نے کہا کہ کیا تو نے اوس سے ایلا نہیں کیا تھا اوس نے کہا کیوں نہیں اونہون نے
کہا ہم ڈرتے ہیں کہ وہ عورت تجھ سے جدا ہو گئی ہو سو وہ اسکو علقمہ کے پاس لے گئے سو اونہون نے
اوس کے پاس اس میں کچھ چیز نہ پائی یعنی وہ اسکا حکم نہ بتلا اسکا سو علقمہ انکو عبد اللہ بن مسعود کے
پاس لے گیا اور اسکا قصہ اس کے پاس عبد اللہ بن مسعود نے اسکو حکم کیا کہ اس عورت پاس لاؤ
اور اسکو اس قصے سے خبر دے کہ وہ اس سے بائن ہو گئی اور نکاح ٹوٹ گیا اور اسکو نکاح کا بیٹھا
کہ وہ بہرہ اس عورت کے پاس آیا اور اسکو خبر دی پھر اوسکو نکاح کا پیغام کیا چاندی کی چند مثقالوں
پر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ نکاح ثانی سے پہلے صحبت کر
کے بدلے اس پر مہر ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور ابراہیم النخعی اور حماد کا محمد بن

میں کہ ایک دوسرے کے بڑبڑنا چاہتے ہیں جو آگے بڑھے سوا بار لیو اگر وہ عورت چار مہینے سے آگے
 بڑبڑاؤ اور اسکی کچھ مدت باقی رہتی ہو تو وقوع ہوگی طلاق ایلا کے ساتھ اس طلاق کے کہ اوس نے
 ایلا کے بعد دی یعنی دو طلاقیں بڑبڑائی اور اگر چار مہینے کے آنے سے پہلے عدت گزر جاوے
 تو ایلا سا قط ہو جاوے گا اسو اسطر کہ مہینے گزر گئے اور وہ اسکی تعوی نہیں امام محمد نے کہا کہ میرے
 امام ابو حنیفہ سے کہا کہ تو کس قول کو لیتا ہے یعنی ابراہیم کے قول کو یا شعبی کے قول کو اوس نے کہا
 شعبی کے قول کو امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں گھڑوڑ کے گھوڑوں کے ساتھ انکو اسو اسطر
 تشبیہ دی کہ وہ دونوں ہی گھوڑوں کی طرح ہیں ایک دوسرے سے حد کی طرف بڑبڑنا چاہتے ہیں باب
 المظاہر ظہار کا بیان ظہار کے کہتے ہیں کہ تشبیہ یہو اپنی بیوی کو یا اوس کے اس عضو
 کو کہ تعبیر کی جاتی ہو کل کے ساتھ اس عضو کو یا تشبیہ سے اوسکی جزد شائع کو ساتھ اس عضو مجرم کے
 کہ حرام ہے دیکھنا اوسکا جیسے کہے بیوی کو کہ تو مجھ پر حرام ہے مانند بیٹھ مان میری کی یا ستر یا نصف
 تیرا مانند بیٹھ یا بیٹھ مان میری کے ہے یا مانند ران مان میری کے یا مانند بیٹھ بین میری
 کے ہے پس اگر کوئی اسطر اپنی بیوی کو کہے تو اس سے صحبت کرنے
 حرام ہو جاتی ہے یہاں تک کہ کفارہ دے اور اگر کفارہ دیتے سے پہلے صحبت کرے تو نہیں
 لازم آتا اوسپر کچھ سوا کفارہ اور پہلے کفارہ کے محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن
 حماد عن ابن ہشیم قال اذا اظاهر الرجل من اربع نسوة فعليه اربع كفارات قال
 محمدؐ وفيه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سورت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کسی
 مرد چار عورتوں سے ظہار کرے تو سب چار کفارہ ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد عن ابن ہشیم في
 الرجل يقول لامرأته انت علي كظهر أبيي يريد التغليظ ان عليه كفارتين
 قال وكذلك اليمينان فاذا اراد الاولى ففعل واحدة قال محمدؐ وفيه نأخذ وهو
 قول أبي حنيفة ترجمہ حماد سورت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہے کہ
 تو مجھ پر مانند بیٹھ مان میری کے ہے تو اس سے مراد اسکی طلاق کو مضبوط کرنا ہو تو اسپر دو کفارہ
 ہیں اور اسطر دو قسموں کا بھی یہی حکم ہے اور اگر پہلے مراد ہو تو وہ ایک ہے امام محمد نے کہا کہ

اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
عَنْ إِسْرَاقَةَ فِي الرَّجُلِ يُظَاهِرُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ ثُمَّ يَكْفُرُ بِهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا بَعْدَ مَا تَقْضَى الْحُدُوتُ
قَالَ الظَّهَرِيُّ كَمَا هُوَ لَا يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَكْفُرَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْزَمُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
مَرْحُومِهِ حَمَّادٍ وَهُوَ أَنَّهُ إِذَا بَرَّأَ مِنْهَا كَمَا أَنَّ كَوْنِي مَرْءِ ابْنِي عَمْرٍاءَ ظَهَرَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
بِرَّ عَدَّتْ كَذِبُهُ كَيْفَ بَعْدَ ذَلِكَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
كَتَبَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاقَةَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ ثُمَّ يَكْفُرُ
حَتَّى يُعَقِّقَ رَقَبَةً فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَصِيحًا مُتَتَابِعِينَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سَتَيْنِ
مُسْكِنًا فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَكْفُرَ بِهِنَّ هَذِهِ الْكُفَارَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهِ نَلْزَمُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذَلِكَ إِلَّا أَنْ كَانَ ظَاهَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ حَمَّادٍ وَهُوَ
أَنَّ إِسْرَاقَةَ إِذَا بَرَّأَتْ مِنْهُ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
كَتَبَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاقَةَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ ثُمَّ يَكْفُرُ
حَتَّى يُعَقِّقَ رَقَبَةً فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَصِيحًا مُتَتَابِعِينَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سَتَيْنِ
مُسْكِنًا فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَكْفُرَ بِهِنَّ هَذِهِ الْكُفَارَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهِ نَلْزَمُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذَلِكَ إِلَّا أَنْ كَانَ ظَاهَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ حَمَّادٍ وَهُوَ
أَنَّ إِسْرَاقَةَ إِذَا بَرَّأَتْ مِنْهُ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
كَتَبَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاقَةَ إِذَا ظَاهَرَ الرَّجُلُ مِنْ إِمْرَأَتِهِ ثُمَّ يَكْفُرُ
حَتَّى يُعَقِّقَ رَقَبَةً فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَصِيحًا مُتَتَابِعِينَ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَاطْعَامُ سَتَيْنِ
مُسْكِنًا فَإِنَّ الْمَرْجِيءَ فَلَا يَفْرُقُ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَكْفُرَ بِهِنَّ هَذِهِ الْكُفَارَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
بِهِ نَلْزَمُ وَلَا يَدْخُلُ فِي ذَلِكَ إِلَّا أَنْ كَانَ ظَاهَرَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ حَمَّادٍ وَهُوَ
أَنَّ إِسْرَاقَةَ إِذَا بَرَّأَتْ مِنْهُ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ
كَتَبَ كَرِهَ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ بَرَّاءُ سَكُو طَلَقَ وَبَرَّاءُ

یَا أَبَا جَحْمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سُوَيْتٍ کہ ابراہیم نے
 کہا کہ جب کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے تو ظہار نہیں واقع ہوتا اگر سنا صاحبِ حرمت کے امام محمد نے
 کہا کہ ابراہیم ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف صاحبِ حرمت کی وہ عورت ہے جسکو
 ساتھ اس مرد کا کبھی نکاح درست نہ ہوو جیسے ماں بیٹی بہن وغیرہ ہے اگر ایسی عورت کو ساتھ
 اپنی عورت کو تشبیہ دیوے جس سے کہ اسکا نکاح کبھی درست نہیں تو اس سے ظہار واقع ہوتا ہے
 اور اگر ایسی عورت کے ساتھ اسکو تشبیہ دیوے جس سے اسکا نکاح درست ہے تو اس سے ظہار واقع
 نہیں ہوتا اور نہ کفارہ دینا لازم آتا ہے **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْكَلْبِ
 يُطَا عَمْرًا نَزَلَ عَنْهُ حُجَامَةٌ بِأَيْدِيٍّ وَهُوَ يَصُومُ قَالَ لَيْسَ بِكَ الْقَوْمُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ
 فَعِصْيَاكُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مَنْ قَبِلَ أَنْ يَتِمَّ تَأْخُذًا مَسْمُومًا وَهُوَ يَصُومُ فَلَا سَوْءَ مَا اسْتَقْبَلَ تَمُورُ بْنُ سَابِغٍ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سُوَيْتٍ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے ظہار کرے بہر اہل
 کو اس سے صحبت کرے اور وہ روز رکھتا ہو تو بہر اہل اسے روز رکھنا ضرور کرے اور جو روز
 کہ اس سے پہلے رکھتا ہے وہ سب باطل ہوو وہ اس کے کفارے میں شمار نہ ہو بلکہ امام محمد نے کہا کہ
 اسی کو ہم لیتے ہیں اسو سلم کہ خدانے فرمایا کہ روز رکھنے دو مہینے کے بہن بچہ دے لگا مار پہلے
 اس سے کہ وہ دونو آپس بہن چھو مہین سو جب اس سے چھوو اور وہ روز رکھتا ہو تو اس کے روز فاسخ
 ہو جاتے ہیں اور بہر سے سو دو مہینے کے روز لگنا کر کہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ
 الرحمة کا **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي رَجُلٍ قَالَ لَا مَنَاسِتَ لِي
 إِنْ قَرَّبْتُ مَا كُنْتُ عَلَى كَلْبٍ فَقَالَ إِنْ تَرَكَهَا أَرْبَعَةَ أَشْهُسَ بَاكَتْ بِهَا لَا تِلَاوَةَ وَإِنْ
 دَقَمَ عَلَيْهَا فِي أَلَا رُبْعَةِ الْأَشْهُسَ دَقَمْتَ عَلَيْكَ كَفَّارَةُ الظَّهَارِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ سُوَيْتٍ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی مرد اپنی عورت سے کہہ کہ اگر
 میں تجھے صحبت کروں تو تو مجھ پر میری ماں کی بیٹہ کی طرح ہے بہر جا بہن اس سے صحبت نہ کرے
 تو وہ عورت ایسا باہن ہو جاتی ہے اور اگر جا بہن مہینے کے اندر اس سے صحبت کر لیو تو اس پر
 ظہار کا کفارہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
باب بَيِّنَاتُ الْأَمَةِ لُؤْلُؤِيَّ ظَهَارِهَا بَيَانُ **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الظَّهَارَ يَقَعُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجَهَا قَالَ مُحَمَّدٌ
 يَقَعُ عَلَيْهَا الظَّهَارُ إِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَلَا يَقَعُ عَلَيْهَا الظَّهَارُ إِذَا ظَاهَرَ مِنْهَا مَوْلَاهَا
 لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ وَالَّذِينَ يُظَاهِرُونَ مِنْكُمْ مَنْ يَأْتِيهِمْ فَلْيَتَمَتَّعُوا الْأَمَةُ بِزَوْجَةِ يَقَعُ
 عَلَيْهَا الظَّهَارُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَغَاوِيهِ الشَّعْبِيِّ رَحِمَ
 ترجمہ جواد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب لونڈی کا خاوند اس سے ظہار کرے تو سپہ ظہار واقع
 ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ حبس کا خاوند اس ظہار کرے تو ظہار واقع ہو
 جاتا ہے اور حبس اس کا مالک اس سے ظہار کرے تو ظہار واقع نہیں ہوتا اس پر کھدا فرماتا ہے
 کہ جو لوگ مان کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو سو لونڈی بی بی نہیں کہ اس سپہ ظہار واقع ہو
 اور یہی قول ابو حنیفہ اور سعید اور مجاہد اور شعبی کا ف یعنی اس آیت میں اپنی بی بی کا ذکر ہے
 اور لونڈی کو بی بی نہیں کہتے پس اس سے ظہار واقع نہ ہو گا **بَابُ الذِّيَّاتِ وَمَا يَجِبُ عَلَى**
أَهْلِ الدِّينِ وَالْمَوَاتِيِّ دِيَّتِ كَالْبَيَانِ اور جو چیز کہ چاندی اور مویشی والوں پر واجب ہے **دِ**
 دیت اس مال کہ کہتے ہیں کہ دیا جاتا ہے بلکہ قتل کرنے جان کے یا ناقص کرنے کسی کے عینا کے
 اور دیت دو طرح کی ہوتی ہے مغلظہ اور مخففہ مغلظہ یہ ہے کہ سوا دشتیان ہوں چار طرح کی پھیر
 بہت مختص اور پچیس بنت لبون اور پچیس حقتہ اور پچیس جذبہ یہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک ہے اور
 امام محمد اور شافعی کے نزدیک تین قسم کی دشتیان دینی آتی ہیں تیس حقتہ اور تیس جذبہ اور چالیس
 ثمنیہ یعنی نجبا کہ سب عالم ہوں اور یہ دیت قتل شدہ بعد میں دینی آتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ
 اگر سونے کی قسم سے دو تو ہزار دینار دے اور چاندی ہو تو دس ہزار دس دے اور اونٹ دو تو یا پانچ
 طرح کی دس ہیں بن مختص میں بنت لبون اور تیس بنت لبون اور تیس حقتہ اور تیس جذبہ اور یہ دیت
 لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جارحی خطا وغیرہ **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**
أَبِيهِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُبَيْدَةَ الشُّكْبَانِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْكَطَّابِ رَضِيَ قَالَ عَلَى أَهْلِ
الدِّينِ مِنَ الدِّيَةِ عَشْرَةُ آلَافٍ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ آلَفٌ دِينَارٍ وَعَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ
مِائَتَانِ مِائَةً وَعَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ مِائَةٌ مِنْ الْإِبِلِ وَعَلَى أَهْلِ الْغَنَمِ الْفَأْسَاءُ وَعَلَى أَهْلِ
الْحُمَلِ مِائَتَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا كُلُّهُ نَأْخُذُ وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ مِنْ ذَلِكَ

چار برس کی اوٹنیوں سے اور ایسے قتل خطا سواؤ میں ہمارا اور اسکا قول کیا ہے کہ پانچ قسم کی اوٹنیاں
 دینی آتی ہیں ایک قسم ایک ایک برس کی بوتون کا اور ایک قسم ایک ایک برس کی بوتیوں سے اور ایک
 قسم دو دو برس کی بوتیوں کا اور ایک قسم تین تین برس کی بوتیوں سے اور ایک قسم چار چار برس کی بوتیوں
 سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مسعود کا اور حضرت سہیل بن عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے جو ہم نے کہا کہ
 حضرت فتح مکہ کے دن خطیبین فرمایا کہ خیر دار ہو کہ مقتول خطا عمد کا مقتول کوڑے اور لاشی کا ہے
 اسکی دیت سواؤٹنیاں دینی آتی ہیں تین حقہ اور تین خدعہ اور چالیس حقہ اونٹ کہ نسیہ پانچویں برس کا
 لگے ہوں آٹھ برس تک بازل کے درمیان ہو حساب ملے اور اسطرح بیونچی ہکر روایت حضرت
 عمر سے کہ چالیس انہیں سے زیادہ عمر کے ہوں کہ انکے پیٹ میں بچے ہوں اور اسطرح روایت بیونچی
 ہکر مغیرہ بن شعبہ اور ابی موسیٰ اور زید بن ثابت سے اور اسکیو ہم لیتے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي الرَّحْلِ خَلَانِ
 لِحَيَّةِ الرَّحْلِ فَلَا تَنْتَبِطُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 رَفَعَهُ اللَّهُ عَنْهُ ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے کہ اگر کوئی مرد کسی مردکی دڑھی سے ٹوٹ ڈالے اور پھر
 وہ نہ اٹکے تو اس پر تیسہ امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
بَابُ دِيَةِ الْأَسْتَنْانِ وَالْأَشْفَادِ وَالْأَصَابِعِ وَالتَّمُونِ أَوَّلُ مَلِكُونِ أَوَّلُ نَكْلِيُونِ كِي دِيَةِ
كَامَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَصَابِعُ الْيَدَيْنِ
وَالْجُلَيْنِ سَوَاءٌ فِي كُلِّ أَصْبَعٍ عَشْرُ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ
ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حادس روایت ہے کہ اگر ہاتھ لے کہا کہ دونو ہاتھ اور پادوں کی اونٹنیاں برابر
 ہیں ہر اونٹنکی میں دیت کا دسواں حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسطرح ہم لیتے ہیں اور
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 عَنْ شَرِيحٍ قَالَ لَأَسْنَانِي سَوَاءٌ فِي كُلِّ سِنَّةٍ عَشْرُ الدِّيَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ اگر ہاتھ لے کہا کہ دانت سب برابر
 ہیں ہر دانت میں بیواں حصہ دینا آتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

عمر ہے اور قتل کی پہلی جائز نمون ہو قاتل محروم ہوتا ہے میراث مقتول سے نہ اخیر میں مُحَمَّدٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ فِي دُجْلٍ
 سَمِعَ رَجُلًا يَكْفُرُ فَأَتَتْهُ فَتَجْعَلُ فِيهِ نَذْرًا لِلدِّينَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ يُعْطَى أَكْلُهُ نَأْخُذُ فِي
 الْحَاثِفَةِ ثَمَنُ الدِّينَةِ فَإِنْ نَفَذَتْ إِلَى الْحَارِبِ الْأَخْيَرِ فِيهَا ثَلَاثَةُ الذِّبْوَةِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ ثُمَّ حضرت ابوبکر سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ اس نے کسی مرد کو تیر بار اور اس کو
 زخم کیا سو حضرت ابوبکر نے اس کو دو تہائی دیت و بیو کا حکم فرمایا امام محمد نے کہا کہ اس کی وہ بیعتیں ہیں
 کہ جانف زخم میں تہائی دیت کی نیچے آتی ہے اور اگر دوسرے طرف نفوذ کر جاوے تو اس میں بھی تہائی
 دیت کی دینی آتی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ كُلُّ نَوْءٍ كَانَ دُونَ النَّفْسِ يَتَعَمَّدُ الْإِنْسَانُ مَوْتَهُ بِحَدِيدِكِهِ
 أَوْ بِصَافٍ أَوْ بِبَيْدٍ أَوْ بِبَصْبَةٍ أَوْ بِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ عَمْدٌ فِيهِ الْقَصَاصُ وَإِنْ كَانَ لَا يَسْطَلُكُ
 فِيهِ الْقَصَاصُ فَهُوَ عَلَى الدَّرَجَةِ فِي مَالِهِ فَإِنْ ذَهَبَتْ مِنْهُ النَّفْسُ فَكَانَ بِحَدِيدِكِهِ
 أَوْ بِسَاحِلٍ فِيهِ الْقَصَاصُ وَإِنْ كَانَ بِغَيْرِ ذَلِكَ فَفِيهِ الدِّينَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهَذَا أَكْلُهُ كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ فِيهِ نَأْخُذُ عَنْ أَيُّضًا الْإِنْفِ نَخْصَلَةٍ فَاحِدَةٍ إِذَا
 حَرَكَهُ بِغَيْرِ سَاحِلٍ يَفْقَهُ مَوْقِعَ السَّاحِلِ فِيهِ الْقَوْدُ وَهُوَ فِي قَوْلِ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ وَهُوَ قَوْلُنَا
 ترجمہ حاد و سہ روایت ہو کہ جو زخم کہ جان مارنے سے کم ہو کہ آدمی اس کو لوہے یا لٹھی یا ہاتھ یا کسی اور
 وغیرہ سے مارے سو وہ عزمین و قتل ہے اور اس میں بدلہ آتا ہے اور اگر اس میں قصاص ممکن نہ ہو تو
 دیت جہاں تک کرنے والی کے مال میں ہے اور اگر اس سے جان نفع ہو جاوے اور وہ لوہے یا ہتھیار
 سے ہو تو اس میں قصاص آتا ہے اور اگر کہے یا ہتھیار کے غیر سے ہو تو اس میں جان نفع پر دیت آتی
 ہے امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اس کی بیعتیں تھے اور ہم بھی اس کی بیعتیں ہیں مگر ایک حدیث میں کہ
 جب اس کو غیر ہتھیار سے مارے کہ وہ ہتھیار کی جگہ دافعہ ہو تو اس میں بدلہ ہے اور یہ ابو یوسف کا قول
 میں ہے اور یہی مہار اقول ہے بِكَامٍ دِيَّةُ الْحُلَا وَمَا تَقُولُ الْعَاقِلَةُ طَلَا دیت کیا ہو اور
 عاقلہ پر کیا دیت ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي دِيَّةِ
 الْحُلَا وَشَبِيهِ الْعَمَلِ فِي النَّفْسِ عَلَى الْعَاقِلَةِ طَلَا أَهْلُ الْوَرَقِ فِي ثَلَاثَةِ أَعْوَامٍ لِلْحُلَا عَامٍ

اَلْتَلْثُ وَمَا كَانَ مِنَ الْجَرَاحَاتِ الْخَطَاةِ فَعَلِمَ الْعَاقِلَةُ عَلَى اَهْلِ الدِّيْعَانِ اِنْ بَكَهَتْ
 الْجَرَسَةُ فُلَيْكَ الدِّيْعَةِ فَفَعَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ الصَّصْفُ فَفَعَامَيْنِ وَاِنْ كَانَ التَّلْثُ فَفَعَامَيْنِ
 وَذَلِكَ كُلُّهُ عَلَى اَهْلِ الدِّيْعَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلَاخُذُ وَذَلِكَ فِي اَعْيُنِ الْعَاقِلَةِ
 دُونَ اَعْيُنِ الدُّنْيَةِ الْغَنَاءِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيْمُ رَوَيْتُ بِهَذَا حُكْمِ دِيْتِ خَطَا
 اور شہید کے جان ہلنے میں عاقلہ پر چاندی والو نہیں تین برس ہیں ہے ہر برس میں ایک تہائی دیت
 کی دینی آتی ہے اور وہ چیز کہ ہر جراحت خطا ہو تو اس کی دیت عاقلہ پر ہے اہل دیوان پر اگر ہو چنے
 جبریم جو تہائی دیت کو تو اس کی دیت دو برس میں دینی آتی ہے اور اگر آدھی دیت ہو تو تو ہی دو
 برس میں دیوے اور اگر تہائی ہو تو ایک برس میں دینی آتی ہے اور یہ سب اہل دیوان پر ہے
 امام محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور یہ دیت اس کی عصوبوں بالفون پر دینی آتی ہے سہا
 پہلو بچوں اور عورتوں کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ فِي اَكْلِ مِنَ الْمَوْخِجَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 تَلَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ جَاوِزِ رَوَيْتُ بِهَذَا حُكْمِ دِيْتِ عَاقِلَةٍ
 کم خرم میں موصوفہ ہو امام محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
 قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا اَوْ مَلْحًا اَوْ
 لَا عَمْدًا تَرْجَمَهُ جَاوِزِ رَوَيْتُ بِهَذَا حُكْمِ دِيْتِ عَاقِلَةٍ پر قتل عہد میں نہ صلح میں نہ اقرار
 میں مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَا كَانَ مِنْ مَلْحٍ اَوْ
 اِمْدَانٍ اَوْ عَمْدٍ فَهُوَ فِي مَالِ الرَّحْلِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 تَرْجَمَهُ جَاوِزِ رَوَيْتُ بِهَذَا حُكْمِ دِيْتِ عَاقِلَةٍ پر صلح ہو یا اقرار سے یا عہد سے تو آدمی کے مال پر
 ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا
 ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِذَا شَهِدُوا اَنَّهُ خَرِبَةٌ وَهُوَ يَحْيَى فَلَمْ يَزَلْ
 صَاحِبُ قَرَارٍ حَتَّى مَاتَ حَيَاتٌ شَهِدَتْهُمْ وَكَمْ يَكْلَفُنَا تَقْرِيرُ اِلَيْهِ وَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ فِي
 الرَّحْلِ يَضْرِبُ مِيزَةً فَلْيَشْهَدُ الشُّعُودُ اَنَّهُ لَمْ يَزَلْ صَاحِبَ قَرَارٍ حَتَّى مَاتَ قَالَ
 اُفَيْدَ مِنْهُ وَكَيْفَ يَكُنْ مِنَ الْعَاقِلَةِ الدِّيْعَةِ اِنْ كَانَ حَمْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ بَلَدًا تَلَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ

[illegible]

ہائے والہ اگر کسی کو رو نہ کر مارو یا تو یہ معاف ہے اور اسکے مالک پر تو انہیں اور کان اور کنوئین کا یہ
 حکم ہے کہ اگر کوئی مرد کسی کو کنواں کو تو یا کان کو دے میں زور پکڑے اور وہ اس میں گر کر مر جاوے
 تو یہ بھی معاف ہے اور نہیں کوئی چیز زور پکڑنیوالی پر اور نہ اس کے عصب و نہر یا جب قوم حضرت
 کا قطعاً فوق علیہم اگر کچھ لوگ دیوار کو دین اور وہ ان پر گر پڑے تو اس کا کیا حکم ہے **محمد**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْقَوْمِ خَيْرٌ مَنْ جَدَّ أَوْ قَوَّمَ الْجِدَّ عَلَيْهِمْ
قَالَ عَلَيْهِمُ الدِّيَّةُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِلَّا أَنَّهُ يَرْتَفِعُ مِنْ دِيَّةٍ كُلِّ
وَاحِدٍ مِنْهُمْ حَصَّةٌ فَإِنْ كَانُوا أَرْبَعَةً بَطَلَ رُبْعُ الدِّيَّةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ وَإِنْ كَانُوا
ثَلَاثَةً بَطَلَ ثُلُثُ الدِّيَّةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ إِمَامُ الْبُزْجِ
 روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی قوم دیوار کو دے اور دیوار گر پڑے تو ان پر دیت دینی آتی ہے
 بعض کی بعض پر امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں مگر یہ کہ ہر ایک کی دیت میں سے اس کا حصہ
 دور کیا جاوے پس اگر چار آدمی ہوں تو ہر ایک سے چوتھائی دیت کی باطل ہوگی اور اگر تین آدمی ہوں
 تو ہر ایک سے تہائی دیت کی باطل ہوگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ دِيَّةِ الْمَرْأَةِ**
وَجَرَاحَاتِهَا عَمَتِ كِي دِيَّتِ اور اس کو زخون کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ**
حَدَّثَنَا أَحْمَدُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَنِي عَنْ قَوْلِ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ شَرِيحُ فُجَرَاءِ حَاتِ السَّاءِ وَالرِّجَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَقُولُ
عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ جَرَاحَاتِ السَّاءِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ
جَرَاحَاتِ الرِّجَالِ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَيُشْرِيهِ يَقُولَانِ لَسْتُ فِي
فِي السِّنِّ وَالْمَوْضِعِ ثُمَّ عَلَى النِّصْفِ فِيمَا سَوَى ذَلِكَ وَكَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ كَيْسَتْ بَالِ
الرُّكُلِ الدِّيَّةُ ثُمَّ عَلَى النِّصْفِ فِيمَا سَوَى ذَلِكَ فَقَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَى النِّصْفِ فِي
كُلِّ شَيْءٍ أَخْبَرَنَا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ عَادِي رَوَيْتُ کہ ابراہیم نے کہا کہ حضرت
 علی کا قول یہ ہے نزدیک بہتر ہے عبد اللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور شریح کے قول سے عورتوں
 اور مردوں کے زخون میں امام محمد نے کہا کہ حضرت علی اور ابراہیم کے قول کو ہم لیتے ہیں حضرت
 علی کہتے تھے کہ عورتوں کے زخم مردوں کے زخم سے آدھ ہیں ہر چیز میں اور عبد اللہ بن مسعود اور

شرح کرتے ہیں کہ اہانت اور موصی میں عہد تہذیب کا یہ ہے کہ جو اس کے سوا اور نعمتوں میں آہون
 آوہ ہے اور زید بن ثابت کہتے ہیں کہ تمام دیت نکاس نہ دونوں برابر ہیں یعنی جن نعمتوں میں تہائی
 دیت دینی آتی ہے ان میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں اور اس کا سوا میں آہون کا یہ ہے کہ جو نعمتوں میں تہائی دیت آتی ہے
 عورت کو اس نعمت میں چھٹا حصہ دینا اور اس کے سوا میں آہون کا یہ ہے کہ جو نعمتوں میں تہائی دیت آتی ہے
 ابو حنیفہ عنی حماد بن ابی حمزہ قال فی حکمۃ نذی الکرۃ ان نصف الذیۃ فی الخلیفتین الذیۃ قال
 محمد بن حنفیہ کاخذ فی حکمۃ نذی الکرۃ الخلیفۃ عدل وھذا کلمۃ نذی الکرۃ الخلیفۃ محمد بن
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت کے بہتان کی نوک میں آہون دیت دینی آتی ہے اور دونوں کو
 میں بوری دیت دینی آتی ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور مرد کی دونوں کو ان میں مکمل
 کرنا مرد و عدل کا ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** جراحات العیۃ غلاموں کے
 نعمتوں کا بیان محمد بن حنفیہ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابی حمزہ قال فی سیرۃ
 العیۃ نصف عشر منہ وقال جراحات العیۃ قال محمد بن حنفیہ قال علی جراحات
 الخیر من قیمتہ قال محمد بن حنفیہ ان کان یأخذ ابو حنیفہ دانتا فی قولنا فذلک کلہ
 علی ناقص العیۃ من قیمتہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ غلام کے دانت میں اس کی قیمت
 کا میوان حصہ دینا آتا ہے اور کہا کہ غلام کے زخم آزاو کے نعمتوں میں اس کی قیمت کو لینے
 جیسے کہ مثلاً آزاو کے موصی میں تہائی دیت کی دینی آتی ہے تو غلام کے موصی میں تہائی اس کی قیمت
 کی دینی آوگی اور اس طرح سب کو قیاس کرنا چاہیے کہ آزاو کے نعمتوں میں دیت کی نصف یا ثلث و
 غیرہ کا لحاظ رکھا جائیگا اور غلام کے نعمتوں میں اس کی قیمت کا نصف یا ثلث وغیرہ ملحوظ رکھا جائیگا
 گا امام محمد نے کہا کہ امام ابو حنیفہ اس کی قسم لیتے ہیں اور ابراہیم سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ
 قیمت اس کی سے لینے جب قدر اس کی قیمت کم ہو وہ لی جاوے محمد بن حنفیہ قال اخبرنا ابو
 حنیفہ عن حماد بن ابی حمزہ فی العیۃ یقتل عمدۃ قال فیہ القود فان قتل خطاء
 قیمتہ ما بلکہ غیر انہ لا یجوز مثل ذیۃ الحر وینقص منہ عشرۃ دراهم وان اراد
 یزید العیۃ شئ یشترک منہ فی العیۃ صاحب و غیر منہ کمالا قال محمد بن
 حنفیہ ان کان یأخذ ابو حنیفہ و غیرہ کلخذ الا فی نفسہ واولادہ اذا اصابہ العیۃ

سے جو کہ ہوسو بیچاؤ اور پیر پیرا رام ولد پس انکا واند مالک برہم کو رب جنابت اور تمیت اور سکی ہے
 اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ صَبِيحَةَ**
زُأَيْعِ الْوَلَدِ وَالْمُعْتَقَةِ عَنْ دُبَيْرِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ يَحْمِي سَيِّدَهُمَا جَنَابَهُمَا لِأَنَّ الْعِيَاةَ قَدْ
جَوَرَتْ فِيهِمَا أَفَلَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْفَعَهُمَا وَلَا تَقْعُدُ هُمَا الْعَاقِلَةُ لِأَنَّهُمَا مَمْلُوكَانِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے امام ولد اور مدبرہ کے
 بیان میں کہ دونو جنابت کریں کہا کہ انکی جنابت کا ضامن مالک ہوگا ہوا سطلے کہ آزادی اون دونو
 میں جاری ہو چکی ہے پس نہیں طاقت رکھتا یہ کہ دفع کرے انکو طواف ملی مقبول کے اور نہیں اتنے
 دیت انکی عائد برا سو سطلے کہ وہ دونو غلام ہیں امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ابوحنیفہ کا
 ہے **مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ شَرِيحَةَ قَالَ الْمَكَاتِبُ فِي الْحُدُودِ**
وَالْعَهْدِ عَيْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِمْ دِيَرَتُهُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيَرَةٌ نَأْخُذُ هُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ حَمَّادٌ
اللَّهُ تَعَالَى ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے شریح کہ کہا کہ کتاب حدود اور شہادت میں غلام جب تک کہ اسپر ایک ہرم
 باقی ہو امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ دِيَةِ الْمُعَاهِدِ**
 عہدہ اور کافر کی دیت کا بیان **ف** ساعدہ عام ہے خواہ ذمی ہو یا عربی مستامن اور ذمی وہ کافر ہے
 کہ سطح اسلام ہو کر جزیرہ دینا قبول کرے اور امام اسکو پناہ دے اور عربی مستامن وہ ہے جو عشرہ دینا
 کرے امام سے اسن لیکر تجارت وغیرہ کے لیے دارالاسلام میں آئے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنِ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ أَنَّ الشُّعْبَةَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ دُخِرَ وَعُمَانُ رَفَعُوا قَالُوا
دِيَةِ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ ترجمہ ہنرم سے روایت ہے کہ حضرت نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان
 نے فرمایا عہدہ اور کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت کر ابراہیم سے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَرِيمٍ أَنَّهُ قَالَ دِيَةُ الْمُعَاهِدِ دِيَةُ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ
 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ عہدہ والے کافر کی دیت آزاد مسلمان کی دیت ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي الْعَطُوفِ عَنِ الرَّهْبِيِّ عَنْ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ بْنُ عَمْرٍو أَنَّهُمْ
جَعَلُوا دِيَةَ النَّصْرَانِيِّ وَدِيَةَ الْيَهُودِيِّ مِثْلَ دِيَةِ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا
نَأْخُذُ وَذَلِكَ الْجَوْشِيُّ عِنْدَنَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ زہری سے روایت ہے کہ ابوبکر

قَتَلَ الْمُزَنَّدَةَ قَاتِلٌ وَهِيَ حُرَّةٌ أَوْ أَمَةٌ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ مِنْ دِيَّةٍ وَلَا قِيَمَةٍ وَلَيْكَ تَكْفِيرُ ذَلِكَ
 لَهُ فَإِنْ رَأَى إِيَّاهُمْ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَذْيَبَهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَلْفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ رِزْمٍ سَوْرَتِ كَابِن
 عباسؑ کہہ کہ اگر عورتیں اسلام سے مرتد ہو جاویں تو انکو قتل کیا جاوے اور پھر اسلام کے قبول کرنے میں
 جبر کیا جاوے امام محمدؑ نے کہا کہ ان کو ہم لیتے ہیں و لیکن ہم اسکو قید خانے میں قید رکھیں گے یہاں
 تک کہ مرتد ہو یا توبہ کرے مگر لوٹدہی کو سوا اگر اس کے مالک اسکو حضرت کریمؐ کے محتاج ہوں تو اس پر اسلام
 کے قبول کرنے میں جبر کیا جاوے سوا اگر انکا کرے تو ہم اسکو اس کے مالکوں کی طرف سپرد نہ کریں گے سوا اس کے
 وہ خدمت لیویں اور اسکو اسلام کے قبول کرنے پر جبر کریں اور مرتدہ کو کوئی مازنیو الا مارڈالے تو نہ
 اس پر کچر دیت آتی ہے از قیمت برابر ہے کہ وہ عورت آزاد ہو یا لوٹدہی و لیکن ہم مکرہ رکھتے ہیں
 مارنا و اسکا اور اگر امام کی راہ میں ہر کہ اسکو ادب دیوے تو ادب دیوے یعنی اگر امام اسکو بطور
 تادیب کے کچر بغیر یا رمی تو درستی اور یہی قتل ہے ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَرْمَةَ أَنَّهُ قَالَ يَقْتُلُ الْمَرْأَةُ إِذَا انْقَلَبَتْ عَنْ الْإِسْلَامِ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَلَسْنَا نَأْكُلُ مِنْ بَيْتِهِ تَرْجِمَهُ تَادِئًا سَوْرَتِ ہر کہ اگر ہم نے کہا کہ اگر عورت اسلام سے مرتد ہو جاوے
 یعنی اسلام سے ہر کہ ہر کافر ہو جاوے تو اسکو قتل کیا جاوے امام محمدؑ نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے
بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ أَوْ كُوفِيَ سَيْكُو قَتَلَ رَجُلًا أَوْ قَتَلَ كُوفِيَ
 معاف کر دیں تو اسکا کیا حکم ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَكِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَرْمَةَ
 أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ عَمْدًا فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَقَامَ بَعْضُ الْأَوْلِيَاءِ فَا مَرَدَ
 يَقْتُلُهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ مَسْغُورٌ بِهِ كَانَتْ النَّفْسُ لَهُمْ جَمِيعًا قَاتِلُكَ هَذَا الْخَبِيثُ
 النَّفْسُ فَلَا يَبْلُغُ أَنْ يُلْخِطَ فَكَيْفَ يَنْفَعُ الَّذِي لَمْ يَفْعَ حَتَّى يُلْخِطَ حَقَّ عَمْدِهِ قَالَ
 فَمَا تَرَى قَالَ أَرَى أَنَّ تَجْعَلَ الدِّيَّةَ عَلَيْهِ فَمَالَهُ رَدُّهُمْ عَنْهُ حَتَّى الدِّيَّةُ قَالَ عُمَرُ
 وَأَنَا أَرَى لِحَالِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ فَإِنَّا أَرَى ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ خَلْفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ رِزْمٍ سَوْرَتِ ہر کہ
 کہ ایک مرتد حضرت عمرؓ کے پاس لایا گیا جس نے کہ جان بوجہ کسی کو مار ڈالا تھا سو عمرؓ نے اس کے گردن کا حکم
 کیا سو مقتول کو بعض لیویں نے اپنا حصہ خن معاف کیا سو عمرؓ نے ماری کا حکم کیا سو عبد اللہ بن مسعودؓ
 نے کہا کہ قاتل کی جان ان سب کے ہاتھ میں نہیں سو عباسؑ نے اسکی جان زندہ کی اور ابناحق

معاف کیا تو جس نے معاف نہیں کیا وہ اپنا حق نہیں لے سکتا چنانچہ غیر کا حق ایسے حضرت عمر نے کہا
 کہ تیری رائے کیا ہے عبدالعزیز بن سہل نے کہا کہ میری رائے یہ ہے کہ تو اس کے مال میں اس پر دیت
 ٹھیکر اسے اور جس نے اپنا حق معاف کیا ہے اس کا حصہ اس پر ہے دو رکھیا جاوے عمر نے کہا کہ میری رائے
 یہی ہے امام محمد نے کہا کہ ساری رائے یہی ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**
 اس سے معلوم ہوا کہ اگر بعض ولی اپنا حق معاف کر دیوے تو ہوتے قصاص نہیں آتا بلکہ دیت آتی
 ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَمَاعَةٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَالَ مَنْ عَفَا مِنْ ذِي سَهْمٍ
 فَعَفُوهُ عَفْوٌ قَالَ مُحَمَّدٌ رُبُّهُ نَأْخُذُ مَنْ عَفَا مِنْ رَوْحِيَّةٍ أَوْ زَوْجٍ أَوْ أَيْمٍ أَوْ كَيْفٍ مِنْ أَيْمٍ
 أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَعَفُوهُ جَائِزٌ وَقَدْ حَقَّنَ اللَّهُمَّ وَالْبَقِيَّةُ حَقَّتْهُمْ مِنَ الدَّيَّةِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ جَوَادُ رَدِّتِ كَارِبُ سَمِیْنُ كَمَا كَرَى حَصَّةً دَارَ سَمِیْنُ حَصَّةً عَفَا كَرَى رَدِّتِ
 كَرَا أَوْ سَكَ جَائِزٌ هُوَ إِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا كَرَى سَمِیْنُ كَرَى حَصَّةً دَارَ سَمِیْنُ حَصَّةً عَفَا كَرَى رَدِّتِ
 ہوا یا خاندان ہو یا مان ہو یا مان کی طرف سے بہائی ہو یا کوئی غیر ہو تو اس کا معاف کرنا جائز ہے
 اور خون بند ہو جاتا ہے یعنی قصاص باطل ہو جاتا ہے اور باقی وارثوں کے لئے دیت حصہ
 آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ أَوْ ذَا أَرَايَةٍ أَوْ كَرَى** اپنے
 غلام یا رشتہ دار کو قتل کر ڈالے تو اس کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ
 حَكَّمْتُ عَبْدَ الْكَرْبِ عَنِ جَمَاعَةٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَا تَمْلِكُ أَنْ تَطْلُقَ
 كَارِجِي هَذَا أَلْبَهُمْ فَقَالَ ابْنُهُمَا إِذَا ذَهَبَ فَاحْشِيهَا فَإِنِّي لَحَسْبِي أَنْ يَطْفِئَ بِهَا عَبْدُكَ
 النَّاسِ قَالَ إِنَّكَ لَمَهْمَا تَخْتَصِدُكَ بِسَيْفٍ يَقْتُلُكَ فَتَقَطُّ رِجْلَكَ فَرُقُّ ذِيكَ الْعَبْدَ
 الْخَطَّابِ فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِنَّهُ لَكَيْسٌ بَيْنَ الْأَبِ وَبَيْنَ الْإِبْنِ قِصَاصٌ
 وَبِكَرِ الدِّيَّةِ فِي مَالِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ رُبُّهُ نَأْخُذُ مَنْ قَتَلَ ابْنَهُ عَبْدًا أَوْ مُقْتَلًا بِعَدْوٍ
 لَكِنَّ الدِّيَّةَ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ فِي ثَلَاثِ سِنِينَ يُؤَدَّى فِي كُلِّ سَنَةٍ ثُلُثُهَا مِنَ الدِّيَّةِ وَ
 لَا يَرْتُدُّ مِنَ الدِّيَّةِ وَلَا مِنْ مَالِ ابْنِهِ شَيْئًا وَرُبُّهُ أَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ الْإِبْنِ بَعْدَ الْأَبِ
 وَلَا يَحْبِبُ إِلَّا بِعَنِ الْكِبَرِ أَحَدًا وَهُوَ فِي ذَلِكَ بِمَنْزِلَةِ الْيَتِيمِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 تَرْجِمَهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ رَدِّتِ كَارِبُ سَمِیْنُ كَمَا كَرَى حَصَّةً دَارَ سَمِیْنُ حَصَّةً عَفَا كَرَى رَدِّتِ****

کَلِمَةً تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنَفِيٍّ فِي السَّرِقَةِ وَأَمَّا الْحُجُورُ فَقَالُوا أَخْطَأَ ذَلِكَ عَنْهُ تَرْجُمُهُ
 ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حق میں کہ رات کو کسی مرد کے گھر میں جادو اور صبیحہ کو مرا ہوا ہوا اور گہرا
 دعویٰ کرے کہ وہ اس کے لڑا تھا اور اس کے زبردستی کی تھی اسوہ طراوس نے اسکو قتل کیا ابراہیم نے
 کہا کہ مقتول میں دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ چوری کے ساتھ تمت لگایا جاتا ہو تو اسکا خون
 باطل ہو جاتا ہے اور سب پر حیرت آتی ہے اور اگر کسی چیز کے ساتھ تمت لگایا جاتا ہو اور نہ معلوم
 ہو اس کے گھر بہتری تو اس کے بدلے قتل کیا جاوے اور اگر گھر والا یہ دعویٰ کرے کہ اس نے اسکو اپنی
 عورت کے پیٹ پر پایا اسوہ طراوس کو قتل کیا تو اسکو دیکھا جاوے پس اگر فاسق ہو کہ زنا کی تمت
 لگایا جاتا ہے تو بدلہ باطل ہو جاتا ہے اور سب پر حیرت آتی ہے اور اگر اس کے کسی چیز کے ساتھ
 متمم ہو اور اس کے بہتری کے سوکے کچھ معلوم نہ ہو تو اسکو اس کے بدلے قتل کیا جادو امام محمد
 نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا چوری میں اور یہ گناہ سوا اس کے معلوم
بَابُ اللَّعَانِ وَالْإِنْفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ لعان اور بچہ سے انکار کرنا بیان محمد
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ فِي تَحْلِيلِ الشُّعْرِ مِنْ وَلَدِهِ وَلَا عَنْ
 فَمَرَّتْ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَهُ أَبُوهُ الَّذِي نَسَى نِسَاءَ أَوْ قَدَّتْ أُمُّهُ قَالَ إِنْ قَدَّتْهُ أَبُوهُ
 الَّذِي نَسَى مِنْهُ أَوْ غَيْرُ مِنَ النَّاسِ كُلُّهُمْ أَوْ قَدَّتْ أُمُّهُ فَتَاهُ يُجْلَدُ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ
 لَا يُجْلَدُ فِي قَدَّتِ الْأُمُّ مَنْ قَدَّتْ فَهَ لَا تَلْزَمُ لَهُ وَلَا تَلْزَمُ لَهُ وَمَنْ قَدَّتْ الْوَلَدُ
 فِي نَفْسِهِ فَحَاصَّةٌ فَقَالَ لَهُ يَا ذَا رَنْ عَرَبَ الْعَدُوِّ وَكَذَلِكَ قَالَ مُحَمَّدٌ تَرْجُمُهُ ابراہیم سے روایت
 ہے ایک مرد کے حق میں کہ اپنے بچہ سے انکار کرے اور اپنی عورت کے لعان کرے اور انکو در بیان
 جدا سنی کیا دے ہر اپنے بچے کو حرہ کاری کی تمت لگا دے جس کے کہ اس نے انکار کیا تھا یا اسکی
 مان کو زنا کی تمت دے تو ابراہیم نے کہا کہ اگر اسکا باپ اسکو تمت لگا دے جس کے کہ اس نے انکار
 کیا تھا یا کوئی غیر اور لوگوں میں سے یا اسکی مان کو زنا کی تمت لگا دے تو اسکو کوڑے مار دے جادو
 اور امام ابو حنیفہ نے کہا کہ اگر کوئی اسکی مان کو حرہ کاری کی تمت لگا دے تو اسکو کوڑے نہ مارے
 جادوین ہو سہو کہ اس کے ساتھ بچہ ہے اور اسکی نسبت اپنے باپ سے ثابت نہیں اور اگر کوئی خاص کر
 اس کے کوڑے کو زنا کی تمت لگا دے اور اسکو کہے کہ اے زانی تو اسکو کوڑے مار دے جادوین اور سب طراوس

کما امام محمد نے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا أقدم
الرجل امرأته وقد حُدَّ حُدُّهُ حَدًّا أَوْ قَدَّ قَدُّهُمَا وَقَدْ جَلِيَتْ حَدًّا فَلَا لِعَانَ بَيْنَهُمَا
وَلَا حُدَّ عَلَيْهِ وَقَالَ مَنْ لَا شَهَادَةَ لَهُ فَلَا لِعَانَ لَهُ وَهَذَا اقْوَلُ لِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَهُ
خادم واپس ہے کہ ابراہیمؒ کہا اگر کوئی مرد اپنی عورت کو حرام کاری کی تمت لگا دو اور حدین توڑے گا یا اگر کسی عورت کی تمت لگا دو اور حدین توڑے گا

ماری عورت کے رسیان لعان نہیں اور نہ مرد پر حد ہے اور کہا کہ جبکی شہادت مقبول نہیں اور کے
یہ لعان ہی نہیں اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة قال
حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَدَّتِ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثُمَّ تَوَفَّيْتُمْ قَبْلَ أَنْ يُلَاحِظَهَا
فَأَنَّهُ يَرِيهَا وَلَا حُدَّ وَلَا لِعَانَ وَكَذَلِكَ إِذَا قَدَّتِ الرَّجُلُ غَيْرَ امْرَأَتِهِ فَلَا حُدَّ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ
لَا يَدْرِي لَعَلَّ الَّذِي قَدَّخَهُ يُصَلِّقُهُ وَإِذَا قَدَّتِ رَوْحَهَا ثُمَّ مَاتَ وَرِثَتُهُ لَأَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ لَاعِنٌ وَهَذَا أَكْثَرُهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا وَوَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا أَكْرَهَ
كُوْنِي مَرْدٍ أَوْ بَنِي عَمْرٍاء كَحَرَامِ كَارِي كِي تَمْت لَكَ دِي بِرِ لِعَانِ كِي سَبَلَهُ وَهُوَ عَمْرٍاء كَوَاجِدُ نَوَه مَرْدٍ أَوْ سَكَوَرِش
ہوگا اور نہ حد آتی ہے اور نہ لعان اور سیطرح اگر کوئی کسی غیر عورت کو حرام کاری کی تمت لگا دے
تو اس پر ہی حد نہیں آتی ہو سطر کوہ نہیں جانتا کہ شاید جسکو اوس نے عقد کی وہ اسکی تصدیق کرے
اور اگر اسکا خاوند اسکو نہ لے کر تمت لگا دے تو وہ عورت اسکی وارث ہوگی اسطر کوہ اوس
لعان نہیں کیا تھا اور یہ قول امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن محمد بن
نُجَيْمٍ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَرَبِيِّ قَالَ إِذَا امْرَأَتُ الرَّجُلِ بَوَّلَتْهُ طَرَفَةً عَيْنٍ
فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَنْفِقَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَمُحَمَّدٍ رَحِمَهُمَا وَوَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا أَكْرَهَ
فرمایا کہ جب کوئی مرد اپنے بیٹے کا بھر افرار کرے تو نہیں جائز ہے اسکو یہ کہ انکار کرے اوس
اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد عن إبراهيم قال إذا أقدم
عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ إِذَا اتَّصَلَ بِالرَّجُلِ مِنْ وَلَدِهِ شَعْرٌ أَدْمَاةٌ فَلَهُ ذَلِكَ وَيُكْفُهُ الْوَلَدُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَهَذَا اقْوَلُ لِي حَنِيفَةَ وَقَوْلُ كَثِيرٍ رَحِمَهُمَا وَوَيْسُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ إِبْرَاهِيمُ نَعَى كَمَا أَكْرَهَ
مرد اپنے بچے سے انکار کرے کہ میرا نہیں بہر اوسکا دعویٰ کہ میرا ہے تو اسکو درست ہے اور اسکی نسب
اوس کی ثابت ہو جاتی ہے اور وہ بچہ اوس کے ساتھ لگا لیا جو ہے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے ہمارا

اور ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم فی الرجل یضرب
یائتہ ثم یغیبہ قال ینال عنہا ویلزم الولد امہ فان کان قد طلقها ضرب حدًا وان
کانت قد ماتت امہ قال محمدؐ وھذا کلمہ قول ابو حنیفہ وقولنا الا فی خصلة واحدة
اذا اقرت یائتہ فتم نفاہ وھو امداۃ لا عنہا ولزم الولد امہ اذا اقرت بہ فترہ لکونک
لہ ان یغیبہ کما قال عمرؓ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کو حق میں کہ اپنے بیٹے کا اقرار
کرے بہر انکار کرے کما کہ وہ اس لعان کرے اور بچہ اپنی ماں کو ساتھ لگا یا جاوے اور اگر وہ نسکو
طلاق دیجھکتا تو اسکو حدیاری جاؤ اگرچہ اسکی ماں مرگئی ہو امام محمدؐ نے کہا کہ یہ سب قول امام
ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر ایک صورت میں کہ جب اپنے بیٹے کا اقرار کرے بہر انکار کرے اور وہ
اسکی عورت ہو تو اس لعان کرے اور بچہ اپنے ساتھ لگا یا جاوے کہ جب ایک بار اسکا اقرار
کے تو بہر اسکو اس انکار کرنا جائز نہیں جیسے کہ حضرت عمرؓ نے کہا **باب** من قذف قومًا
جَمِیعًا وَحَدَّ الْحَرْبَ وَالْعَبْدَ اِذَا کُتِبَ مَرَدُّ سَارِ قَوْمٍ کَوْحَرًا مَکَارِی کِی تَمُتَ لَکَاوے تو اسکا کیا
حکم ہے اور آزاد اور غلام کی حد کا بیان محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن
ابراہیم قال اذا افتريت علی قوم فقلت یا زناۃ کان علیک حدٌ واحدٌ قال محمدؐ
وھذا قول ابو حنیفہ وقولنا ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو ساری قوم کو
زنا کی تہمت لگا دو اور تو کہے کہ اے زانیوں تو تجھ پر صرف ایک حد اوگی امام محمدؐ نے کہا کہ یہی
سے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا محمدؐ قال اخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم
فی رجل قذف رجلاً ثم قذف اخر قال لو قذف اھل الجعفره فقد قذف جَمِیعًا
لکونک علیہ الاحد واحدٌ قال محمدؐ وھذا کلمہ قول ابو حنیفہ وقولنا لیس
علیہ الاحد واحدٌ حتی یكمل الحد فان قذف لئسا بعد کمال الحد ضرب حدًا
مستقلًا الا انہ یحبس حقیداً عن الاول ثم یضرب الاقل قال یقرب الحد فی
اعصابہ اذ یحد قال محمدؐ وھذا قول ابو حنیفہ وقولنا فی الحد ذرک لہا
الا انک لا تضرب الرأس والوجه والفرج وامانی الثغریں مائتہ لا یقر فی الاخصاۃ
کما یقر فی الحد ودریکہ یضرب فی مکان واحد وھو اشد الغریب ولا یجوز منی

مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ الْحَيْفَةِ لَا يَرَى عَلَى مَنْ قَدْ فَحَا حَدًّا إِلَّا تَهَا عِنْدَهُ بِمِثْلِهِ الْأَمَّةُ
 مَا دَامَتْ تَسْعَى دُمَانِي قَوْلَنَا فِيهِ حُرَّةٌ إِذَا عَنَقَ بَعْضُهَا عُنُقُ تَهَا وَعَلَى قَاذِرِهَا الْحَدُّ
 وَاللَّهُ أَكْبَرُ مَرْجَمُ اِبْرَاهِيمَ سُرُورِ اِيتِ هُوَ اَوْسَ لُثْمِي كَيْ تَقِينُ كَمَا اَوْسَى اَكْبَ تَهَانِي يَادُ تَهَانِي اَزَادُ
 كَيْ جَاوَسَ لُثْمِي كَرَوَا سَيِّدُ اَلْجَزِيرَتَيْنِ كَمَا تَقِي هُوَ بِرُكُوعِي مَرْدَاوَسُ كَرَامَتِي كِي تَهْتِ لُكَاوَسَ قَو
 اِبْرَاهِيمَ لَمْ كَمَا كَا اَوْسِي كِي جَزِيرَتَيْنِ تَبِي بِنَا كِي سَمِي كَرْتِي رَحْمَةُ اِمَامِ مُحَمَّدٍ لَمْ كَمَا كِي هِي قَوْلُ هُوَ اِمَامُ
 اِبْرَاهِيمَ كَا كِي جَوَسُ كَوْتِ لُكَاوَسَ اَوْسِي جَزِيرَتَيْنِ اِسْوَا سَيِّدُ كَوَدِ اَوْسِي نَزْدِي كَا هُوَ لُثْمِي كِي
 هُوَ جَبَلُ كَوَدِ مَحْتِ كَرْتِي رَحْمَةُ اِبْرَاهِيمَ هَارِي قَوْلُ مِينِ سَوَدِ اَنَادُ هُوَ كِي حَرْبِ اَوْسَا لُثْمِي اَزَادُ
 هُوَ جَاوَسَ قَوَسِ اَزَادُ هُوَ جَاتِي هُوَ اَوْسَا سَيِّدُ اَلْجَزِيرَتَيْنِ هُوَ رَاقِي كِي حَدُّ اَكْرَاوَرِ اَبُو
 نَوَسُ كَوَطِ هَمِينِ اَوْ اَكْرَبَا هُوَ نَوَسُ كَا رُكَا جَاوَسَ اَوْزِ نَا كِي مَحْتِ لُكَاوَسَ لَمْ كِي حَدُّ اَوْسَا
 شَرَابِ مِينِ اَلَمْ كِي حَدُّ هِي كَوَطِ هَمِينِ مَعْنِي سَمِي كَرَوَا نِي كِي مِينِ كَفَلَامِ يَا لُثْمِي كَوِ لُكَلِيفِ
 دِي جَاوَسَ سَانِدِ كَمَا نِي مَالِ كِي اَوْ حَاصِلِ كَرْنِي قِيمَتِي كِي وَسَطِي شَرِي كِي **بَابُ التَّخْيِيرِ**
 تَغْيِيرِ كَا بَيَانِ **ف** حَدُّ اَوْسَا كَتَمِي مِينِ كِي شَارِعِ كِي طَرَفِ هُوَ مَقْرُورِ اَوْ تَغْيِيرِ اَوْسَا كِي شَارِعِ
 كِي طَرَفِ مَقْرُورِ هُوَ اِمَامِ جَبَانِ جَيْسِي مَنَاسِبِ كِي تَغْيِيرِ لُكَاوَسَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو
 حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَلْهَيْثَمِيُّ اَوْ اَلْهَيْثَمِيُّ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يَبْلُغُ بِالتَّخْيِيرِ
 اَرْبَعُونَ جَلْدَةً قَالَ مُحَمَّدٌ هَذَا قَوْلُ الْحَيْفَةِ وَقَوْلُنَا مَرْجَمُ نَعْبِي لَمْ كَمَا كِي تَغْيِيرِ
 مِينِ جَالِيسِ كَوَطِ كَوْنِ كَوْنِ هُوَ اِمَامُ مُحَمَّدٍ لَمْ كَمَا كِي هِي هُوَ اَوْسَا اَوْ قَوْلِ اِبْرَاهِيمَ كَا مُحَمَّدٌ
 قَالَ اَخْبَرَنَا اَمْسَعَرُ بْنُ كَيْدٍ اَوْ قَالَ اَخْبَرَنِي اَلْوَلِيدُ بْنُ عَثْمَانَ عَنْ اَلْقَتَانِ بْنِ هُوَ اَحْمَدُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَلَغَ حَدًّا اَوْ فَعَلَ بِرَحْمَةٍ فَهُوَ مِنَ الْمُتَهْتِدِينَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ فَادْنَى الْحَدِّ وَذَرْ اَرْبَعُونَ فَلَا يَبْلُغُ بِالتَّخْيِيرِ اَرْبَعُونَ جَلْدَةً مَرْجَمُ مَخَاكُ
 سَ رَوَيْتُ كِي حَضْرَتِ صَلَوَاتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ كَمَا كِي هُوَ كَوِي هُوَ كَوِي هُوَ كَوِي هُوَ كَوِي هُوَ كَوِي هُوَ كَوِي
 جَابِ اَلْوَلَدِ مِينِ سَ هُوَ اِمَامُ مُحَمَّدٍ لَمْ كَمَا كِي اَوْسَا دَرَجِ حَدُّ جَالِيسِ كَوَطِ هَمِينِ سَوْنِ هُوَ جَابِ سَانِدِ تَغْيِيرِ
 كِي جَالِيسِ كَوَطِ كَوْنِ **بَابُ اَلْحُدُودِ** اِذَا اجْتَمَعَتْ فِيهَا قَتْلُ حَرْبِ كِي مَدِينِ جَمْعِ هُوَ اَوْسَا
 تَوْ قَتْلِ كِي جَاوَسَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ جَمْعَتْ

ایک اور کا خاندان ہو تو اس پر جدا قائم کیا جاوے اور جب گواہی دیوین اور ایک اس کا خاندان ہو تو اس کو
 سنگسار کیا جاوے اگر خاندان نہ اوس سے صحبت کی ہو انکی گواہی جائز ہے جبکہ معتبر مومن امام محمد نے
 کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ اگر خاندان نہ اوس سے صحبت کی ہو تو اس حدیث کو سنگسار کیا
 جاوے اور اگر اس سے صحبت کی ہو تو اس کو سو کوڑے مار جاوین **باب** الْمَكْرِ يُفْجِنُ بِالْكَرِّ
 اگر گوارا کواری سے زنا کرے تو اوسکی کیا حد ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ فِي الْمَكْرِ يُفْجِنُ بِالْمَكْرِ أَيْ هَذَا يَجْعَلُكَ إِنْ وَثِقَكَ
سَنَةً وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ خِيَانَةُ عَنْهُ نَفِيصًا مِّنَ الْفِتْنَةِ ترجمہ ہمارے امام سے روایت
 ہے کہ ابن سعد کو کہا کہ اگر گوارا کواری سے زنا کرے تو دو نو کو کوڑے مار جاوین اور ایک سال
 وطن سے نکال جاوین اور حضرت علی نے کہا کہ وطن سے نکالنا فتنہ ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَفَرِيًّا لَتَقِيَّ فِتْنَةً قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لَا يَحْتَفِقُ
مَا يَعْزِي إِبْرَاهِيمُ يَقُولُهُ كَفَرِيًّا لَتَقِيَّ فِتْنَةً أَيْ لَا يَنْفِقُ قَالَ نَعَمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَقْوَلُ
لِأَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ لَنَا أَخَذَ يَقُولُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ تَرْجِمُهُ حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 کہا کہ وطن سے نکالنا کافی ہے اور دوسری فتنہ کی جیسے ہمیں بڑا فتنہ ہے امام محمد نے کہا کہ میں نے
 امام ابو حنیفہ کو کہا کہ ابراہیم اس قول سے کیا مراد ہے کیا وطن سے نہ نکال جاوے اوس نے کہا
 ہاں امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا کہ ہم علی کے قول کو لیتے ہیں **باب**
حَدُّ اللُّوطِيِّ مَرَّةً زَنَا نَارَ كَرْنِ دَلَعِ كَابَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
حَمَّادٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ اللُّوطِيُّ يَمْنُزِلُهُ الرَّائِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَقْوَلُ لَنَا إِنَّكَ
مُحَصِّنًا رَجِيمًا وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُحَصِّنٍ حُرِّبَ الْحَدُّ مِائَةً ترجمہ ہمارے روایت ہر کار برہم
 نے کہا کہ لوطی بجائے زنا کر نیوالے کے ہے امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا کہ اگر بیا ہوا ہو تو
 سنگسار کیا جاوے اور اگر بیا ہوا نہ ہو تو سو کوڑے خد مارا جاوے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ مَنْ قَذَفَ بِاللُّوطِيَّةِ جُلْدُ الْحَدِّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُنَا
إِذَا بَيَّنَّ فَلَمْ يَكُنْ فَاثِمًا إِذَا قَالَ بِاللُّوطِيَّةِ فَهَلْدِهِ لَهَا مَصْدَرٌ غَيْرُ الْقَذْفِ فَلَا تُجْلَدُ
حَتَّى يَبَيَّنَ ترجمہ ابو حنیفہ سے روایت ہے کہ حد کو کسی کسی کو دوسے زنا کرنے کی تہمت

لگا دیا اور سکود ماری جاوے امام محمد نے کہا کہ یہی ہو قول ہمارا جبکہ کہول کر کہے کنایت نہ کرے
اور اگر وحی کی تمت لگا دے تو یہ لوطیہ کی مصدقہ سوائے قذف کے سویم اور سکود نہ ماریں گے یہاں تک
کہ کہول کر کہے **باب** حَدِّ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ أَوْ لَوْ تَدْرِي زَنَّاكَ تَوَّابًا سَلَى حُدَّيَا بَيْتِ مُحَمَّدٍ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ أَنَّ مُغْفِلَ بْنَ مِقْرَانَ الْمُرِّيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ
بْنِ مَسْعُودٍ بِأَمَةٍ لَكَ زَنَتْ قَالَ أَجْلَدُهَا خَمْسِينَ جَلْدَةً فَقَالَ إِنَّهَا لَمْ تُحْصِنْ قَالَ
عَبْدُ اللَّهِ إِسْلَامُهَا رِضَا نَهَا قَالَ فَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ سَرَقَ مِنْ عَيْدِي لِي لَيْسَ
عَلَيْهِ قَطْعٌ مَا لَكَ بَعْضُ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ حَلَفْتُ أَنْ لَا أَتَاكَ عَلَى فِدَائِي أَبَدًا يُرِيدُ
الْعِبَادَةَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَخْرُجُوا لِحَبَاتٍ مَا أَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا
تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ فَقَالَ الرَّجُلُ لَوْ لَا هَذِهِ الْآيَةُ لَمَا اسْتَلْتُكَ فَأَمَرَهُ
أَنْ يَكْفَرَ بِعَيْنِي رَقَبَةً وَكَانَ مُوسِرًا وَأَنْ يَأْتِيَ عَلَى فِدَائِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا كَلَامُ
قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ وَقَوْلُنَا الْآيَةُ فِي حَصَلَةِ وَاحِدَةٍ الْحَدِّ لَا يُقِيمُهُ إِلَّا الشُّكْلَانِ فَإِذَا زَنَتْ
الْأَمَةُ أَوْ الْعَبْدُ كَانَ الشُّكْلَانِ هُوَ الَّذِي يُحْدِثُ دُونَ الْمَوْلَى تَرْجُمَةً أَوْ سَمًّا مِنْ رَدِّ
ہے کہ مغفل بن مقرر اپنی ایک لڑکی عبد المر بن مسعود کے پاس لایا جس نے کہ زنا کیا بتا عبد المر بن
مسعود کو کہا کہ اسکو پچاس کوڑے ماراوس نے کہا کہ یہ بی بی سی ہوئی سنیں عبد المر نے کہا کہ اوسکا اسلام
لانا بجائے بیاہ کے ہے مغفل نے کہا کہ اگر میرا ایک غلام میرے دوسرے غلام سے کچھ چوراکو تو اس کا
کیا حکم ہے عبد المر نے کہا کہ اوسپر ہاتھ کاٹنا سنیں آتا سب تیرا مال ہے بعض اسکا بعض میں بیٹے
خواہ اوس کے پاس ہے اور اسکو سب تیرا مال ہے مغفل نے کہا کہ میرے فتم کھائی ہے کہ بچہ ہونے پر
کبھی نہ سوؤ لنگام را داس سے عبادت کرنا ہے ابن مسعود نے یہ آیت پڑھی اے لوگو! ایمان لائے
ہو نہ حرام کرو پستہری چیزیں جو کہ حلال کین المر یا کینے واسطے تمہارے اور نہ زیادتی کرو کہ
مقرر خدا نہیں درست رکھنا زیادتی کرنے والین کو سو اوس مرد نے کہا کہ اگر یہ آیت نہ ہوتی تو میں
تجربہ سے نہ پوچھتا سو حکم کیا اوسکو آزاد کرنے پر ہو گا اور تمنا وہ مالدار اور یہ کہ سووے بچہ ہونے پر
امام محمد نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور قول ہمارا اگر ایک صورت میں کہ نہ قائم کرے
کڑی حد کو مگر بادشاہ سو اگر غلام یا لڑکی زنا کرے تو فقط بادشاہ ہی اوسکو حد دے مالک نہ مارے

ہمارا اور قول ابو حنیفہ کا یہ خطاب حاکمون کو ہے کہ سب تکلم کے بدون کو فرعون بنی اسرائیل کو
 ساتھ تلقین کرنے عذرون کی کہ دیوانہ ہو گیا ہے تو یا شرابی پی ہے تو نے یا بوسہ لیا ہے تو نے یا ہاتھ
 لگا یا ہے تو نے جیسے کہ واقع ہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ قسم ماعز وغیرہ کے محمدؐ کا
 اُخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابیہم قال اذا قال الرجل لا هو ائنه اذ لا یزجھا
 لہ اجدھا عندہ فلا حد علیہ قال محمدؐ وھذا قول ابو حنیفہ وھو قولنا حماد
 حماد ورواہ ابیہم کہ ابیہم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت کے نکاح کرے اور کہے کہ میں نے اس کو
 کواری نہیں پایا تو اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول ہمارا
 محمدؐ قال اُخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن عمار عن ابیہم قال اذا قال الرجل لا یزجھا
 لہ اجدھا عندہ فلا حد علیہ قال محمدؐ وھذا قول ابو حنیفہ وھو قولنا لا یزجھا
 من ابیہم انما قال لہ تلذذہ ائنه وانما النفع الذی یحک فیہ الذی یقول لست
 کو بیٹک ترجمہ حماد ورواہ ابیہم کہ ابیہم نے کہا کہ جب کوئی مرد کسی عورت سے کہے کہ تو فلا نے
 عورت کا بیٹا نہیں تو اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا اور قول
 ہمارا کہ اس پر کو حد نہیں اس طرح کہ اوس نے اپنے باپ سے اس کی نفی نہیں کی صرف اوس نے یہ کہا
 کہ اوس کی ماں نے اس کو نہیں جانا اور جس انکار میں حد ماری جاتی ہے وہ یہ ہے کہ کہے کہ تو اپنے
 باپ کا نہیں محمدؐ قال اُخبرنا ابو حنیفہ عن العیاض بن ابی الھیثم عن رجل
 یحذی عن محمد بن الخطاب ائنه ائی یزجھ وھو علی بھیم فذکر عنہ الحد واما
 بالبعیۃ فاخرقت ترجمہ ابیہم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جو باپ کو
 سے زنا کیا تھا سو اس کے اوس سے حد سا قط کر دی اور حکم کیا ساتھ چار پائے کے پس جلا یا گیا
 محمدؐ قال اُخبرنا ابو حنیفہ عن عاصم بن ابی الھیثم عن ابی ذرین عن ابن
 عباس قال من لئ بھیمۃ فلا حد علیہ قال محمدؐ وھذا قول ابو حنیفہ
 وھو قولنا و قال ابو حنیفہ و محمدؐ اذا كانت البھیمۃ لہ ذبح و لحرقت و لہ محرق
 یعنی ذبح جائز تھا مثلاً ترجمہ ابی زرین سے روایت ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ جو چار پائے سے
 زنا کرے اس پر حد نہیں امام محمدؐ نے کہا کہ یہی ہے قول ہمارا اور ابو حنیفہ کا اور اگر وہ چار

اوسکا اپنا ہوتو تو بچ کر کے مہلایا جاوے بدون زہر کے نہ جلا یا جاوے کہ وہ مثلاً ہے جس سے باب
 حَدِّ الشَّكَارِیْنِ نَشْءِہِ لَی صَدَّكَ بَیَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا
 عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْخَارِیِّ یَرْفَعُ الْحَدِیثَ إِلَى النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اَنَّہُ اَرَى بَشَرًا قَامَ مِنْہُمْ اَنْ یَضْرِبُوہُ بِعِصَیْہِ
 وَہُمْ یَوْمِئِذٍ اَرْبَعُونَ سَجْدًا یَضْرِبُ کُلُّ اَحَدٍ بِعِصَیِّہِ فَلَا اُولٰٓئِکَ یُکْرَہُ لَیْسَ لَکُمْ اَنْ تَامُرُوہُمْ بِضَرْبِہٖ وَیُعَالِیْہُمْ
 فَلَمَّا وَفَّیْہُمْ اسْتَحْجَرَ النَّاسُ مَرَدَّہُمَا لِسُوطٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَہْدٰ اَنَا لَخَدَّیْ لَیْسَ عَلٰی الشَّکَرَانِ مِنْ نِیْدٍ کَانَ اَوْ
 غَیْرِہِ ثَمَانِیْنَ جَلْدًا بِالسُّوْطِ یُجْبَسُ حَتّٰی یَصْهَوَا وَیَذْهَبَ عَنْہُمَا الشُّکْرُ ثُمَّ یَضْرِبُ
 الْحَدَّ وَیَعْرِقُ عَلٰی الْاَعْضَاءِ وَیَجْبَدُ اِلَّا اَنَّهُ لَا یَضْرِبُ الْفَرْجَ وَلَا الْوَجْہَ وَلَا الْوِاسِطَ
 وَضَرْبُہٗ اَشَدُّ مِنْ ضَرْبِ الْفَاذِیِّ وَہُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِيفَةَ تَرْجَمَہُ عَبْدُ الْکَرِیْمِ سَہْ رُوِیَتْ
 کہ حضرت کے پاس ایک نَشْءِہِ والا لایا گیا سو حکم کیا اُنکو یہ کہ مار بن اسکو اپنے جوتون سے اور وہ ہڈی
 چالیں آدمی سے سوہر ایک نے اسکو اپنے دونوں جوتون سے مارا سو جب حضرت ابو بکر صدیق رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ ہوئے تو اویں پاس ایک نَشْءِہِ والا لایا گیا سو حکم کیا اُنکو ابو بکر نے سوا دہونچے
 اسکو اپنے جوتون سے مارا اور جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے اور لوگوں کو نکالا تو کور سے مارا امام
 محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ نَشْءِہِ داکو اسی کوڑے مارے جاوین برابر ہے کہ کچھر کے
 پنجوڑے نَشْءِہِ ہو یا اوسکے غیر سے اور قید رکھا جاوے یہاں تک کہ ہوش میں آوے اور اس سے
 نفع دور ہو جاوے پھر حد مارا جاوے اور اور حد اوسکے بھنا پر تنفر کی جاوے اور ننگا
 کیا جاوے مگر ستر اور سنہ اور سر کو نہ مارا جاوے اور ہلکی مار سخت تر ہے قاذف کی مار سے ادھی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَہِیْمَ قَالَ
 لَوْ اَنَّ رَجُلًا شَرِبَ خَسَقًا مِنْ خَمْرِ ضَرْبٍ کَثَلٍ وَآخَاثٌ اَنْ تَلْکُنَ الشُّکْرُ مِثْلَ ذٰلِکَ
 قَالَ مُحَمَّدٌ یَضْرِبُ الْحَدَّ فِی الْخَسَقِ مِنَ الْخَمْرِ فَاَمَّا مِنَ الشُّکْرِ فَلَا یُحَدُّ حَتّٰی یُنْکَرُ
 وَیُکْتَبُ یَعْرِضُ وَہُوَ قَوْلُ اَبِی حَنِيفَةَ سَہْ تَرْجَمَہُ حَمَّادٌ سَہْ رُوِیَتْ کہ اگر کوئی
 مرد شراب کا بقدر ایک بار کے پیوے تو حد مارا جاوے اور میں ڈرتا ہوں کہ سکر بیٹھے شراب
 خرامت کا جبکہ گاڑا ہو جاوے اور کف ہی لاری ایسی مانند ہوا امام محمد نے کہا کہ حد مارا جاوے
 شراب کی حسوہ میں لیکن سکر سے حد نہ مارا جاوے یہاں تک کہ نَشْءِہِ لاوے ولیکن کہ وہ تغزید یا جاوے

ہاتھ کاٹنا نہیں آتا ف امام عظیم کا یہی مذہب ہے کہ کسی سیوتے ستارے کے چرنے میں ہاتھ کاٹنا
 نہیں آتا برابر ہے کہ محرز ہو یا غیر محرز اور سپیٹج سپن خشک کہ درخت پر ہو اور زرعت کہ کاٹ کر خزان
 میں جمع نہ کیا ہو اور امام شافعی اور مالک کے نزدیک ان سب چیزوں میں ہاتھ کاٹنا آتا ہے اگر ہون
 محرز اور جو چیزیں حقیر ہیں مانند لکڑی گمانس رسل مجبلی وغیرہ کی انہیں ہی امام عظیم کے نزدیک
 کاٹنا نہیں آتا محمد قال أخبرنا أبو حنیفۃ قال حدثنا عمرو بن مہرہ عن عبد
 اللہ بن سلمۃ عن علی بن ابراہیم قال إذا سرق الرجل فطعت يده اليمى فإن
 عاد فطعت رجله اليسرى فإن عاد ضمن السجين حتى يحد فخير أئني لا أستعبي
 من الله أن أدعه ليستلكه يدك يا كل بها وليستعبي بها ويرجل يميني عليها قال
 محمد ویه نأخذ ولا يقطع من السارق إلا يده اليمى ورجله اليسرى لا يزداد على
 ذلك شيئا إذا كفر السرقة مرة بعد مرة وليكن يغيره ويحبس حتى يحد خيرا
 وهو قول أبي حنیفۃ ترجمہ عمرو بن مہرہ روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ جب کوئی مرد چوری کرے
 تو اسکا داہنا ہاتھ کاٹا جاوے پھر اگر چوری کرے تو اسکا بائیں پاؤں کاٹا جاوے پھر اگر چوری
 کرے تو تیسرے خانے میں فیہ کیا جاوے یہاں تک کہ بہتر بات کہو مقرر میں خدا سے قسم کرتا ہوں کہ
 او سکھو چوڑوں اس حال میں کہ نہ او سکھ ہاتھ ہو جس سے وہ کماوے اور ہتھیار کرے اور پاؤں کہ اس سے
 چلے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ نہ کاٹا جاوے چور کا گروہنا ہاتھ اور بائیں پاؤں
 اس سوز یادہ کچ نہ کاٹا جاوے جبکہ بہت بار چوری کرے ولیکن اسکو تغیریو بجاوے یہاں تک کہ
 بہتر بات کہو یعنی توبہ کرے اور یہی ہر قول امام ابو حنیفہ کا ہے بلکہ وہنا ہاتھ کاٹنا بہ بائیں پاؤں
 کاٹنا تو سب کے نزدیک ہے اور تیسری اور چوتھی بار میں بائیں ہاتھ اور داہنا پاؤں کاٹنے میں ہتھیار
 ہے امام شافعی کے نزدیک درست ہے اور امام عظیم کے نزدیک تیسری اور چوتھی بار میں کاٹنا درست نہیں
 بلکہ فیہ کیا جاوے یہاں تک کہ توبہ کرے محمد قال أخبرنا أبو حنیفۃ عن حماد عن
 إبراهيم قال يقطع السارق ويضمن قال محمد ولكننا أخذ بهذا إذا قطع السارق
 بكل عنه فمات السرقة إلا أن نؤخذ السرقة بعد ثلث أو أربع صاحبها وهو قول
 عامي الشعبي وأبي حنیفۃ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر آپس میں نے کہا کہ چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

اور مال کا بدلہ لادیکو امام محمد نے کہا کہ حکوم بنین لیتے جب چور کا ہاتھ کاٹا جاوے تو چور کا بدلہ باطل ہو جاتا ہے مگر یہ کہ اگر چوری کا مال عینہ یا لیا جاوے تو اس کے مالک کو پھر دیا جاوے اور یہی قول ہے شعبی اور ابو حنیفہ کا محمد بن ابی حنیفہ قال أخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا ابراہیم بن محمد بن المنصور عن ابيہ عن یزید بن ابی کبشہ قال قال ابی الدرداء انی سرقۃ سوداء قد سرقتمہ وعلی دمشق فقال یا سلامۃ اسرقیت مولا لا فقال لا فقالوا انقلبہا یا ابا الدرداء فقال اتیممونی یا امرؤ لا تدری ما یزید یہا لیغترف فاقطعہا ترجمہ یہ دین کتبہ ہو رہے ہیں کہ ابو دردائے کے پاس ایک سیاہی لڑائی لائی گئی کہ اوس نے چوری کی تھی اور وہ دمشق پر حاکم ہے سو ابو دردائے نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی ہے تو کہہ بنین اوس نے کہا بنین ہو لوگوں نے کہا کہ کیا تو اسکو سکھانا ہو اے ابو دردائے اوس نے کہا کہ تم میرے پاس ایک عورت لائے ہو جو بنین جانتے کہ اوس سے کیا مراد ہے تاکہ اقرار کرے اور میں اسکا ہات کاٹوں محمد بن ابی حنیفہ قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال ابی ابو مسعود الانصاری یساقی فقال اسریت قل لا فقال لا فخلی سبیلک قال محمد واما نحن فنقول لا ینبغی للحاکم ان یقول لہ اسرقت ولكن ینبغی حتی یقر ویبذع وهو قول ابی حنیفہ قال محمد واما اراہما قال الساری قال لا لایقول لہا اسرقتا مخافة ان یحبسہما یبعم عسا لیتحیا ابیہما ولہ یفعلوا وکن لک فان ابو حنیفہ فی الشاہد یشہد عند الحاکم لا ینبغی للحاکم ان یقول لہ الشہد بلکن او کذا الخافۃ ان یقول نعم ولكن ینبذعہ حتی یاتی بما عنده من الشہادۃ فان کانت شہادۃ قاطعۃ انفذہا وان کانت غمۃ فالجہ ردہا وکن لک الحدود ترجمہ ابیہم سے سویت ہے کہ ابو مسعود پاس ایک چور لایا گیا اوس نے کہا کہ کیا تو نے چوری کی کہہ بنین اس نے کہا بنین سو اوس نے اسکو چوڑ دیا امام محمد نے کہا کہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بنین لائق ہو حاکم یہ کہ اسکو کہے کہ کیا تو نے چور ہی کی ولیکن اس سے چپ ہے بیان تک کہ اقرار کرے یا انکار اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ کا امام محمد نے کہا کہ بھاری راے

یہ ہے کہ ابو دردار اور ابو سہل و حو... انکو کہا کہ کہو نہیں جب کہ اوس نے کہا کہ کیا تم نے چوری کی ہے تو اس نے کہا کہ شاید وہ انکے سوال کے جواب میں ہاں کہہ بیٹھیں اور چوری نہ کی ہو اور اسے اس طرح کہا ہے ابو ضیفہؓ کو گواہ کے حق میں کہ حاکم کے نزدیک گواہی دیوے کہ حاکم کو لائق نہیں کہ اوسکو کہے کہ کیا تو گواہی دیتا ہے اس طرح اس طرح اس نے کہا ہاں کہہ بیٹھے و لیکن اوسکو چوڑ دیوے یہاں تک کہ جو اوسکو باس گواہی ہو بیان کرے سو اگر گواہی قاطع ہو تو اوسکو جاری کرے ورنہ رد کرے اور یہی حکم ہے حدوں کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ فَنَقَعَ الطَّرِيقَ فَآخَذَ الْمَالَ وَكَتَلَ فَيَلْمُوهُ اِنْ يَقْتُلُهُ اَيُّهُ فَكُلُّهُ شَاءَ اِنْ شَاءَ قَتَلَهُ مُلْكًا وَاِنْ شَاءَ قَتَلَهُ يَغْيِرُ قَطْعٌ وَلَا صَلَافٌ اِنْ شَاءَ قَطَعَ يَدَهُ وَرَجُلُهُ مِنْ خِلَافٍ فَاِنْ لَمْ يَأْخُذِ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ اَوْ جَمَعَ عَقُوبَةً وَحَدَّثَ حَتَّى يَخْلُتَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ قَدْ هَذَا أَكْبَلُ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ رَوَاهُ اَبُو اَخِي الْاَكْبَرُ اَلَا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ اِنْ قَتَلَ وَآخَذَ الْمَالَ قَتَلَ مُلْكًا وَلَمْ يَقْطَعْ يَدَهُ وَلَا رَجُلُهُ وَاِذَا اجْتَمَعَ حَدٌّ اِنْ أَحَدُهُمَا يَأْتِي عَلَى صَاحِبِهِ يَدِي بِالَّذِي يَأْتِي عَلَى صَاحِبِهِ وَدَرِيءُ الْاَخْبَرُ تَرْجُمُهُ حَادِثٌ رَوَاهُ اَبُو اَبِي هَمَّانٍ كَمَا**
کہ جب کوئی مرد نکلم اور رانہرنی کرے یعنی ڈکا کہ مارے اور مال چھین لے اور قتل کر لے
تو جائز ہے وارث مقتول کو قتل کرنا اوسکا جسطح سے چاہے اگر چاہے تو سولی چڑھا کر ماری اور
اگر چاہے تو بدن قطع اور سولہ کے قتل کرے اور اگر چاہے تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں مقابل کا
کاٹے پھر اوسکو مار ڈالے اور اگر رانہرن فقط مال لے لے اور کسیکو ماری نہیں تو اوسکا ہاتھ اور پاؤں
مقابل کا کاٹا جاوے اور اگر نہ مال لے لے اور نہ قتل کرے تو تکلیف دیا جاوے مارے اور قید
کیا جاوے یہاں تک کہ نیک بات کہو امام محمدؐ نے کہا کہ یہ سب قول امام ابو ضیفہؓ کا ہے اور اسکو
بسم لیتے ہیں لیکن ایک صورت میں کہ اگر قتل کرے اور مال لے لے تو اوسکو سولی چڑھا کر مارا جاوے
اور اسکا ہاتھ پاؤں نہ کاٹا جاوے اور اگر دو صدین جہم ہو جاوین ایک دوسرے کے پیچھے آتے
ہوئی تو پچھلی کے ساتھ ابتدا کی جاوے اور دوسری دفع کی جاوے جیسے ہاتھ کاٹنا دوبار چوب
ہو تو پچھلی بار لے جاوے اور پہلی ساقط کی جاوے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ج**

عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ فِي سَارِقٍ سَرَقَ فَأَخَذَ فَأَنْفَلَتْ ثُمَّ سَرَقَ فَأَخَذَ الثَّانِيَةَ
 قَالَ يَقْطَعُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَلَا نَرَى عَلَيْهِ إِلَّا قَطْعًا وَاحِدًا وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْفِيَّةَ
 ترجمہ: ابوسہم سے روایت ہے، ایک چور کے حق میں کہ چوری کی اور کپڑا لیا بہ چوٹ لیا بہ چوری کی
 اور دوسری بار کپڑا لیا تو ابوسہم نے کہا کہ اسکا ہاتھ کاٹا جاوے، امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
 لیتے ہیں کہ اسکو بہ فقط ایک بار کاٹنا آتا ہے اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
 اخْبَرَنَا ابُو حَنْفِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْلَانُ عَنْ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ ابْنِ حَالَكٍ قَالَ
 لَا يَقْطَعُ مُتَعَلِّسٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنْفِيَّةَ رَحِمَهُ جَعْلَانُ بَصْرِي
 روایت ہے کہ حضرت علی نے کہا کہ اوپر کا ہاتھ نہ کاٹا جاوے، امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اور جگہ کا ہاتھ کاٹنا اسوطر نہیں آتا کہ وہ غصہ نہیں
 لیتا اور یہی مذہب ہے سب اماموں کا **بَابُ حَدِّ الشَّابِّشِ كَفْرٍ** جو کہ حد کا بیان **مُحَمَّدٌ**
 قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنْفِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الشَّابِّشِ إِذَا تَبَتَّرَ
 عَنِ الْمَوْتِ فَسَلَبَهُمْ أَنَّهُ يَقْطَعُ وَقَالَ ابُو حَنْفِيَّةَ لَا يَقْطَعُ لِأَنَّهُ مَتَّاعٌ غَيْرُ مُجَرَّدٍ لَكِنَّهُ مَبْرُجٌ
 حَرَكًا وَيَجْسُ حَتَّى يُجَدِّثَ خَيْرًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَلْعَنَانِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَفْتَى مُرَدَّانَ
 بَنِي الْحَكَمِ أَنَّ لَا يَقْطَعُهُ وَهُوَ قَوْلُنَا رَحِمَهُ جَعْلَانُ ترجمہ: جاد سے روایت ہے کہ ابوسہم نے کہا کفر جب کے
 حتمین کہا کہ جب کوئی مردوان کی قبر میں کودے اور انکا کفر جوہر اوسے تو اسکا ہاتھ کاٹا جاوے
 اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسکا ہاتھ نہ کاٹا جاوے ہوا سطلے کہ وہ اسباب غیر محرر ہے
 یعنی حفاظت میں نہیں لیکن اسکو مارنے تکلیف دی جاوے اور قید کیا جاوے یہاں تک کہ توبہ کر کر
 امام محمد نے کہا کہ پہونچے ہمارے ابوباس سے کہ اوس نے مردوان کو فتویٰ دیا کہ اسکا ہاتھ نہ
 کاٹے اور یہی ہے قول ہمارا **ف** امام ابوحنیفہ کے نزدیک کفر جوہر کا ہاتھ کاٹنا نہیں آتا اور
 ابویوسف اور قین اماموں کے نزدیک اسکا ہاتھ کاٹنا آتا ہے **بَابُ شَهَادَةِ أَهْلِ الذِّمَّةِ**
 عَلَى الْمُسْلِمِينَ اِبْنُ مُسْكَى كَوْنِ سَلْمَانٍ نَوْبِ وَرَسْتِ يَنْسِينُ مُحَمَّدٌ قَالَ اخْبَرَنَا ابُو حَنْفِيَّةَ
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى الشَّهَادَةُ بَيْنَكُمْ إِذَا بَحْصَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ
 حِينَ الْمَوْتِ يَرَانِ تَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ أَلَا تَتَذَكَّرُونَ

قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أُجِيزَ
 بِشَهَادَةِ الْقَافِ إِذَا قَاتَبَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا
 ترجمہ ہینے سے روایت ہے کہ عامر شیبی نے کہا کہ حرب قافوف تو برکے تو میں اوسکی گواہی مست کرتا ہوں
 امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم نہیں مانتے **بین محمد** قَالَ الْخَبَرَانَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ
 عَامِرِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ أَنَا أَقْطَعُ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ أَتَقِيلُ شَهَادَتِي وَكَانَ مِنْ
 خِيَارِهِمْ فَقَالَ نَعَمْ وَارَأَيْكَ لِدَاكَ أَهْلًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ كُلُّ مُحَمَّدٍ دُونِي
 سَوْفَ أَكُونُ أَوْ غَيْرُكَ إِذَا تَابَ قَبِلْتُ شَهَادَتَهُ إِلَّا الْمُخْدُودِي الْقَذَفِ خَاصَّةً
 لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا ترجمہ عامر شیبی سے روایت ہے کہ ایک مرد ہوا
 کہ قبیلے بنی اسد کا شیر کچر پاس آیا اور وہ اوجھ پر گزیدہ لوگوں میں سے تھا سو اوس نے کہا
 کہ کیا تو میری گواہی قبول کرتا ہے اوس نے کہا ہاں اور میں تجھکو اسکے لائق دیکھتا ہوں امام
 محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں کہ جو آدمی کہ چوری یا زنا یا کسی اور امر میں حدمار اجاوسے پر
 تو برکے تو اوسکی گواہی قبول ہے مگر جو خاص قذین حمارا جاوسے اوسکی گواہی قبول نہ جائے کہ خدا کا قہر ہے
 کہ نہ مانو اور نہ کی گواہی کسی **باب** شَهَادَةُ الْأُدْرِيِّ جَبَلِيٍّ گواہی کا بیان **محمد** قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ إِذَا أَخَذَ شَا
 هِدٌ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السُّوْلِ قَالَ لِلرَّسُولِ قُلْ لَهُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَيْنَكُمْ الْمَسْأَلَةَ وَ
 يَقُولُ إِنَّا أَخَذْنَا هَذَا الشَّاهِدَ دُرْدِرَ فَأَخَذَ دُرْدِرُ وَانْكَانَ مِنَ الْعَرَبِ أُرْسِلَ بِهِ إِلَى
 مَسْجِدِ قَوْمِهِ أَجْمَعٍ مَا كَانُوا فَقَالَ لِلرَّسُولِ مِثْلَ مَا قَالَ فِي الْمَرْثَةِ الْأُولَى قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَهَذَا كَانَ يَأْخُذُ أَبُو حَنِيفَةَ وَلَا يَرَى عَلَيْهِ ضَرْبًا وَآمَنًا فِي قَوْلِنَا فَلَمَّا نَرَى عَلَيْهِ مَعَ
 ذَلِكَ التَّعْذِيرَ وَلَا يَكْبَلُ بِهِ الرَّبْعَيْنِ سَوَاطِلَ ترجمہ ہینے سے روایت ہے کہ جب کوئی جبرگواہ
 پکڑا جاتا اور اہل عجم سے ہوتا تو شریح ایچی کو کہتے کہ انے کہہ کہ شریح کہو سلام کہتا ہے اور کہتا
 ہے کہ ہننے یہ جو ناگواہ پکڑا سو تم اس سے بچو اور اگر عرب سے ہوتا تو اوسکو اپنی قوم کی مسجد میں
 پہنچا جبکہ لوگ بہت جمع ہوتے بہ نسبت سابق کے اور کہتے ایچی کو مثل اوسکی کہ پہلی بار کہا
 امام محمد نے کہا کہ اسیکو امام ابو حنیفہ لیتے تھے اور اوسے بار نہیں دیکھتے تھے بلکہ فقط

گووان بہ مشہور کیا کافی سمجھتے تو لیکن ہمارے نزدیک تو اس کے ساتھ اس پر بغیر یہی آتی ہے اور نہ پہونچے
ساتھ اس کے جالیس کوڑوں کو محمدؐ نال اخبارنا ابو حنیفہؒ قال حدثنی رجل عن عامر
الشعبي انه كان يضرب شاهد الزور ما بينه وبين اربعين سوكتا قال محمدؐ
وبه نأخذ ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے کہ وہ مارے تو جو بوتے گواہ کو وہ مار کہ اس کی اور جالیس

کوڑوں کی درسیان ہے میں نے جالیس کے رٹوں کو کم کرتے تھے ابام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں

باب شہادۃ النساء ما يجوز منها وما لا يجوز عورتوں کی کیا گواہی درست ہے اور
کیا درست نہیں محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہؒ عن حماد بن ابراهيم قال شہادۃ

النساء مع الرجال جائزة في كل شيء ما خلا الخدود قال محمدؐ ونحن نقول ما
خلا الخدود والقصاص وهو قول ابو حنیفہؒ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا

کہ عورتوں کی گواہی جائز ہے ساتھ مردوں کو ہر چیز میں سوائے خدوں کے امام محمدؐ نے کہا کہ ہم کہتے
ہیں کہ سو خدوں اور قصاص کے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہؒ کا محمدؐ قال أخبرنا

ابو حنیفہؒ قال حدثنا حماد عن ابراهيم انه كان يجيز شهادة المرأة على

الاستيفال في العي قال محمدؐ وبه نأخذ اذا كانت عدلا مسلمة وكان أبو

حنيفة يقول لا تقبل على الاستيفال الا شهادة رجلين أو رجل واحد أو رجلان فاما

الولادة من المرأة فتقبل فيها شهادة المرأة اذا كان عدلا مسلمة فهذا عندنا

سواء ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ تھے ابراہیم جائز کہتے گواہی عورت کی بچہ کے آواز کرنے پر

امام محمدؐ نے کہا کہ ابراہیم لیتے ہیں جبکہ مرد عورت مقبرہ مسلمان اور ابو حنیفہؒ کہتے تھے کہ نہ قبول

کیا دے گواہی بچہ کو آواز کرنے پر مگر گواہی دو مردوں کی یا ایک مرد اور دو عورتوں کی لیکن

اپنی بی بی کی ولادت پر ایک عورت کی گواہی قبول ہے جبکہ ابو معتبر مسلمان پس یہ ہمارے نزدیک

برابر ہے یعنی اگر دعویٰ کرے عورت کہ میرا بیٹا ہے اور ایک عورت آزاد مسلمان اس کی

گواہی دے تو اس کی گواہی قبول ہے نزدیک ہماری اور ابو حنیفہؒ کے **باب** من لا تقبل

شهادة القرائب وغيرهما من شخص کی گواہی قرابت وغیرہ کے لیے درست نہیں محمدؐ

قال أخبرنا ابو حنیفہؒ قال حدثنا الهيثم عن شريح قال اربعة لا يجوز شهادة بعضهم

قال أخبرنا ابو حنیفہؒ قال حدثنا الهيثم عن شريح قال اربعة لا يجوز شهادة بعضهم

لِبَعْضِ الْمَرْأَةِ لِرَوْحِهَا وَالزَّوْجِ لَهَا رَنَّهُ وَلَا ابْنَ وَلَا بِنْتَهُ وَلَا شَرِيكَ لِيَشْرِيكَ
وَالْمُحَدِّثُ وَرَحَدُ أَنْ قَدْ قَالَتْ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَلْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا أَنَا قَوْلُ
أَخِيذُ شَهَادَةُ الشَّهِيدِ لِيَشْرِيكَ فِي غَيْرِ شَرْكَتَيْهِمَا تَرْجِيهِ سِتْمِ رَوْحِهَا وَكَهْ شَرْكَتَيْهِمَا كَمَا
بِأَرْوَاحِ مِنْ شَرْكَتَيْهِمَا كَمَا وَرَكَّ كَيْسُ عَوْرَتِ كِي كَوَاهِي خَاوَدِ كَيْسُ عَوْرَتِ
نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ كَيْسُ عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ
يَشْرِيكَ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي
إِمَامُ مُحَمَّدٌ كَمَا كَمَا سَيَكُونُ لِيَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي
كِي كَوَاهِي كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي
حَنِيفَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ أَنَّهُ قَالَ لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ لِرَوْحِهَا
وَالزَّوْجِ لَهَا رَنَّهُ وَلَا ابْنَ وَلَا بِنْتَهُ وَلَا شَرِيكَ لِيَشْرِيكَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ
تَرْجِيهِ سِتْمِ رَوْحِهَا وَكَهْ شَرْكَتَيْهِمَا تَرْجِيهِ سِتْمِ رَوْحِهَا وَكَهْ شَرْكَتَيْهِمَا كَمَا
بِأَرْوَاحِ مِنْ شَرْكَتَيْهِمَا كَمَا وَرَكَّ كَيْسُ عَوْرَتِ كِي كَوَاهِي خَاوَدِ كَيْسُ عَوْرَتِ
نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي
كِي كَوَاهِي كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي عَوْرَتِ نَمِينِ أَوْ رَوْدِ كِي كَوَاهِي
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُريجٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامُ إِلَى
أَبِي هُبَيْرَةَ يَكُلُّهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُريجٍ قَالَ كَتَبَ هِشَامُ إِلَى
وَعَنْ دِيَةَ الْأَصْبَاحِ وَعَنْ عَيْنِ الدَّائِمَةِ وَالرَّجُلِ يُعْرِضُ يُولَدُ وَغِنْدُ الْمَوْتِ مَكْتَبُ
إِلَيْهِ أَنَّ شَهَادَةَ الصَّبِيَّانِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ جَائِزَةٌ إِذَا اتَّفَقُوا وَجَرَّاحَاتُ النِّسَاءِ
وَالرِّجَالِ لِيَسْتَوِيَانِ فِي السَّرِّ وَالْمَوْحُوَّةِ وَتَحْتَلِفَانِ فِيمَا سَرَى لِيَلِكَ دِيَةَ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ
وَالرِّجَالِ سَوَاءٌ وَفِي عَيْنِ الدَّائِمَةِ رُبْعُ مَنَاقِبِهَا وَالرَّجُلُ يُعْرِضُ يُولَدُ وَغِنْدُ الْمَوْتِ أَنَّ
أَصْدَقِي مَا يَكُونُ غِنْدُ الْمَوْتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَكْلَهُ نَلْخُذُ إِلَّا فِي خَصْلَتَيْنِ أَحَدُ
شَهَادَةِ الصَّبِيَّانِ غِنْدُ نَا طَلُّ أَوْ اتَّفَقُوا إِلَّا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُعْمَلُ فِي كِتَابِهِ
وَأَسْهَدُ وَأَدْفِي عَدْلِي مِنْكُمْ وَأَسْتَشْهِدُ وَأَسْهَدُ مِنْ جِلْدِي فَإِنْ لَمْ يَكُنْ نَا طَلُّ
فَرَجُلٍ وَأَمَّا أَنْ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَاءِ وَالصَّبِيَّانِ لَيْسُوا بِمِمَّنْ يُوصَفُ أَنْ

يَكُونُوا عَدُوًّا وَلَا يَمْنَنَ بِرِضَايِهِ مِنَ الشَّجْدَةِ وَالْخَصْلَةِ الْآخِرَى جَرَأَاتُ النَّسَاءِ
 عَلَى الْمُصْطَفَى مِنْ حَادِثَاتِ الرِّجَالِ فِي السِّنِّ وَالْمَوْضِعَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ بشر یہ روایت ہے کہ ہشام نے پانچ چیز بوبینہ کے لیے ابن ہبیرہ کو لکھا ایک لڑکوں کی گواہی
 سے دوسرے مردوں کے زخموں سے قیسرے اونگلیوں کی دیت ہو چوتھے چار باہمی کے
 انکھ سے پانچویں اس مردی کہ موت کے وقت اپنے بیٹے کا انکار کرے سو ابن ہبیرہ نے اسکی طرف
 لکھا کہ لڑکوں کی گواہی آپس میں ایک دوسرے پر درست ہے جبکہ متفق ہوں اور عورتوں اور
 مردوں کے زخم اور دانت اور موضع میں برابر ہیں یعنی جو مرد کے دانت کی دیت ہو سو ہی دیت
 کے دانت کی دیت ہو اور انکو سوای اور جنوں میں مختلف ہیں اور ہاتھ پاؤں کی اونگلیوں
 کی دیت برابر ہے اور اگر کوئی چار باہمی کی انکھ ہوڑ دیوے تو اسکے دل کی چوتھائی دینے
 آتی ہے اور جو مرد موت کے وقت اپنے بیٹے کا اقرار کرے اسکا اقرار صحیح ہے کہ وہ موت کے
 وقت زیادہ تر سچ کہتا ہے امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں مگر دو حکموں میں ایک یہ
 کہ لڑکوں کی گواہی ہمارے نزدیک باطل ہے خواہ متفق ہوں یا مختلف ہو طے کہ خدا تعالیٰ
 اپنی کتاب میں فرماتا ہے کہ گواہ کرو دو مرد معتبر اپنے میں ہو اور گواہ کرو دو گواہ اپنے مردوں پر
 سے ہر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں جنکو تم پسند کرتے ہو گو کہ ہوں میں سے سو
 لڑکے نہیں اون لوگوں میں سے کہ اولیٰ عادل کہا جاوے اور نہ اون لوگوں میں سے
 کہ انکو گواہوں سے پسند کیا جاوے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ عورتوں کے زخموں کی آدمی دیت
 ہے مردان کے زخموں سے دانت اور موضع وغیرہ میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ أَرَبَعَةٌ لَا تَجُوزُ فِيهَا
 شَهَادَةُ النَّسَاءِ الزَّنَا وَالْقَذْفُ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَالسُّكْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُنُ
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابن ہبیرہ نے کہا کہ چار چیزیں ہیں جن
 میں عورتوں کی گواہی درست نہیں زنا اور قذف اور شراب کا پینا اور نشے کا ہونا امام
 محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ
 الْوَعِيدَةِ بَيَانِ اِس جہیز کا کہ جائز ہے وصیت صرف وصیت اسکو کہتے ہیں کہ کوئی

ہم لیتے ہیں کہ جس سے پہلے وارثوں کا وصیت کو جائز رکھنا کچھ چیز نہیں اور اگر مرنے کے بعد ہسکو جائز کہیں
 اور وہ تہائی ہو یا تہائی سے زیادہ تو یہ جائز ہے اور نہیں جائز ان کے رجوع کرنا بھی اسکے اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** الرَّجُلُ يُوَصِّي بِالْوَصَايَا أَوْ بِالْعَتَقِ أَوْ كُوفِي وَكُمِي مِثْلَيْنِ
 کرے یا غلام آزاد کرنے کی وصیت کرے تو اس کا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ فِي الْوَصِيَّةِ مُلَانٌ خُذُوا عَطْوًا فَلَنَا أَلْفَ دِرْهَمٍ
مِلْدًا بِالْعَتَقِ وَإِذَا قَالَ اعْتِقُوا فَلَنَا وَأَعْطُوا فَلَنَا كَذَا أَوْ كَذَا فَمَا لِحَصْمٍ كَذَا قَالَ لَعَطْوًا
فَلَنَا هَذَا الْعَبْدُ بِعَيْنِهِ وَأَعْطُوا فَلَنَا كَذَا أَوْ كَذَا أَبْدَى بِهَذَا الَّذِي يَعْنِيهِ مِنَ الثَّلَاثِ
قَالَ مُحَمَّدٌ فِيهِ نَأْخُذُ نِيْمًا وَصَفَتْ مِنَ الْعَتَقِ مَا إِذَا قَالَ لَعَطْوًا فَلَنَا هَذَا الْعَبْدُ بِعَيْنِهِ
وَأَعْطُوا فَلَنَا كَذَا وَكَذَا أَخْطَأْنَا فِي الثَّلَاثِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا وَرَوَيْتُ عَنْ
أَبِي إِسْحَاقٍ كَيْفَ كُنِيَ ثَمْرٌ وَصِيَّتَ مِنْ كَيْفٍ كَفُلَانٍ غُلَامٌ آزَادَہُ اور فُلَانِے کو ہزار درہم دو تو یہ غلام
آزاد کیا جاوے اور اگر کہے کہ فُلَانِے کو آزاد کرو اور فُلَانِے ایسا ایسا مال دو تو پہلے مال دیا جاوے
اور اگر کہے کہ فُلَانِے کو یہ غلام دیدو اور فُلَانِے کو ایسا ایسا مال دو تو پہلے تہائی مین سے غلام
دیا جاوے امام محمد نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں اور سچیز مین کہ بیان کی آزاد کرنے سے معنی
پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اس کے بعد اگر کچھ تہائی سے بچے تو دوسری وصیت جاری کے
جاوے والا خیر اور اگر کہے کہ فُلَانِے کو بعینہ یہ غلام دیدو اور فُلَانِے کو اتنا اتنا مال دو تو دونو
تہائی مین خاص ہنگامی یعنی فقط تہائی مین سے دونو کو حصہ دیا جاوے تہائی سے زیادہ دینا
درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَدِّهِ**
عَنْ إِسْرَافِيلَ بْنِ أَبِي هَيْمَةَ قَالَ لَعَبْدٍ لِّلرَّجُلِ لَعَبْدٌ بِعَيْنِهِ وَيُوَصِّي بِالْآخِرِ ثَلَاثَ مَالٍ قَالَ
يُعْنِي هَذَا الْعَبْدَ وَيُعْنِي هَذَا مَا بَقِيَ اِنْ بَقِيَ شَيْءٌ وَلَئِنْ أَوْصَى لِهَذَا اِمْلَاكَةً يَدْرِهِمْ
وَلِهَذَا اِثْلُكَ مَالَهُ اعْطَى هَذَا مِائَةً وَالْآخِرُ مَا بَقِيَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا
كَأَخْذَ هَذَا وَلَكِنْ مَكُوبَتِ الْوَصِيَّةِ يَتَخَصَّانِ فِي الثَّلَاثِ يَوْمِئِذٍ جَمَاعًا وَلَا يَكُونُ
وَاحِدًا مِنْهُمَا يَأْخُذُ فِي الثَّلَاثِ مِنْ صَاحِبِهِ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا اِبْرَاهِيمُ
عَنْ يَرْوَيْكَ مَرَّةً وَكُتِبَ فِيهِ كَيْفَ كُنِيَ مَرَّةً كَيْفَ كُنِيَ مَرَّةً كَيْفَ كُنِيَ مَرَّةً كَيْفَ كُنِيَ مَرَّةً كَيْفَ كُنِيَ مَرَّةً

تمای مال کی وصیت کرے کہ اس کے پہلے یہ غلام دیا جاوے اور چوتھائی سے باقی رہے سود و سر کو دیا جاوے
 اگر کوئی چیز باقی رہے اور اگر ایک سود و سر کی وصیت کی اور ایک کے لیے تمای مال کے
 وصیت کی تو پہلے کو سود و سر دیا جاوے اور چوتھائی رہے سود و سر کو دیا جاوے امام محمد نے
 کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن وصیت دلو دونوں تمای میں خاص ہو لگو اور ان میں ہر کوئے
 تمای کا اپنے ساتھی سے زیادہ حقدار نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** یعنی بلکہ
 تمای میں دونوں شریک ہیں اس میں ہر دونوں کو حصہ دیا جاوے اور تمای سے زیادہ دینا
 درست نہیں **محمد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
 فِي الرَّحْلِ يُعْتَقُ ثَلَاثُ عَبْدٍ عِنْدَ الْمَوْتِ وَقَدْ أَوْصَا بِوَصَايَا قَالَ أَيْدِي بَعِثُ
 ثَلَاثُ غُلَامٍ وَلَا يُعْتَقُ مِنْهُ إِلَّا مَا أَعْتَقَ وَلَيْسَ يُعْتَقُ فِيهَا لَمْ يُعْتَقِ مِنْهُ فَإِذَا
 أَوْصَى مَعَ عَتَقَ ثَلَاثَ يَوْمَ صَايَا وَلَهُ مَالٌ جَعَلَ ثَلَاثًا سَعَايَةٍ فِيمَا أَوْصَى بِهِ وَلَا
 جَعَلَ ذَلِكَ لِلْوَرَثَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ وَأَمَّا فِي قَوْلِنَا فَإِذَا عَتَقَ
 ثَلَاثَ يُتَوَكَّلُ لَهُ وَبَدِي بِمَنْ ثَلَاثَ مَالٍ الْمَيِّتِ قَبْلَ الْوَصَايَا فَإِنْ بَقِيَ
 شَيْءٌ كَانَ لِأَصْحَابِ الْوَصَايَا بِالْحَصْرِ رَحْمَةُ إِبْرَاهِيمَ رَوَيْتُ عَنْ أَوْسٍ مَرَدَّ عَنْ
 مِثْلِهِ كَمَوْتِهِ وَذَلِكَ أَنَّهُ غُلَامٌ كِ تَمَايَ أَرَادَ كَرَّهِ أَوْ كَرَّهِ خَيْرُ زَوْجٍ كِ وَصِيَّتِ كِ هُوَ كَمَا
 كِه بِلَمَّ أَوْ كَرَّ غُلَامٌ كِ تَمَايَ أَرَادَ كِبَاوَسَ أَوْ نَسَبِ أَرَادَ هُوَ اس سَ كَرَّ جَوَّ كِ أَرَادَ هُوَ
 أَوْ سَمِعَ كَرَّ بَاوَسَ غُلَامٌ أَوْ سَمِعَ مِثْلَ كَرَّ نَسَبِ أَرَادَ هُوَ اس سَ كَرَّ جَوَّ كِ أَرَادَ هُوَ
 أَرَادَ كَرَّ أَوْ كَرَّ اس كِ تَمَايَ أَرَادَ كَرَّ كِ سَاوَسَ أَوْ كَرَّ وَصِيَّتِ كَرَّ أَوْ كَرَّ بَاوَسَ اس كِ هُوَ كَرَّ
 جَوَّ مِثْلَ اس كِ سَمِعَ كِ أَوْ سَمِعَ مِثْلَ كَرَّ وَصِيَّتِ كَرَّ سَاوَسَ اس كِ سَمِعَ اس كِ هُوَ كَرَّ
 لِمَ نَسَبِ مِثْلَ تَمَايَ نَسَبِ وَهَلْ خَيْرَاتِ كَرَّ جَوَّ كَرَّ وَصِيَّتِ كَرَّ نَسَبِ مِثْلَ كَرَّ كَرَّ كَرَّ
 قَوْلُ هُوَ امام ابو حنیفہ کا اولیہ ہمارے قول میں توجب اسکی تمای مال میں سے پہلے اور وصیت
 آراد ہو جاتا ہے اور ابتدا کی جاوے ساتھ اسکی میت کی تمای مال میں سے پہلے اور وصیت
 کے سوا اگر کوئی چیز باقی رہے تو اور وصیت والوں کو دیا جاوے ساتھ حصہ کے **محمد**
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّحْلِ يُعْتَقُ عَبْدٌ عِنْدَ

الْمَوْتِ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ فِي قِيَمَتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَأْخُذُ إِذَا كَانَ الدَّيْنُ مِنْ خِلِّ الْقِيَمَةِ أَوْ أَكْثَرَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ
 غَيْرُهُ فَإِنْ كَانَ الدَّيْنُ أَقَلَّ مِنَ الْقِيَمَةِ سَعَى فِي مُقَدَّارِ الدَّيْنِ مِنْ قِيَمَتِهِ
 لِلْغُرْمَاءِ فِي ثَلَاثَةِ مَا بَقِيَ لِلْوَرَثَةِ وَكَانَ لَهُ الثَّلَاثُ وَحِصَّةٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابْنُ سِيرٍ
 سے روایت ہے کہ اوس مرد کے حق میں کہ موت کے وقت اپنا غلام آزاد کرے اور اس پر قرض ہو کہ اس
 اپنی قیمت میں غلام کو سہمی کسای جاوے امام محمد نے کہا کہ اس کی کو سہم لیتے ہیں جبکہ قرض اس کو
 قیمت کے برابر ہو یا زیادہ اور اس کو سہمی اور اس کا کچھ مال نہ ہو اور اگر قرض اس کی قیمت سے کم ہو تو قرض
 کے مقدار اور اس سے سہمی کرائی جاوے و ہر طور پر غلام ہون کے اور دو تہائی میں کہ باقی ہون کے
 وارثوں کے اور تہائی میں اس کی وصیت جاری ہوگی یعنی تہائی خیرات کی جاوے گی اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْكُفْنِ
 مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ بَدَأُ بِهِ قَبْلَ الدَّيْنِ وَالْوَصِيَّةِ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ وَابْنُ سِيرٍ کہ ابراہیم نے کہا کہ کفن تمام مال میں ہوتا ہے امام محمد
 نے کہا کہ اس کی کو سہم لیتے ہیں کہ قرض اور وصیت کے پہلے کفن کیا جاوے ہر باقی سے قرض ادا
 کیا جاوے ہر وصیت اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ مَا أَوْحَى بِهِ الْمَلِئُتُ مِنْ وَصِيَّةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ أَوْصَافًا
 أَوْ نَكَدًا وَكَفَّارَةً يَمِينٍ فَهُوَ مِنَ الثَّلَاثِ إِلَّا أَنْ تَشَاءَ الْوَرَثَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَكَذَلِكَ مَا أَوْحَى بِهِ مِنْ حَجَّةٍ قَرِيبَةٍ أَوْ لَكَوَةٍ
 أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ مِنَ الثَّلَاثِ إِلَّا أَنْ يُحْذِرَ الْوَرَثَةُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ فَيَجُوزُ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ وَابْنُ سِيرٍ کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر سب کسی چیز کی وصیت کرے
 جو اس پر لازم ہو یا روزہ ہو یا نذر یا کفارہ متم کا تو وہ تہائی مال میں سے جاری ہوگی مگر وراثت
 چاہے تو زیادہ میں ہی جاری ہو جاوے گی امام محمد نے کہا کہ اس کی کو سہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اس طرح وہ چیز کہ وصیت کرے ساتھ اس کو حج فرض سے یا زکوٰۃ

یا اون کے غیر سے تو ہی بتائی مال میں سے جاری ہوگی مگر یہ کہ اگر وارث تمام مال میں سے جائز کسیر لے جائے
 ہوگی اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِمْ**
قَالَ يُبَدُّ أُولَ الْعِتْقِ مِزَ الْوَصِيَّةِ فَإِنْ فَضَّلَ شَيْءٌ مِنَ الثَّلَاثِ فُصِمَ بَيْنَ أَهْلِ الْوَصِيَّةِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي خِتِيقِ الْبَابِ فِي الْمَرْضِ وَالْكَافِرِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادُ
 روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ وصیت میں سے پہلے غلام آزاد کیا جاوے پھر اگر تہائی میں سے
 کوئی حصہ باقی رہے تو اہل وصیت میں تقسیم کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
 لیتے ہیں عتق اور مدبر کرنے کے باب میں جو بیماری میں واقع ہو اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِمْ قَالَ مَا أَوْطَى بِهِ النَّسَبُ مِنْ نَدَرٍ أَوْ رَقَبَةٍ
فَإِنْ تَلَاكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادُ رَوَيْتُ
 کہ ابراہیم نے کہا کہ چیز کہ وصیت کرے ساتھ اس کے میت نذر سے یا غلام آزاد کرنے سے تو وہ تہائی
 مال میں سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِمْ قَالَ لِحَبِيبِ الرَّادِّ أَوْصَتْ
وَهِيَ تَطْلُقُ شَمَّ مَاتَتْ فَوَصِيَّتُهُمَا مِنَ الثَّلَاثِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ لَا تَمَّا لِيَنِي
يَقُولُ وَصِيَّتُهُمَا مِنَ الثَّلَاثِ قَوْلُ مَا وَهَبْتُ أَوْ تَصَدَّقْتُ بِهِ فِي ذَلِكَ الْحَالِ فَهُوَ مِنَ
الثَّلَاثِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادُ رَوَيْتُ ہے کہ ابراہیم نے حاملہ عورت کے
 حق میں کہا کہ جب وصیت کرے اور وہ جننے کے درمیں مبتلا ہو پھر مر جاوے تو وصیت اہل
 تہائی سے جاری ہوگی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا
 جاری کرنے سے یہ ہے جو کہ میرے یا خیرات کرو احوال میں تو تہائی مال میں سے جاری ہوگی اور یہی
 قول ہے امام ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِيهِمْ فِي الرَّجُلِ يَخْتَارِي**
إِبْنَتَهُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِأَنْفَرِ دَرْهِمٍ أَنَّهُ إِنْ بَلَغَ الَّذِي أَخْطَأَ فِيهِ الثَّلَاثُ وَرِثَ وَارِثَاتُ
تَمَّتْهُ دُونَ الثَّلَاثِ رِثَ وَإِنْ كَانَ أَكْثَرُ مِنَ الثَّلَاثِ وَاسْتَعْفَى فِي شَيْءٍ لَمْ يَرِثْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَكْلَهُ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ وَمَا فِي قَوْلِنَا فَإِنَّهُ يَرِثُ فِي ذَلِكَ كُلِّهِ
وَقِيمَتُهُ دِينَ عَلَى حَسَابِ بِمَا عَمِلَ لَهَا دُونَ نَفْلٍ إِنْ كَانَ عَلَيْهِ وَيَأْخُذُ

کال اعتقاد الی کو کہ اور سکا کوئی عضو ناقض نہ ہو **باب عتیق المذکور اقم الکوکید مدبر اور ام**
 ولد کے آزاد کرنے کا بیان **ف** مدبر اور ام غلام کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے غلام کو کہے کہ میرے
 مرنے کے بعد یہ آزاد ہے پس ایسے غلام کا بیچنا امام شافعی اور احمد کے نزدیک جائز ہے اور امام
 اعظم کے نزدیک مدبر و قسم کا ہونا ہے ایک مدبر مطلق اور ایک مدبر مقید مدبر مطلق وہ غلام ہے
 کہ اسکا مالک اسکو کہے کہ میرے مرنے کے بعد یہ آزاد ہے اور مدبر مقید وہ غلام ہے کہ اسکا مالک
 کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مر گیا تو یہ آزاد ہے پس مدبر مطلق کا بیچنا اور مدبر مقید کرنا درست نہیں لیکن
 آزاد کرنا اسکا درست ہے اور جائز ہے حضرت کردانی اس سے اور اگر لوٹنی ہو تو جائز ہے مالک کو صحبت کرنی اس سے اور نکاح کرنا
 اسکا بغیر مناسکی کر اور جب مالک جاوے تو وہ آزاد ہو جائی ہر مالک کو تنائی مال میں سے اور اگر نکاح کر تنائی کی حساب سے
 آزاد ہو اور مدبر مقید کا بیچنا درست ہے اور اگر وہ اسی بیماری میں مر جاوے تو وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ام ولد اور
 لوٹنی کو کہتے ہیں کہ اپنے مالک کے بچہ چنے اور سکا بیچنا اور مدبر مقید کرنا بھی درست نہیں اور اس پر
 اجماع ہو چکا اور جو روایت کہ اس کے بر خلاف آئی ہے وہ منسوخ ہے **محمد قال أخبرنا**
ابو حنیفہ عن حماد بن ابراہیم قال فی ذلک المذکور الملوک فی حال تدبیرھا
منذ لکھا قال محمد بن یحییٰ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے
 کہ ابراہیم نے کہا کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مدبر ہونے کی حالت میں پیدا ہوا ہو جائے اس کے
 یعنی وہ ہی مدبر ہے مالک کے مرنے کے بعد وہ بھی آزاد ہو جاوے گا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم
 لینے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد قال أخبرنا ابو حنیفہ عن حماد**
عن ابراہیم قال ذلک لفر لولد من غیر سیدھا اذا ولد فہو ام ولد غیر لکھا
قال محمد بن یحییٰ ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
 کہ ام ولد کا بچہ جو اس کے مالک کے سوا کسی اور کسی کے لطف سے ہو جائے اسکو ہے یعنی اسکا
 بیچنا اور مدبر کرنا بھی درست نہیں جبکہ چنے اسکو اس حال میں کہ وہ ام ولد ہو امام محمد
 نے کہا کہ اسکو ہم لینے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد قال أخبرنا ابو حنیفہ**
عن حماد عن ابراہیم عن عمر بن الخطاب انہ کان یتادی علی منیر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فی بعر امھات لاولاد انہ حرام اذا ولدت الامم لیسیدھا

حَقِيقَةً وَلَيْسَ عَلَيْهَا بَعْدُ ذَلِكَ رَيٌّْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ اَلَا تَهْتُمُّعُ لَكَ بِمَا هَا
 كَ اَدَامَ حَتَّى تَرْجِعَهُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ حَضْرَتِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ
 يَرَامُ وَلَدُ بَنِي كَلْبٍ يَحْتَجُّ عَلَى بَابِ بَيْنِ يَكْرَتِ تَبِي كَيْفَ حَرَامٌ هِيَ حَرْبُ كَوْنِ لَوْنِي اِسْمُهُ مَالِكُ بْنُ
 جَبْرِ لَوْ اَزَادَ هُوَ بَابِي هُوَ اَوَّلُ مَكْرٍ عَدَاوَةِ غُلَامِي نَبِيْنِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعْنِي كَمَا كَيْفَ اِسْمُ كَوْنِ يَتِيْمٍ هِيَ بَيْنِ لَيْكُنْ
 وَهِيَ نَفْعٌ اَوْ ثَمَانِي كَيْفَ مَالِكُ كَيْفَ حَرْبُ تَكْرِيْمُهُ اَوْ اَوْسُ حَصْبَتُ كَرْنِ اَوْ سَكُو دَرْسُ مُحَمَّدٍ
 قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدًا عَنْ اَبِي هَبِيْمٍ فِي السَّقَطِ مِنَ الْاَمَةِ اَنَّهُ مَا
 كَانَ لَا يَسْتَبِيْنُ لَمْ اَسْمَعْ اَوْ عَلِيٍّ فَعَدَا تَهْتُمُّعُ وَلَا تَكُنْ بِهِ اُمُّ وَلَدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهِ نَأْخُذُ اِذَا لَمْ يَسْتَبِيْنِ مِنَ السَّقَطِ شَيْءٌ يُدْرِكُ اَنَّهُ وَلَدٌ لَمْ تَكُنْ بِهِ اُمُّ وَلَدٍ اُمُّ وَلَدٍ
 وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِعُهُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَيْتُ عَنْ كَيْفَ نَجِي كَيْفَ بِيَانِ بَيْنِ كَوْنِ لَوْنِي كَيْفَ پُثِ سِ
 كَرِي حَرْبُ تَكْرِيْمُهُ نَظَامُ هُوَ اَوْسُ كَيْفَ اَوْغْلِي بَا اَنَّهُ بَا مَنَّهُ تَبِي تَكْرِيْمُهُ اَزَادَ نَبِيْنِ هُوَ اَوْسُ
 اِمَامِ وَلَدِ نَبِيْنِ هُوَ اِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعْنِي كَمَا كَيْفَ اِسْمُ كَوْنِ يَتِيْمٍ هِيَ بَيْنِ كَيْفَ تَكْرِيْمُهُ كَيْفَ نَجِي كَيْفَ نَجِي
 حَرْبُ سِجَا نَجَا بُو كَوْنِ كَيْفَ تَبِي تَكْرِيْمُهُ اَوْسُ كَيْفَ اَوْغْلِي بَا اَنَّهُ بَا مَنَّهُ تَبِي تَكْرِيْمُهُ اَزَادَ نَبِيْنِ هُوَ اَوْسُ
 قَوْلُ اِمَامِ ابْنِ حَنِيفَةَ كَيْفَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمْدًا عَنْ
 اِبْرَاهِيْمَ فِي اُمِّ وَلَدٍ تَغْبِيْنُ قَالَ لَا تَبَا عِلَّ اَحَالٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِعُهُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَيْتُ عَنْ اِمَامِ وَلَدِ كَيْفَ حَرْبُ تَكْرِيْمُهُ اَزَادَ نَبِيْنِ هُوَ اَوْسُ
 اَوْسُ كَيْفَ نَجَا بُو دَرْسُ نَبِيْنِ اِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعْنِي كَمَا كَيْفَ اِسْمُ كَوْنِ يَتِيْمٍ هِيَ بَيْنِ اَوْسُ كَيْفَ اَوْغْلِي بَا اَنَّهُ
 كَيْفَ مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ فِي التَّجْلِ بِرُوْحِ اُمِّ
 وَلَدِهِ عَبْدًا قَتَلَهُ اَوْ لَدَا اَسْمُهُ يَهُوْ قَالَ فَعِي حَرْبُ وَاقْدَا هَا اَحْدَا رُوْحُ بِالْحِيَارِ
 اِنْ شَاءَتْ كَانَتْ مَعَ الْعَبْدِ وَانْ شَاءَتْ لَمْ تَكُنْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِعُهُ اِبْرَاهِيْمَ رَوَيْتُ عَنْ اَبِي هَبِيْمٍ اَبِي مَرْوَا حَرْبُ بَيْنِ كَوْنِ اِسْمُهُ كَوْنِ كَوْنِ غُلَامِ
 نَكْرَحُ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ
 اَزَادَ هُوَ اَوْسُ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ كَوْنِ
 مُحَمَّدٍ نَعْنِي كَمَا كَيْفَ اِسْمُ كَوْنِ يَتِيْمٍ هِيَ بَيْنِ اَوْسُ كَيْفَ اَوْغْلِي بَا اَنَّهُ بَا مَنَّهُ تَبِي تَكْرِيْمُهُ اَزَادَ نَبِيْنِ هُوَ اَوْسُ

[illegible]

شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو رب غلام آزاد ہو جاتا ہے اور باقیوں کو اس کے آزاد کرنے کی طرف
کوئی راہ نہیں ہو اگر معتق مالدار ہو تو اپنے شریکوں کی حصوں کا ضامن ہوگا اور غفلت ہو تو
کرے غلام واسطے شریکوں اس کے کے ان کی حصوں میں قیمت اپنی سے محمدؐ قال قال ابن
ابو حنیفہ عن حماد بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
ان شاء اعتق وكان الولاء بينهما او يضمنه ويكون الولاء للصامین وان كان
معترا استسعاہ وكان الولاء بينهما قال محمدؐ وهذا قول ابی حنیفہ واما
فی قولنا فلا سیل کہ علی عتقہ بعد عتق صاحبہ واما صار حراً حیث اعتق
صاحبہ وان كان المعتق مؤسراً ضمن حصته صاحبہ فان كان معتراً اسعى العبد
فی حصته صاحبہ لیس لک غیر ذلک والولاء فی الوجهین جمیعاً للمولی المعتق
الاذکر ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے ایک غلام کے حق میں کہ دو آدمیوں کے درمیان شریک
ہو سو ایک اپنا حصہ آزاد کر دیوے ابراہیم نے کہا کہ دوسرا شریک اگر چاہے تو اپنا حصہ آزاد
کرے اور حق و رشتہ اس کے کا دونوں کے درمیان ہوگا یا اس کو ضامن بنیں اس کے اور اس
اپنا حصہ برہنہ کرے اور حق و رشتہ اس کے کے لیے ہوگا اور اگر غفلت ہو تو غلام سے استعا کرے
اور حق و رشتہ کے درمیان ہوگا امام محمدؐ نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ابراہیم
قول میں ہوا اس کو اس کے آزاد کرنے کی طرف کوئی راہ نہیں بعد آزاد کرنے شریک اس کے
کے اور معتق وہ آزاد ہو چکا جبکہ اس کے ساتھی نے اس کو آزاد کیا اور اگر معتق مالدار ہو تو
اپنے شریک کے حصے کا ضامن ہوگا اور اگر غفلت ہو تو سعی کرے غلام اس کے شریک کے حصے
میں اس کے سوا اس کے لیے اور کچھ نہیں آتا اور حق آزادی کا دونوں صورتوں میں پہلے
آزاد کرنے والے مالک کے لیے ہوگا باب میں اعتق نصف عیدہ اگر کوئی اپنے
غلام کا ادب حاصل کرے تو اس کا حکم ہے محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہ عن
عن حماد بن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق عن ابی اسحاق
الاولا اعتق منہ ویمینا کہ یعتق منہ قال محمدؐ وهذا قول ابی حنیفہ واما
فی قولنا اذا اعتق منہ جزاء قل ادکثر عتق کلہ وکم یسع لہ فی شیء والله

سُبْحَانَكَ وَتَعَالَى عِلْمُكَ تَرْجُمۃ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنی سخت ترین بات پر
 غلام کا آدھا حصہ آزاد کرے تو نہیں آزاد ہوتا اس سے مگر جو آزاد ہو ایسے آدمی غلام آزاد ہو گا
 اور آدھا غلام رہے گا اور سہی کرایا جاوے غلام اور پھر میں کہ نہیں آزاد ہوئی اور سہی غلام
 محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور ایسا ہمارے نزدیک تو جب غلام کی ایک چیز آزاد
 ہو جاوے خواہ تھوڑی ہو یا بہت تو تمام غلام آزاد ہو جاتا ہے اور نہ سہی کیا و سہی اس کے
 لیے کسی چیز میں **بَابُ مَمْلُوكٍ بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَاتِبٌ أَحَدُهُمَا فَصِيحٌ أَوْ كَرَمِي**
 غلام فرواد میںون کے درمیان مشترک ہو اور ایک اپنا حصہ کتاب کر دیوے تو اس کا کیا حکم ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ فِي مَمْلُوكٍ
بَيْنَ ثَلَاثِينَ قَالَ لَا يَجُوزُ مَكَاتِبُهُ أَحَدُهُمَا إِلَّا بِإِذْنِ شَرِيكِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبٌ
لَا خُذْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمۃ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا اس غلام کے حق
 میں کہ دو شریکوں کے درمیان ہو کہ نہیں جائز ہے مکاتبت ایک کی دونوں میں سے مگر ساتھ
 اجازت شریک اپنے کے امام محمد نے کہا کہ اس کی وہ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
كَامُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الْمَكَاتِبِ كَوْنِ بَيْنَ رَجُلَيْنِ
فَيَكَاتِبُ أَحَدُهُمَا فَصِيحٌ قَالَ لَشَرِيكِهِ أَنْ يَرُدَّ الْمَكَاتِبَةَ إِذَا عَلِمَ وَإِذَا كَانَتْ
الْمَسْلُوكُ بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِذَا رَادَّ أَحَدُهُمَا أَنْ يَكَاتِبَهُ عَلَى فَصِيحٍ قَالَ لَا يَجُوزُ
مَكَاتِبَتُهُ عَلَى فَصِيحٍ إِلَّا بِإِذْنِ صَاحِبِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ قَرِيبٌ لَخُذْ وَهُوَ قَوْلُ
 ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمۃ حماد سے روایت ہے اس غلام کے حق میں دو شریک درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت کر دیوے کہ جائز
 ہے یا نہیں کو پھر نہ کتابت اس کی کا جب غلام کو درمیان مشترک ہو اور ایک اپنے حصے کی مکاتبت
 کرنی چاہے تو نہیں جائز ہے اس کو مکاتبت حصے اپنے کی مگر ساتھ اجازت شریک اپنے
 کے امام محمد نے کہا کہ اس کی وہ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ**
مَكَاتِبَةِ الْمَكَاتِبِ مکاتبت کی کتابت کا بیان **ف** مکاتبت اس غلام کو کہتے ہیں
 کہ اس کا مالک اس کو لکھ دیوے کہ جب تو اس قدر روپیہ ادا کریگا تو تو آزاد ہے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي جَالِبٍ فِي الْمَكَاتِبِ

قَالَ يَغْتَرِبُ بِقَدْرٍ مَا آذَى وَيُرْقِ مِنْهُ بِقَدْرٍ مَا حُجِّنَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ كَيْفَ كُنْتُ
 اَمَّا سَمْعَةُ كَتَبَ كَوْحِي مِثْلَ كَمَا كَجَبْدَرٍ بِلِ كِتَابِ اَوَاكِرَ اَوْ سَقْدَرَا اَوْ هُوْكَ اَوْ حَقْدَرِ كَيْ اَزَادَ
 كُنْتُ سَمْعَةَ اَوْ اَوْ سَقْدَرَا اَوْ هُوْكَ اَوْ حَقْدَرِ كَيْ اَزَادَ كُنْتُ سَمْعَةَ اَوْ اَوْ سَقْدَرَا اَوْ هُوْكَ اَوْ حَقْدَرِ كَيْ اَزَادَ
 عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمَكَاتِ قَالَ اِذَا اَذَى فَيَمْنَهُ رَقِبَتْ
 فَيَمْنَهُ رَقِبَتْ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ كَيْ كَعْبِدُ بْنُ سَعْدٍ رَكَتَيْ حَقِّ مِثْلَ كَمَا كَرَبِ
 اِبْنِ كَرَبِ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 كُنْتُ سَمْعَةَ اَوْ اَوْ سَقْدَرَا اَوْ هُوْكَ اَوْ حَقْدَرِ كَيْ اَزَادَ كُنْتُ سَمْعَةَ اَوْ اَوْ سَقْدَرَا اَوْ هُوْكَ اَوْ حَقْدَرِ كَيْ اَزَادَ
 اَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي الْمَكَاتِ قَالَ هُوَ
 مَكَاتٍ مَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ نَقْلٌ مِمَّا كَتَبَتْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَقَوْلُ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اَحَبُّ إِلَيْنَا
 قَالُوا لَوْ بَخِيفَةَ فِي الْمَكَاتِ مِنْ قَوْلِ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ اَبُو حَنِيفَةَ وَقَوْلُ عَائِشَةَ
 فَيَمَّا كُنَّا وَبِهِ نَأْخُذُ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ كَيْ كَعْبِدُ بْنُ سَعْدٍ رَكَتَيْ حَقِّ مِثْلَ كَمَا كَرَبِ
 كَرَبِ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 اَمَامَ مُحَمَّدٍ كَمَا كَرَبِ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 غلام سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 كَوْنِ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَشَرِيحُ الْأَنْفِ كَاوَا يَقُولُونَ اِذَا اَكَا
 الْمَكَاتِ وَتَرَكَ وَكَأَيُّ أَحَدٍ مِمَّا تَرَكَ مَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ مِنْ مَكَاتٍ قَدْ فُغِ إِلَى مَوْلَاهُ
 وَصَارَ مَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ لَوْ رُبَّ الْمَكَاتِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اِبْرَاهِيمَ
 تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتُ عَنْ رُوَيْتِ كَيْ كَعْبِدُ بْنُ سَعْدٍ رَكَتَيْ حَقِّ مِثْلَ كَمَا كَرَبِ
 رَكَتَيْ حَقِّ مِثْلَ كَمَا كَرَبِ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ
 سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ تَوْهَ قَرَضَا رَهْ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ اَوَاكِرَ سَمْعَةَ كَيْ تَمِثِ

کے وارثوں کو لیکر امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بھی قول ہے امام ابو حنیفہ کا صحیح
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى نَكَاحًا
 إِنَّ عَلَيْنَا فِیْهِمْ خَیْرًا قَالَ عَلِمْتُمْ أَنَّ فِیْهِمْ اَدَاءُ اِبْرَاهِیْمَ سے روایت کی تفسیر
 میں اس کا ثبوت کرو اور اگر جانو تم اور نہیں بہتری کہا جانو تم کہ وہ ادا کر دین گے نیسے اس بات
 میں خیر سے مراد ادا کرنا اور اس کا ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ
 قَالَ اِذَا كَاتَبَ الرَّجُلُ عَبْدَيْنِ لَهُ عَلَى أَلْفٍ دِرْهَمٍ مَكَاتَبَةً وَاحِدَةً وَجَعَلَ خُجُومَهَا
 وَاحِدَةً قَالَ إِنْ أَتَاكَ فَعَمَلُكَ وَإِنْ عَجَنَ قَضَاكَ وَذِي الرِّقِّ قَالَ اِبْرَاهِیْمُ لَا يُعْتَقَانِ
 حَتَّى يُوَدَّ بِأَجْمِيعِ الْأَلْفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب کوئی مرد اپنے دو غلاموں کو ہزار درہم پر کتاب کرے
 ایک کتابت یعنی دونوں کو ہزار درہم پر ایک ہی کتابت کرے علیحدہ علیحدہ نہ کرے اور دونوں
 کے ایک قسط ٹھیکرے ابراہیم نے کہا کہ اگر دونوں بدل کتابت ادا کریں تو دونوں آزاد ہو جائیں گے
 اور اگر ادا کرنے سے عاجز ہوں تو پھر غلامی میں پہرے جاویں ابراہیم نے کہا کہ نہیں آزاد ہو سکتے
 وہ یہاں تک کہ سارا ہزار ادا کریں امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور بھی قول ہے امام ابو حنیفہ
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ أَنَّهُ قَالَ فِی رَجُلٍ
 كَاتَبَ غُلَامَيْنِ عَلَى أَلْفٍ دِرْهَمٍ ثُمَّ مَاتَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ إِنْ كَانَ قَالَ اِذَا أَدَيْتُمَا
 أَلْفًا فَأَنْتُمَا حُرَّانِ وَالْآخَرُ مَمْلُوكٌ أَوْ مَمْلُوكَةٌ أَوْ مَمْلُوكَةٌ أَوْ مَمْلُوكَةٌ يَأْخُذُ الْحَيَّ
 بِالْأَلْفِ كُلِّهَا فَإِنْ كَاتَبَهُمَا عَلَى أَلْفٍ لَمْ يَشَرْطَ فَإِنَّهُ لَا يَأْخُذُ إِلَّا بِالْحَصَةِ
 يَنْصِفُ الْأَوَّلَ بِقِيَمَةِ الْبَاقِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِی جَمِيعِ الْحَدِيثِ إِذَا
 لَمْ يَشَرْطْ شَيْئًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا قَسَمَتِ الْكَاتِبَةُ عَلَى فِیْتِهِمَا فَبَطَلَ مِنَ الْكَاتِبَةِ
 حَصَةُ فِيمَا لَمْ يَلَيْتِ وَوَجِبَتْ عَلَى الْحَيِّ الْآخَرُ قِيَمَتُهُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ
 حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا ایک مرد کے حق میں کہ اس نے دو غلاموں کو ہزار درہم پر
 کتابت کی ہر دونوں میں سے ایک مر گیا کہ اگر اس نے اس سے یہ کہا تھا کہ اگر تم دونوں ہزار درہم
 ادا کرو تو تم دونوں آزاد ہو اور نہیں تو تم دو غلام ہو ہر دونوں میں سے ایک مر گیا تو وہ اپنا سا

زندہ ہو لیوی اور اگر دو نو سے نہ ہر پر کتابت کی اور شرط نہ کی تو وہ نہ لیوی مگر نصف حصہ پہلے کا اور قیمت باقی
 کی امام محمدؒ نے کہا کہ اسکی دہم لیتے ہیں تمام حدیث میں جبکہ کوئی چیز شرط نہ کی ہو اور ایک ہر جا کہ
 تو تقسیم کیجاوے دونوں کی قیمت پر سو کتابت ہو سیت کی قیمت کا حصہ باطل ہوگا اور دوسرے زندہ
 کو اپنی قیمت دینی آویگی اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **باب المکاتیب یُوخذ مِنْهَا**
الْكَفِيلُ اگر کتابت سے ضمان لیا جاوے تو اسکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ قَالَ فِي الْكَفَالَةِ فِي الْمَكَاتِبِ لَيْسَتْ بِشَوْءٍ إِنَّمَا هُوَ
مَا لَكَ كَفَلَ لَكَ بِهِ وَكَذَلِكَ أَنَّهُ لَوْ خَبِرَ وَقَدْ أَخَذْتَ مِنَ الْكَفَالَةِ بَعْضَ مَكَاتِبِهِ
رَدَّ الْمَكَاتِبِ فِي السَّرِقَةِ لَمْ يَكُنْ لَكَ مَا أَخَذْتَ لِأَنَّ مَا أَخَذْتَ مِنْهُمْ هُوَ مَالُكَ
لَهُمْ دَفِي رَقَبَةٍ عَبْدُكَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كَفَلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ مَكَاتِبًا
عَلَى مَكَاتِبِهِ وَالْكَفَالَةُ بَاطِلَةٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد و روایت ہے کہ اگر آپس میں
 کہا کہ مکاتبت بن ضمان ہونا کچھ چیز نہیں کہ وہ تو تیرا ہی مال ہے کہ تیرے لیے اسکا ضمان ہوا
 اور اس طرح اگر عاجز ہو اور ضامن سے کچھ بدل کتابت لیا ہو تو مکاتبت کو غلامی میں بہرہ اجاوے
 اور جو تو نے لیا وہ تجھکو جائز نہیں اسو سطر کہ جوتنے اون سے لیا وہ اونکو ملک ہے اور تیرے
 غلام کی گردن میں امام محمدؒ نے کہا کہ اسکی دہم لیتے ہیں کہ جب کوئی کسی کے مکاتبت پر بدل
 کتابت کا ضمان ہو تو کفالہ باطل ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا **باب مِيرَاثِ**
الْقَاتِلِ قَاتِلِ سِيرَاثِ کا بیان **ف** ارث سوانع وہ قتل ہے کہ وجہ ہوتا ہے اوسمین
 قصاص یا کفارہ یعنی قتل عمد اور شہرہ عمد اور قتل خطا اور جاری مجبوری خطا اور قتل بالتسبیب
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ قَالَ لَا يَرِثُ قَاتِلُ مَنْ
قَتَلَ خَطَاً أَوْ عَمْدًا أَوْ بَكْتَةً يَرِثُهُ أَوَّلَى النَّاسِ بِهِ بَعْدَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
لَا يَرِثُ مَنْ قَتَلَ خَطَاً أَوْ عَمْدًا مِنَ الدِّيَةِ وَلَا مِنْ عِيَالِهَا شَيْئاً وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ حماد و روایت ہے کہ اگر آپس میں کہا کہ منین وارث ہوتا مارڈالنے والا قتل خطا سے یا عمد سے
 و لیکن وارث ہوتا ہے اسکا جو کہ اس کے بعد سب لوگوں سمیت کی طرت نزدیک تر ہو یعنی جو شخص
 اپنے مورث کو مارڈالو وہ اسکی میراث کو محروم رہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسکی دہم لیتے ہیں کہ

نہیں وارث ہوتا قاتل کسی چیز کا مقتول ہو خواہ قاتل عمد ہو یا خطا زد تیسے اور نہ او سکر سہے اور مال سے
 اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **بَابُ مَنْ مَاتَ وَكَمْ يَتْرُكُ وَارِثًا مُسْلِمًا** اگر کوئی مرد مر جاوے
 اور کوئی نہ وارث نہ ہو پڑے تو او سکا کیا حکم ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ قَالَ قَالَ الشَّيْخُ كُنْتُ بَعْضَهُمْ أَتَى بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ بَعْضُ الْأَنْبِيَاءِ
وَلَا يَرْتَدُّنَا قَالَ مُحَمَّدٌ دِيْنُهُ نَاخُدُ وَالْكَفَرُ مِلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَتَوَارَثُونَ عَلَيْهَا وَإِنْ اختلف
أَكْبَادُهُمْ يَرِثُ النَّصْرَانِيُّ الْيَهُودِيَّ وَالْيَهُودِيُّ الْمَجُوسِيَّ وَلَا يَرِثُهُمُ الْمُسْلِمُونَ وَلَا يَرِثُوهُمْ
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے کہا کہ کافر کفر میں آپس میں زیادہ
 تر حقدار ہیں ایک دوسرے کے نہ ہم اور نہ کفار وارث ہوتے ہیں اور نہ وہ ہمارے وارث ہوتے ہیں امام محمد
 نے کہا کہ اسکی کوئی جگہ نہیں کہ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہوتا
 اور کفر سب ایک مذہب ہے وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہوتے ہیں اگرچہ مختلف ہوں دین انکے
 نصرانی یہودی کا وارث ہوتا ہے اور یہودی مجوسی کا اور وہ مسلمان کے وارث ہوتے ہیں اور نہ
 مسلمان انکے وارث نہ ہوں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا **ف** اجماع ہے سب مسلمانوں کا ہر
 کافر مسلمان کا وارث نہیں اور سب طرح مسلمان ہی جمہور کے نزدیک کافر کا وارث نہیں ہوتا اور
 بعضے اصحاب اور تابعین کہتے ہیں کہ وارث ہوتا ہے اور یہی حکم ہے متد کا لیکن امام ابوحنیفہ
 کے نزدیک جو حالت اسلام میں کمایا ہو وہ اسکے وارثوں مسلمانوں کا اور جو حالت کفر میں کمایا
 ہو وہ بیت المال ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي النَّصْرَانِي**
يَمُوتُ وَلَكِنَّ لَهُ وَارِثًا قَالَ مِيرَاثُهُ لِيَكُنِيَ الْمَالُ قَالَ مُحَمَّدٌ دِيْنُهُ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ
ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے نصرانی کے حق میں کہ مر جاوے اور اسکا کوئی وارث نہ ہو
 کہا او سکی میراث بیت المال کا حق ہے امام محمد نے کہا کہ اسکی کوئی جگہ نہیں اور یہی قول ہے امام
 ابوحنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْوَلَدِ الْقَتِيلِ**
يَمُوتُ وَاحِدٌ أَبُو كَيْدٍ كَافِرٌ وَالْآخَرُ مُسْلِمٌ أَنَّهُ يَرِثُهُ الْمُسْلِمُ أَنَّهُمْ كَانُوا قَالَ
مُحَمَّدٌ دِيْنُهُ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے جو بچے لڑکے کے حق
 میں کہ مر جاوے اور اسکے مانبا کے ایک کافر اور ایک مسلمان کہ او سکا وارث مسلمان ہو گا جو

وہ دونوں میں سے ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ کا
 اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ هِشَامٍ فِي الْوَلَدِ يَكُونُ أَحَدُ الْوَلَدَيْنِ مُتَمِلًا وَالْآخَرُ
 مُشْرِكَ قَالَ هُوَ لِلْمُسْلِمِ مِنْهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ هُوَ عَلَى دِينِ الْمُسْلِمِ مِنْهُمَا أَتَيْتُهَا
 كَانَ خَلْفَانِ كَانَا كَافِرَيْنِ جَمِيعًا أَحَدُهُمَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ لَوْ لَدَّ عَلَى دِينِ الَّذِي مِنْ
 أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْهُمَا خَلَّ لَهُ مَتَا كَيْتُ وَأَكَلَ ذِي حَيْتَةٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ تَرْجُمَةُ
 سے روایت ہے اوس لڑکے کے حتمین کہ اوس کے مابین میں سے ایک مسلمان ہو اور دوسرا مشرک کہا
 وہ دونوں میں سے مسلمان کیلئے ہو گا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ وہ دونوں میں سے مسلمان
 کے دین پر ہے جو نہ انہیں سے ہو اور اگر دونوں کافر ہوں اور ان میں سے ایک اہل کتاب ہو تو جو پر
 کے دین پر ہو گا جو دونوں میں سے اہل کتاب ہو حلال ہو گا اوس کا نکاح کرنا اوس سے اور کما ماحلال
 کیے ہوئے جانور اوس کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ کا اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَمْرِو الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَأْتِي مَشْرُ
 هَمْدًا أَنَّ اللَّهَ يُؤْتِي الرَّجُلَ مِنْكُمْ وَلَا يَكْزُرُ دَارًا فَلْيَبْتَغِ مَا لَهُ حَيْثُ أَحَبَّ قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا كُنَّا نَأْخُذُ دَارًا فَأَوْصَى بِمَالِهِ كُلِّهِ حَارَ ذَلِكَ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ عامر شیبی سے روایت ہے کہ عبداللہ بن معود نے کہا کہ اے ہمدان کے گروہ
 کوئی مرد تم میں سے مرتا ہے اور کوئی دانت نہیں چھوڑتا تو چاہیے کہ اسے مال اسکا جبکہ چاہیے
 امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں کہ جب کوئی دانت نہ چھوڑے اور اپنے سبیل کی خیرات کرنے
 کی وصیت کر جاوے تو جائز ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا بَابُ الرَّجُلِ يَمُوتُ
 وَيَكُونُ لِمَا كَانَ فِي بَيْتِهِ مِنَ الْمَتَاعِ قَالَ إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَتَرَكَ امْرَأَتَهُ فَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنَ الْمَتَاعِ
 فَهُوَ لِلنِّسَاءِ وَمَا كَانَ فِي الْبَيْتِ مِنَ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعٍ
 يَكُونُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا لَا تَهَابِي الْبَا قِيَةَ فَإِذَا مَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَمَا كَانَ
 فِي الْبَيْتِ مِنْ مَتَاعِ الرِّجَالِ فَهُوَ لِلرِّجَالِ وَمَا كَانَ مِنْ مَتَاعِ النِّسَاءِ فَهُوَ لَهُمَا وَمَا كَانَ

کہا ہر زفر نے ادیری روی ہے ابہرہم نغنی سے اور بعض فقہا کہتے ہیں کہ گھر کا سبب باب مردوں اور
 عورتوں وغیرہ کا اون کے درمیان آدمیوں آدھ تقسیم کیا جاوے اور بعض کہتے ہیں کہ گھر عورت کا ہے
 سو جو سبب کہ گھر میں ہو مرد اور عورت وغیرہ کے سبب سے سو سبب عورت کا ہے اور بعض فقہا کہتے
 ہیں کہ جو سبب ایسا ہو کہ اسکی مانند سے عورت کو چھوڑ دیا جاتا ہو تو وہ عورت کو دیا جاوے اور باقی
 تمام سبب کہ گھر میں ہو سو وہ سبب مرد کا ہے اگر مرد مر جاوے یا عورت **باب مِیْرَاثِ الْمَوَاتِی**
 اَزَاد شدہ علاموں کی سیرت کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ**
إِبْرَاهِيمَ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ ابْنِ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اخْتَصَمَا إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي
مَوْكِي لَصِيفَةٍ يَمْتَلِكُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ رَمَمَاتٍ فَقَالَ الزُّبَيْرُ أَيْ وَأَنَا أَرْتُهَا وَأَرْتُ مَوَالِيَهَا
وَقَالَ عَلِيٌّ عَمِّي وَأَنَا أَعْقَلُ عَنْهَا فَجَعَلَ عُمَرُ الْمِيرَاثَ لِلزُّبَيْرِ وَجَعَلَ الْعَقْلَ عَلَى عَلِيٍّ
بْنِ ابْنِ طَلْحَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ إِبْرَاهِيمَ سَوْرِدِي
 کہ علی اور زبیر دونوں حضرت عمرؓ کے پیش جب کھڑے گئے پھر باب غلام آزاد کردہ صفیہ بنت عبد المطلب کے کہ
 مر گیا بتا زبیر نے کہا کہ وہ ماں میری ہے میں اسکا وارث ہوں گا اور اس کے علاموں آزاد کردہ
 کا بھی وارث ہوں گا اور حضرت علیؓ نے کہا کہ وہ بہن میری ہے اور میں اس کے دیت دیتا ہوں سو
 حضرت عمرؓ نے میراث زبیر کے لیے گردانی اور دیت حضرت علیؓ پر امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ**
قَالَ الْوَلَاءُ لِلْبَنِينَ الذَّكَوْرُ دُونَ الْإِنَاثِ فَإِذَا دَخَلُوا وَدَخَلُوا رَجَعَ الْوَلَاءُ إِلَى الْعَصَةِ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا أَخَذْتُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ حَمَّادٍ سَوْرِدِي کہ ابراہیم نے کہا کہ عورت
 آزادی کا واسطہ مذکر بیٹوں کے ہے نہ عورتوں کے **ف** سو جب دلچ ہوں یا پہلے جاوے تو وہاں عصبہ
 کی طرف بہر اولیگا امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف**
 ولا کہتے ہیں حق آزادی کو لینے جس نے لوندی یا غلام کو آزاد کیا اگر غلام کچھ چھو کر مر جاوے تو اسکا وارث
 آزاد کرنے والا ہے اور اگر آزاد کر بیوالا پہلے مر گیا ہو تو اسکا بیٹا اس غلام کے مال کا وارث
 ہوگا اور آزاد کرنے والی کی بیٹی اسکی وارث نہیں ہوگی اس واسطے کہ عصبہ مرد ہی ہوتے ہیں عورتیں
 نہیں ہوتیں اگر بیہوں تو وہاں اصحاب فرہ من کی طرف بہر آوے گا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**

كَأَنَّهُمْ وَارْتَوَى أُمُّهُ كَأَنَّهُ هِيَ الَّتِي مَاتَتْ إِنْ كَانَ أَخَا فُلَةَ الْمَالُ كُلُّهُ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتًا
فَلَهَا الْمَصْفُوفُ إِنْ كَانَ أَخًا وَأُخْتًا فَالْمُتَلَانِ لِلْأَخِ وَالْأُخْتِ لِلْثُلُثِ وَإِنْ كَانَتْ أُخْتَيْنِ
فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ فِي قَوْلِهِ إِذَا دُوسُوا وَلَدَهَا وَفِي قَوْلِهِ إِذَا دُوسَتْهُ
الْأُمُّ خَاصَّةً وَآمًا مَا سِوَى ذَلِكَ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِ وَلَكِنَّا نَقُولُ إِذَا مَاتَتْ الْأُمُّ نُظَرُ إِلَى
أَقْرَبِهِمْ مِنْ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ فَجَعَلْنَا لَهُ الْمَالَ فَإِنْ كَانَتْ الْقَرَابَةُ وَاحِدَةً فَعَلَى الْقَرَابَةِ
وَإِنْ تَرَكَ أَخًا وَأُخْتًا فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ رَجُلٍ غَيْرِ ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ وَإِنْ تَرَكَ أَخَاهُ لِأُمِّهِ وَ
أُخْتَهُ لِأُمِّهِ وَلَمْ يَتْرِكْ وَلَدًا تَأْخِذُ بِهِمَا وَلَا عَصْبَةً فَلِلْمَالِ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ
أَبِي حَنِيفَةَ مَرْجُوحاً مِنْ رِوَايَةِ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ ابْنُ مَرْزُوقٍ
كَمَا كَرِهَ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَأَمَّا ابْنُ مَرْزُوقٍ فَهُوَ قَوْلُ ابْنِ مَرْزُوقٍ وَأَمَّا ابْنُ مَرْزُوقٍ فَهُوَ قَوْلُ ابْنِ مَرْزُوقٍ
كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ كِي دَارَتْ هُوَ
قَرَابَتِ الدُّنْيَا كُو
مَلِكًا أَوْ كُو
كُو
كَمَا كَرِهَ ابْنُ مَرْزُوقٍ لِيَتَنَبَّهَ ابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ وَابْنُ مَرْزُوقٍ
أَوْ كُو
أَوْ كُو
أَوْ كُو
قَرِيبٌ هُوَ أَوْ كُو
أَوْ كُو
بِهَآئِهِ أَوْ كُو
هَوْنٌ أَوْ كُو
تَوْسَبُ الْمَالِ وَدُنُونُ كَدْرِيَانِ أَوْ هَوْنٌ أَوْ تَقْسِيمٌ مَوْكَأٌ أَوْ يَسِي قَوْلُ أَبِي هَاشِمٍ كَأَنَّهُ مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهُ قَالَ فِي ابْنِ الْمَلَاعِنَةِ يَمُوتُ وَ
يَتْرُكُ أُمَّهُ وَلَخَاهُ وَأُخْتَهُ لِأُمِّهِ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ لَهَا الثُّلُثُ وَمَا بَقِيَ لِأُمِّهِ قَالَ

اوسکی بان کا عصبہ ہے حبیبانی بان چوڑ کر مرے تو سب بال اسکو ملیگا امام محمد نے کہا کہ سب بال بان کو ملیگا جبکہ اوسکے سوا اور کوئی وارث نہ ہو اور بان کے عصبہ سے مراد وہ ہے جو کہ اوسکی دیت دی بیٹے اوسکی بان کے عصبہ اوسکی دیت دینگے اور یہ میراث سودارث ہوگا ابن ملاحند کا وہ شخص کہ سب لوگوں سے اوسکو قریب ہو موافق قرابت کے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب العربی** عمرے کا بیان **ف** عمری اوسکو کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنا مکان کسیکو دی اس طرح سے کہ میں نے تجھکو یہ مکان تیری عمر تک دے یا یہ جائز ہے اور جب تک زندہ رہے یہ اس کے نہیں سکتا رہا یہ کہ بعد اوسکے اسکے وارثوں کو پہونچتا ہے یا نہیں اس میں اختلاف ہے اور تفصیل اوسکی یہ ہے کہ یہ کس تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ مالک کہے یہ کہ مکان تیرا ہے اور میں نے تجھ کو دیا جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مر گیا تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہوگا اوس پر سب علماء کا اتفاق ہے کہ یہ سب ہے اور مالک کی ملکت سے وہ مکان نکل جاتا ہے اور جب کو دیا اوسکے ملک میں آجاتا ہے اور اسکو بعد اوسکو وارث مالک ہوتے ہیں اور دوسری یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیرے مدت عمر تک جب ہو کر نزدیک اوسکا حکم ہی پہلے کا سا ہے اور بعض کے نزدیک اسکو مرنے کے بعد اوسکو وارثوں کو نہیں پہونچتا ہے بلکہ اصل مالک کی طرف رجوع کر جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہے کہ یہ مکان تیرے لیے ہے تیری مدت عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک اور میرے وارثوں کے ملک میں ہوگا صحیح یہ ہے کہ یہ ہی پہلے کا حکم رکھتا ہے اور یہ شرط فاسدہ نزدیک حنفیہ کے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمری فاسدہ ہے اور امام مالک کے نزدیک عمری سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے نہ اصل چیز کا **محمد بن حنفیہ** قال **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَلِعَقْبِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَكُونُ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ يَعْنِي وَلَا يَكُونُ مِنْ ثُلُثِ الْمُعْمَرِ إِلَّا دَلَّ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ وَرَوَيْتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتُهُ وَلِعَقْبِهِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَكُونُ مِنْ ثُلُثِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ** اور نہ ہوگا ثلث اول عمری کرنے والی کی سے لینے اوسکی تنہا سے شمار نہ ہوگا **محمد بن حنفیہ** قال **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُهَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتَلَ الْعُرْمِيُّ فِي الْمَدِينَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ**

لِلْبَاقِي بِرُفْعِهِمَا مِمَّا قَالَ مُحَمَّدٌ رَّبِّهِ كَالْحَذِّ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ سَوَادُ
 رُوَيْتُ بِرُكُوبِهِمْ فِي مَرَدُونٍ وَكَوْثَرِينَ كَمَا جَاءَ ابْنُ رُكُوبِهِ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 وَهُوَ أَوْدُ وَنُكَاحُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 بَاقِي رُوَيْتُ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 هُوَ إِمَامُ ابْنِ حَنِيفَةَ كَابَابٍ مِّنْ أَحَقِّ بِالْوَلَدِ وَنَسْنَجُ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 هُوَ سَامِعُ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 عَرَجَ سَامِعُ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 الْعَرَجُ سَامِعُ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ وَارْتِ بَرُّكَ أَوْدُ
 أَمَّا الذَّكَرُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَقُّ يَأْكُلُ وَحَدَهُ وَكَثْرَبَ وَحَدَهُ وَكَثْرَبَ وَحَدَهُ وَكَثْرَبَ
 أَبُوهُ عَرَبٌ وَأَمَّا الْجَارِيَةُ فَأَمَّا أَحَبُّهَا أَحَقُّ عَيْنٍ ثُمَّ أَبُوهُمَا أَحَبُّهُمَا وَأَخْيَارُ
 فِي ذَلِكَ لِوَأَحَدٍ مِنْهُمَا فَإِنْ زَوَّجَتْ أَلَامَةً فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجِدَّةِ أُمُّ الْأُمِّ
 تَقُومُ مَقَامَهُمَا فَإِنْ كَانَ لِلْجِدَّةِ زَوْجٌ فَكَانَ مُوَلِّجًا لَمْ تَحْزَمِ الْوَلَدَ لَيْسَ كَانَ زَوْجًا
 فَإِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ غَيْرُ الْجِدَّةِ فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَالْجِدَّةِ أُمُّ الْأَبِ أَحَقُّ بِهَا
 إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا زَوْجٌ وَهُوَ الْجِدَّةُ لَمْ تَحْزَمِ أَيْضًا الْوَلَدَ لَيْسَ كَانَ زَوْجًا وَإِنْ كَانَ زَوْجًا
 غَيْرُ الْجِدَّةِ فَلَا أَحَقَّ لَهَا فِي الْوَلَدِ وَهَذَا أَكْلُهُ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ سَوَادُ رُوَيْتُ بِرُكُوبِهِمْ
 نَعْنِي كَمَا كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 زِيَادَةُ حَقْدَارٍ هُوَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 بِسَائِلُ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 بَابُ أَوْدُ زِيَادَةُ حَقْدَارٍ هُوَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 هُوَ أَوْدُ زِيَادَةُ حَقْدَارٍ هُوَ إِمَامُ مُحَمَّدٍ كَمَا كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 نَعْنِي كَمَا كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 بَابُ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ
 كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ كَرْنٍ

نوبی بچے سے محروم نہ ہوگی وہ سب سے سبب دہ اپنے کے اور اگر اسکا خاوند دادا کا غیر ہو تو اسکو
بچے کا حق نہیں اور یہ سب قول ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ جَمَادٍ**
عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَلَى التَّفَقُّهِ كُلُّ ذِي رَحِمٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ ہر ناتیدار کھانے کپڑے پر حیر کیا
حارے امام محمد نے کہا کہ ہیکو ہم لیتے ہیں **بَابُ هَبَةِ الْمَرْأَةِ لَوْ فَجَعَهَا وَالْخُرُجُ لِأَمْرَاتِهِ**
اِذَا كَوْنُ عَمْرٍ خَيْرٌ فَدَوْلُ كَوْنِ خَيْرٍ سِرِّدُ كَوْنِ خَيْرٍ یا خاوند اپنی عورت کو تو کھانے کی چیز **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ الْزَوْجُ وَالْمَرْأَةُ يَمْنُوزِلَةُ الْقَهْرَاءَةِ أَيُّهُمَا وَهَبَ لِحَاضَةٍ
فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ فِيهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے
روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ خاوند اور عورت دونوں بجا و قرابت کو میں جوش انہیں سے کوئی
چیز اپنے ساتھی کو ہبہ کرے تو نہیں جائز ہے اسکو رجوع کرنا بھی اس کے امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْأَيْمَانِ وَالْكَفَّارَاتِ فِيهَا قَسَمُونَ** اور
کفاروں کا بیان **ف** قسم تین قسم ہے ایک غموس کہلاتی ہے اور وہ یہ کہ قسم کھاوے
امر گذشتہ پر یا حال پر جو بٹ قصداً جیسے کہ قسم ہے مینے یہ کام کیا تا یا نہ کیا تا یا فلا نے
کے مجھ پر ہزار درہم ہیں یا نہیں اور واقع میں وہ کھتا اسکا جو بٹ ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہے کہ
قسم کھانیوالا لگنے کا رہتا ہے تو بہ کسے اور اس میں کفارہ نہیں اور دوسری لغوی اور وہ یہ ہے
کہ قسم کھاوے امر ماضی یا حال پر اس حال میں کہ وہ گمان کرے کہ وہ اس طرح ہے اور واقع میں
ایسا نہ ہو جیسے کہے و اکثر میں نے اس طرح اور حالانکہ نہ کیا تا اور حکم اسکا یہ ہے کہ اس پر
کہ قسم کھانے والا ماخوذ نہ ہوگا میتسری سفقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ قسم کھاوے ایک کام
کے کرنے پر یا نہ کرنے پر زمانے آئندہ میں اور حکم اسکا یہ ہے کہ اس میں کفارہ واجب ہوتا ہے
اگر خلاف قسم کرے اور سفقہ میں بعضے قسم ایسے ہیں کہ ان کا پورا کرنا واجب جیسے قسم
کھاوے کہ میں ظہر کی نماز نہیں پڑھوں گا یا نہ کروں گا تو ان کا پورا کرنا واجب ہو اور حکم
کرنا درست نہیں اور کفارہ قسم یہ ہے کہ برہہ آزاد کرے یا دس سکیڑوں کا کھانا کھلاوے یا دس
کو لباس دوے اور اگر بیٹوں میں سے ایک ہی ادا نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے پلے درپلے

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَقْسَمُ وَأَقْسَمُ بِاللَّهِ وَأَنَّهُ
 وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ وَأَحْلِفُ بِاللَّهِ وَعَلَى عَهْدِ اللَّهِ وَعَلَى سَمْعِهِ اللَّهُ وَعَلَى سَمْعِهِ النَّاسُ
 وَعَلَى سَمْعِهِ الرَّأْيُ وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ وَهُوَ مَجُوسِيٌّ وَهُوَ يَرِيٌّ مِنْ الْأِسْلَامِ كُلِّ
 هَذَا يَمِينٌ يَكْفُرُ بِهَا إِذَا حَنَثَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَعْنِي الْكَلِمَةَ تَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر کوئی کہے کہ میں قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں
 یا گواہی دیتا ہوں یا اللہ پاک کے ساتھ گواہی دیتا ہوں یا قسم کھاتا ہوں یا اللہ کی قسم کھاتا ہوں
 یا کہے کہ جبیر اللہ کا عہد ہے یا اللہ کا ذمہ ہے یا مجاہد نذر ہے یا اللہ کی نذر ہے اور وہ یہودی ہے
 یا نصرانی ہے یا مجوسی ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے تو یہ قسم ہے اگر توڑے تو کفارہ دیوے
 امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قسم نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسَاكِينَ لِكُلِّ
 مَسْكِينٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرِّ دَاكِسُوَّةٍ وَهُوَ ثَوْبٌ أَوْ تَحْيِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَيَصِيَامُ
 ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَعْنِي الْكَلِمَةَ تَأْخُذُ وَالْأَيَّامُ الثَّلَاثَةُ مُتَابِعَاتٌ لَا يُجْزِئُهُ
 أَنْ يَفْرُقَ بَيْنَهُنَّ لِأَنَّهُمَا فِي قَدَاةٍ ابْنِ مَسْعُودٍ فَيَصِيَامُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مُتَابِعَاتٍ وَهُوَ
 قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے قسم کے کفارے میں کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلاوے
 ہر مسکین کو دو سیر گیہوں دیوے یا لباس دیوے اور وہ کپڑے یا ایک گردن آزاد کرے اور جو نہ
 پاوے تو تین روکرے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قسم نہیں اور تین دن بے درپے ہیں انکو
 درمیان جدائی کرنی درست نہیں اس واسطے کہ ابن مسعود کی قرارت میں متابعات کا لفظ آیا ہے اور
 یہی ہر قول امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ
 قَالَ إِذَا ارْتَدَّ أَنْ تَطْعَمَ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَحِشَاءُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَعْنِي تَأْخُذُ
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد وروایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب تو قسم کے کفارے میں کھانا
 کھانا چاہے تو صبح و شام دونوں وقت کھلا امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی قسم نہیں اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا بَابُ مَا يُجْزِي فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ مِنَ التَّحْيِيرِ قَسَمُ كَفَّارَةِ الْيَمِينِ
 کس غلام کا آزاد کرنا کافی ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

ترجمہ حماد روایت ہو کہ ابراہیم نے کہا کہ اگر انشاء اللہ تم کے متصل ہو تو کوئی چیز نہیں یعنی وہ تم سے
 ہوں امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا اور اس کو انشاء اللہ کہتے
 کافی ہے اگرچہ اپنی آواز اس کے ساتھ بلند کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ
 حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِذَا حَزَّكَ شَعْنٌ يَبْلُغُ شِدَّةَ فَقْدِ اسْتَنْدَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ لَنَا
 نَاخُدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ حماد روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب اپنی واپس انشاء
 کے ساتھ ملے تو اس نے انشاء اللہ کہا امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ
 قَالَ لِمَا نِمَ أَنْتَ طَالِيَ انْشَاءَ اللَّهُ قَالَ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلَا يَكُنْ عَلَيْهَا الطَّلَانُ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَجَدْنَا نَاخُدًا إِذَا كَانَ اسْتَنْدَى مَوْجُوًّا يَمِينُهُ قَدَمُهُ أَوَّخَرَهُ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہو ایک مرد کے حقین کہ اپنی عورت کے کہا کہ تو طلاق
 ہے انشاء اللہ ابراہیم نے کہا کہ یہ کچھ چیز نہیں اور سہ طلاق نہیں پڑتی امام محمد نے کہا
 کہ اسیکو ہم لیتے ہیں جب کہ انشاء اللہ تم کے متصل ہو اس سے پہلے ہو یا پیچھے اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **ف** اور اس طرح انشاء اللہ متصل کہنا منع ہوتا ہے منع ہونے کا معنی وہ
 کے سے اور یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ کا اور اکثر علماء کا اور حد متصل کی یہ ہے کہ اور کلام میں
 مشغول نہ ہو جب تک کہ بعد اور کلام میں مشغول ہو تو متصل نہ ہو ایہ مفصل ہے **بَابُ**
النَّذْرِ فِي الْمُحَصِّصَةِ گناہ کی نذر ماننے کا بیان **ف** نذر اس کو کہتے ہیں کہ وہ جب کرے اپنے
 نفس پر اس چیز کو کہ نہیں واجب بعض علماء نے کہا ہے کہ اجماع ہے سب لمّا نون کا اوسپر
 کہ صحیح ہے ماننا نذر کا اور وہ جب ہے پورا کرنا اوسکا اگر نذر طاعت اور اگر نذر گناہ ہو تو منع
 نہیں ہوتی نزدیک جمہور علماء کے لیکن امام اعظم کے نزدیک لازم آتا ہے اس میں کفارہ قسم کا
 اور خدا کے سوا کسی کی نذر ماننی درست نہیں کہ کسی نبی کی نذر لی نہ فرشتے کی نہ اور کسی کی
 جیسے بحر الرائق میں لکھا ہے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ
 بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنَّهُ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مُحَصِّصَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدٌ وَ

ھُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ عَمْرَانُ بْنُ حَصِينٍ بِرُوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّ حَضْرَتَ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَعَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ
 نَسِينَ جَابِزَ يُوْرُ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ قِیَمَ کَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 یَکَامُ یُو تَوَمِیْنِ مِثْلًا نَا زَنَ طِیْبِ یُوْنِ کَا یَا مَانِ بَابِیْ کَلَامُ نَهْ کُرُوْنِ کَا تَوَاوُسْکَا یُوْر اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ
 اَوْر لَارِمْ اَتَا هَیْ سَمِیْنِ کَفَارَهَ قِیَمَ کَا جُو کَہْ پِیْلَ نَذَرَ یُوْا اِمَامُ مُحَمَّدُ نَہْ کَا کَا اِسْکُو سَمِیْنِ یَیْنِ مِیْنِ
 اَوْر بِیْ قَوْلِ هَیْ اِمَامُ ابُو حَنِیْفَہَ کَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَہَ قَالَ سَمِعْتُ عَلَامَ الشَّیْخِ
 قَوْلَ لَا نَذَرَ رَفْعِیْنِ مَرَحَلَتِ عَلَی سَمِیْنِ مَعْصِیَہِ فَلَا رَجْعَ وَلَا کَفَارَہَ عَلَیْہِ قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَکُنَا نَاخُذُ بِہَذَا اَوَّلَکَ اِنَّا خُذْنَا بِالْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ وَمِنْ ذٰلِکَ اَنْ یُجَالِفَ الرَّجُلُ
 اَنْ لَا یُکَلِّمَ اِمَاہُ اَوْ اَمَّہُ اَدَاکَ لَا یُحْجِ وَلَا یَقْضٰی وَیَحْجُو ذٰلِکَ مِنْ اَنْوَاعِ الْبِرِّ فَلَمْ یَعْمَلْ
 الَّذِیْ حَکَمْتَ اَنْ لَا یَفْعَلَ وَلَیْکَ قُرْءَانٌ یَمِیْنُہُ اَلَا تَرٰی اَنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی جَعَلَ
 الظَّہَارَ مِنْکُمْ اَمِنْ الْقَوْلِ وَدَفْعًا وَجَعَلَ فِیْہِ الْکَفَارَہَ فَکَذٰلِکَ لَہُمْ نَا وَہَذَا کُلُّہُ قَوْلُ
 ابْنِ حَنِیْفَہَ تَرْجَمَهُ ابُو حَنِیْفَہَ بِرُوَايَةٍ عَنْهُ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 کَا جُو کُوئی کُنَا کَا جَبِیْرِ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 نَہْ کَا کَا اَو سَمِیْنِ یَیْنِ لَیْکِنِ سَمِیْنِ یَیْنِ کَا لَارِمْ اَتَا هَیْ سَمِیْنِ کَفَارَهَ قِیَمَ کَا جُو کَا کَا اَو سَمِیْنِ کَفَارَهَ
 قِیَمَ کَا اَو اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 حَجَّ کُرُوْنِ کَا اَوْر نِخِیْرَاتِ کُرُوْنِ کَا اَوْر مَانِ اِسْکَا اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 کَا قِیَمَ کَا کَا اَوْر اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 اَوْر جُوٹِ تَہِیْر اِیَا اَوْر سَمِیْنِ کَفَارَهَ کُرُوْنِ اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 ہَیْ اَوْر بِیْ قَوْلِ اِمَامِ ابُو حَنِیْفَہَ کَا ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 مَالِہِ فِی السَّکَاکِیْنِ کَفَارِہِ مِیْنِ اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ
 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِیْفَہَ عَنْ حَسَنَہِ عَنْ اَبِیْہِیْمَ قَالَ مَا کَانَ فِی الْقُرْآنِ
 مِنْ قَوْلٍ قَصَاحِبِہِ فِیہِ اَلْخِیَارَ اَتَیْ ذٰلِکَ شَاءَ فَعَلَّ یَیْنِ فِی الْکَفَارَہِ قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَیَبْر نَاخُذُ مِنْ ذٰلِکَ قَوْلَ تَعَالٰی فِی کَفَارَہِ الْیَمِیْنِ اِلْعَامُ عَشْرَہُ مَسَاکِیْنِ مِنْ
 اَوَسَطِ مَا نَظَّمُوْا اَہْلَیْنِکُمْ اَدَکَ سَوَیْنِ اَوْر اِسْمِیْنِ یَیْنِ ہَیْ قِیَمَ کَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ بِیْنِ اِنِّیْنِ اِکْرَانِ نَذَرَ کَا کُنَا دَمِیْنِ اَوْر اِسْکَا کَفَارَهَ

ایستہ زمانے پر کچھ سافت پیادہ چلا اور کچھ سوار ہو کر تو بچہ آگے سے اور حنفیہ سوار ہو کر چلا پہلو سے
 پیادہ چلا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لینے ولکن ہم غنیمت علی کے قول کو لیتے ہیں کہ حرب اگر ہوا
 تو قربانی بیچے یا بکری کافی ہے اسکو ذبح کر کے خیرات کرے اور اس سے آپ کچھ نہ کھاؤ اور عمرہ وا
 کرے یا حج یعنی جسکی نیت ہو سوا داکرے اسکو سوا داکرے اور کبھی چیرہ جو جب نہیں اور یہی قول
 ہے امام ابو حنیفہ کا **باب من جعل علی نفسه شجر اینه او شجر نقبہ اگر کوئی اپنے**
بیٹے یا اپنی جان کی قربانی کرنے کی نذر مانے تو اسکا کیا حکم ہے محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ
 عن حکماء عن ابراہیم فی الشجر جعل مکتبہ ان یختر اینه ان علیہ مائة ناقة یختر
 قال محمد ولکننا نأخذ بھذا ولکننا نأخذ بقول ابن عباس ومسروق بن الاعمش
 ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے اس مرد کو حتمین کہ اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانے کہا کہ وہ
 اتنی ہے اسکو سوا داکرے اسکو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے لیکن ہم اسے عمار
 اور مسروق کو قول کو لیتے ہیں اور وہ یہ محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ قال حدثنا
 سماع بن حدیث عن محمد بن المنذر قال ان رجلا ابن عباس قال ان جعلت اینه
 شجر او مسروق بن الاعمش فی المسجد فقال له ابن عباس اذهب الذلک
 الشئ فاسأله فقال اخبر بنی بما یقول فاناہ فسالہ فقال مسروق انک انت
 نفس مؤمنہ فجعلت الی الجنة وانک انت کافرة فجعلت الی النار اذ عک کذباً فانک
 یخیر ذلک فاتی ابن عباس کھڈنہ یہاں قال مسروق قال وانا امرک بما امرک یہاں
 مسروق قال محمد فیہذا نأخذ دھوقول ابو حنیفہ ترجمہ محمد بن منذر سے روایت
 ہے کہ ایک مرد ابن عباس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے کی نذر مانی ہے
 اور مسروق بن اجدع سمعہ میں بیٹھے تھے سوا ابن عباس نے اسکو کہا کہ اس شجر کے پاس جاؤ
 اس سے پوچھ پچاؤ اور خبر دے مجھکو ساتھ اسچیز کے کہ وہ کہے سو وہ مسروق کے پاس آیا اور
 اس سے پوچھا سو مسروق نے کہا کہ اگر مسلمان جان ہے اور تو نے اسکو قتل کیا تو اس نے
 بہشت کی طرف جلدی کی اور اگر جان کافر ہے تو تو نے اسکو دوزخ میں جلدی ہو جا ایک ذبح
 کر کہ وہ تجھ کو کافی ہے سو وہ ابن عباس کے پاس آیا اور جو کچھ اس نے کہا تھا اس سے بیان کیا سو

ابن عباسؓ نے کہا کہ جو شخص جو مسروق نے حکم کیا سو وہ میں کرتا ہوں امام محمدؐ نے کہا کہ اسی کو ہم لینے
 میں کہ وہ جسے اوسمین دیکھ کرنا ایک نہ یا بکری کا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کہ ایک صربین
 میں آیا ہے کہ اگر تو مسلمان ہے تو تو نے مسلمان جان کو قتل کیا یعنی اپنے تئیں قتل کرنا یہ حال
 میں گناہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ متن کی حدیث کو الفاظ غلط میں محمدؐ قال أخبرنا
 ابو حنیفہؒ قال حدثنا یساک بن حرث بن محمد بن النضر عن ابن عباسؓ فی
 الرجل یجمل علیہ اربع نصیبہ قال کتبنا اوشاہ قال محمدؐ ویدہ کا حدیث صحیح
 ابن عباسؓ سے روایت ہے ایک مرد کو حق میں کہ اپنے پیار کے فوج کو نے کی نذر مانے کہا دن یہ یا بکری
 فوج کرے **کاف** من حکف و هو مظلوم اگر کوئی قسم کھا دے اور وہ مظلوم ہو تو وہ کس
 طرح قسم کھا دے محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہؒ عن یساک بن حرث بن محمدؐ قال اذا
 استخلف الرجل و هو مظلوم فالین علی ما نودی و علی ما ادرق و اذا کان ظالماً
 فالین علی نیت من استخلفه قال محمدؐ ویدہ کا حدیث الیمین فیما بینہ و بین
 اربع علی ذلک و هو قول ابو حنیفہؒ ترجمہ حاد و روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب قسم کچھ
 کسی مرد سے اور وہ مظلوم ہو تو قسم کو پیچیز ہے کہ نیت کی اوس نے اور تو یہ کیا اوس نے کہ جب قسم
 کھا تو اولا ظالم ہو تو قسم کا اعتیبار قسم لیتے والے کی نیت پر ہے امام محمدؐ نے کہا کہ
 اسی کو ہم لینے میں کہ قسم اسکے اور خدا کے درمیان اس پر ہو کہ اگر خدا کی قسم کھا دے تو سہو کرے گا
 کہ اسی نیت پر اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کہ قسم کے سچ ہونے میں نیت معتبر اور شخص
 کی ہے کہ قسم دے سکے اور ارادہ رکھے اور اس میں قسم کھا نیوالے کی نیت کا اعتبار نہیں جیسے
 سٹلا زید کا روپیہ پاتا تھا اور عمر منکر ہے اور زید کے پاس گواہ نہیں نہ دینے عمر کو تو قسم دی اس نے
 قسم کھائی کہ زید روپیہ میرے پاس موجود نہیں پس زید کی تو یہ مراد تھی کہ تو قسم کھا کہ تیرے ذمہ میرا
 روپیہ نہیں عمر نے اس قسم کھانے میں یہ مراد رکھی کہ بالفضل تیرا روپیہ میرے پاس نہیں کہ اسکو
 تو یہ اور تاویل کہتے ہیں اس میں نیت زید کی معتبر ہے نہ عمر کی لیکن اگر قسم کھا نیوالا مظلوم ہو
 تو سہو قسم کھا نیوالے کی نیت کا البتہ اعتبار ہے محمدؐ قال أخبرنا ابو حنیفہؒ
 عن حماد عن ابی اہتم قال الیمین الیمین تکفرو و یمین فیما الاستغفار
 فالیمین الیمین تکفرو بالرجل یقول والله لا تفعلن و الیمین فیما الاستغفار

فَالَّذِي يَقُولُ وَاللّٰهُ لَقَدْ فَعَلْتُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَا نَاخُنْ دَهْوَقَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سہروردی یہ کہ اگر ہر قسم کے کما کہ قسم دوتہم ہے ایک میں کفارہ آتا ہے اور ایک میں استغفار
سو جس قسم میں کفارہ آتا ہے وہ یہ ہے کہ مرد کہے قسم ہے کہ البتہ میں کروں گا اور حسین استغفار سے
وہ یہ ہے کہ کہے قسم ہے اللہ کی البتہ میں نے کیا امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ اَبِي اِهْنَمٍ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ هُوَ كُلُّ شَيْءٍ يَصِلُ بِهِ الرَّجُلُ كَلَامَهُ لَا
يُرِيدُ يَمِيْنًا وَلَا اِلَهًا وَبَلَى وَاللّٰهُ وَمَا لَا يَعْصِيْهِ عَلَيْهِ قَوْلُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَيَهْدَا نَاخُنْ
وَمِنْ اللّٰغُوْ اَيْضًا الرَّجُلُ يَحْلِفُ عَلَى الشَّيْءِ يُرَى اَنَّهُ عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ فَيَكُوْنُ مَعْلًا
غَيْرِ ذٰلِكَ فَهَلَا اَيْضًا مِنَ اللّٰغُوْ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابوسعید سے روایت ہے
کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قسم لغو وہ ہے کہ آدمی اس کو اپنی
کلام کے ساتھ ملا دے اور قسم کا ارادہ نہ ہو جیسے کہے قسم ہے اللہ کی میں یہ کام نہیں کرتا اور قسم ہے اللہ
کی میں یہ کام کیا اور جیسے کہ گھر نہ دیوے یعنی دل میں قصد نہ ہو یعنی عرب کی عادت ہے کہ اکثر اوقات
آپس میں کلام کر نیکی و رحمت یہ لفظ بولتے ہیں اور اس کے کہنے میں ارادہ قسم کا نہیں کہتے بلکہ
بقصد تاکید کلام کے اولیٰ زبان بکھڑکتا ہے پس اس سے قسم منع نہیں ہوتے امام محمد نے کہا کہ
اسی کو ہم لیتے ہیں اور لغو کے قبیل سے ہے یہ بھی کہ مرد قسم کما دے کسی چیز پر گمان کرے کہ وہ حق
ہے اور واقعہ میں ایسا نہ ہو سو یہ بھی لغو قسم ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام شافعی کے نزدیک
قسم لغو وہ ہے کہ بلا قصد صادر ہو **بَابُ التَّجَارَةِ وَالشَّرْطِ فِي الْبَيْعِ** تجارت اور بیع میں شرط
کرنے کا بیان مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا ابُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ عَامِرٍ عَنْ حَسَنٍ
عَنْ عُبَّادِ بْنِ اَسِيْدٍ عَنِ الشَّيْخِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَهُ اَنْطَلِقْ اِلَى اَهْلِ الشَّهْرِ
يَعْنِيْ اَهْلَ مَكَّةَ فَاَنْهَهُمْ عَنْ اَرْبَعٍ مَّالٍ عَنْ بَيْعِ مَا لَمْ يَقْضُوا عَنْ رِيْحٍ مَا لَمْ يَقْضُوا
وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَهْنِ سَكَفٍ **سَيِّ** قَالَ مُحَمَّدٌ لِّهَذَا كُلُّ نَاخُنْ دَا مَا قَوْلُهُ سَكَفٌ
وَبَيْعٌ نَّالِ الرَّجُلُ يَقُوْلُ لِلرَّجُلِ اَيُّعُوْا عَيْدِيْ هَذَا يَكْدَا وَكْدَا اَعْلَى اَنْ تَقْرُبُوْا كَدًا
كَدًا وَيَقُوْلُ تَقْرُبُوْا عَلٰى اَدْنٰى بَيْعِكَ فَمَا يَنْبَغِيْ هَذَا اَوْ قَوْلُهُ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ نَّالِ الرَّجُلِ

يَبِيعُ الشَّيْءَ فِي الْحَالِ بِأَلْفٍ دِرْهَمٍ وَإِلَى شَهْرٍ يَأْتِيهِمْ فَيَقْعُ عَقْدُهُ الْبَيْعَ عَلَى هَذَا
فَهَذَا لَا يَجُوزُ وَإِنَّمَا قَوْلُهُ عَنْ رَجُلٍ مَا لَمْ يَصْمُغُوا فَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَشْتَرِي الشَّيْءَ فَيَبِيعُهُ قَبْلَ أَنْ
يَقْبِضَهُ يَرْجِعُ قَلْبَهُ يَبِيعُ بَعْضُ لَهُ ذَلِكَ وَكَذَلِكَ لَا يَبِيعُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ شَيْئًا اشْتَرَاهُ حَتَّى
يَقْبِضَهُ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ إِلَّا فِي خَصْلَةٍ وَاحِدَةٍ الْعَقَارُ مِنَ الدُّرِّ وَالْأَذْيَانِ
قَالَ الْأَكْبَاسُ أَنْ يَبِيعَهَا الَّذِي اشْتَرَاهَا قَبْلَ أَنْ يَقْبِضَهَا لِأَنَّهَا لَا تَحْتَاجُ عَنْ مَوْضِعِهَا
قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا عِنْدَنَا لَا يَجُوزُ وَهُوَ كَغَيْرِهِ مِنَ الْأَشْيَاءِ مَرَّجُهُ عَنَّا بِنَاسِ
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ کے والوں کے پاس جاسو منع کرو نکو چار
چیز سے ایک بچہ، اوچیر کے سے کہ قبض کی ہو یعنی قبض سے پہلے کسی چیز کا بچنا درست نہیں
دوسرے نفع اوٹانے اوچیر کے سے کہ ضمان میں نہیں لے کر تیسرے دو شرطین کرنے سے بیع
میں جو چہی قرض اور بیع سے امام محمد نے کہا کہ انہیں سب احکام کو ہم لیتے ہیں اور قرض اور
بیع تو یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے کو کہے کہ میں اپنا یہ غلام تیرے ہاتھ اتنے اتنے کو بیچتا ہوں اس
شرط پر کہ تو مجھ کو اس قدر روپیہ قرض دے یا کہے کہ تو مجھ کو قرض دے اس شرط پر کہ میں تیرے
ہاتھ اس کو بیچوں پس یہ درست نہیں اور بیع میں دو شرطین کرنی یہ ہیں کہ ایک شخص بیچے کوئی
چیز بزرگ کو ہاتھوں ہاتھ اور دوسرا کو بیچنے تک میں عقد بیع اس پر واقع ہو پس ہی جائز نہیں
یعنی اسو اسطر کہ یہ بیع واقع ہوئی ہے ساتھ مول مہول کے کہ خریدار دونوں میں سے جو مول چاہے
دیوے اور جو چیز ضمان میں نہ آئی ہو اس کے نفع اوٹنا یہ ہے کہ ایک شخص ایک چیز مول
لیوے پھر اس کو قبض کرنے سے پہلے بیچے اور نفع اوٹا دیں پس ہی جائز نہیں یعنی اسو اسطر
کہ اگر وہ ضائع ہوتی تو بیچنے والی کی ہوتی پس نفع یعنی کرایہ وغیرہ ہی اس کو ملیگا اور اس طرح
نہیں جائز ہے اس کو بیچنا کسی چیز کا کہ مول لیوے اس کو بیعت تک کہ قبض کرے اس کو اور یہی
قول اہل اہل حنفیہ کا ہے مگر ایک حکم میں غیر منقول چیز میں یعنی گہن اور زمینوں میں کہ اس کا
قبض سے پہلے اس کو بیچنا درست ہے اسو اسطر کہ وہ اپنی جگہ سے ہر نہیں سکتے امام محمد نے کہا
کہ ہمارے نزدیک درست نہیں اور وہ اور سب چیزوں کی طرح ہے یعنی قبض سے پہلے کسی چیز کا
بیچنا درست نہیں خواہ منقول ہو یا غیر منقول اور امام صاحب کے نزدیک غیر منقول کا ہونا درست ہے

لِيَشْتَرِيَ ذَلِكَ الْمَشْتَرَى قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَكَذَلِكَ الْعَبْدُ إِذَا كَانَ لَهُ مَالٌ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَوَاهُ شَيْخُ كَحَضْرَتِ صَلَّي اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی کھجور
 کا درست چونڈ کیا ہو ایچے یا غلام بیچے اور اس کو پاس مال ہو تو اس کا پہل اور مال بیچنے والے کے لیے
 ہے مگر یہ کہ مول لینے والا پہل کی بھی شرط کر لے اس لیے امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں جب کھجور
 کے درخت میں سیدہ لگو یا زمین میں کہیں جے اور مال کا اس کو بھیڑا لے تو پہل اور کہیں بیچنے والے
 کے لیے ہے مگر یہ کہ خریدار پہل کی بھی شرط کر لے اس لیے امام محمد نے کہا کہ اسی کو قسم لیتے ہیں اور یہی
 ہے حکم غلام کا جبکہ ہوا اس کے لیے مال اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **ف** تاہم اس کو کہتے ہیں کہ
 کھجور کا درخت نرا اور مادہ ہوتا ہے مادہ کی بابت چہرے کی بابت اور زمین چونڈ کرتے ہیں تو بہت
 پہلتا ہے حکم الہی سے امام شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ چونڈ کے بعد پہل کا مالک درخت کا
 بیچنے والا ہے اور اگر شرط کر لے ہو تو مول لینے والا مالک ہو اور امام اعظم کے نزدیک حسب درخت
 کا پہل ظاہر ہو جاوے تو درخت کے بکنے سے پہل نہیں بکتا چونڈ ہوا ہو یا نہ ہو ملک اس کا مالک
 ہر حال میں بیچنے والا ہے **بَابُ** مَنِ اشْتَرَى سَلْعَةً فَوَجَدَ بِهَا عَيْبًا أَوْ حَبْلًا أَوْ
 كَوْمًا فَخَفَضَ سَبَابَ خَرِيدَةٍ أَوْ سَمِينًا كَوْمًا عَيْبًا بِحُلِّ يَابِوَسَ تَوَارُكَ كَمَا حُكِمَ مِنْ مُحَمَّدٍ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنِ الْعَبِيدِ بْنِ أَبِي سَرِيحٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي
 الرَّجُلِ لِيَشْتَرِيَ الْجَارِيَةَ فَيَطْلُهَا ثُمَّ يَجِدُ بِهَا عَيْبًا قَالَ لَا يَسْتَطِيعُ رَدُّهَا وَلَكِنَّهُ
 يَرْجِعُ بِنَقْصَانِ الْعَيْبِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَكَذَلِكَ إِنْ لَمْ يَطْلُهَا فَ
 حَدَّثَتْ بِهَا عَيْبٌ عِنْدَهُ ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا ذَلِكَ لَهُ الْبَائِعُ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ
 رَدُّهَا وَلَكِنَّهُ يَرْجِعُ بِحَسَبِ عَيْبِ الْعَيْبِ الْأَوَّلِ مِنَ الثَّمَنِ إِلَّا أَنْ يَخَافَ الْبَائِعُ أَنْ يَأْخُذَ
 بِالْعَيْبِ الَّذِي حَدَّثَتْ عِنْدَ الْمَشْتَرَى وَلَا يَأْخُذُ لِلْعَيْبِ فِي شَأْنٍ وَلَا لِلْوُطْئِ عَقْدًا
 فَإِنْ شَاءَ ذَلِكَ لَخَذَهَا وَأَعْطَى الثَّمَنَ كُلَّهُ وَهَذَا كُلُّهُ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ **مَرْبُوعٌ**
 ابْنِ سَرِيحٍ رَوَاهُ شَيْخُ كَحَضْرَتِ عَلِيٍّ نے کہا کہ اگر کوئی شخص لونڈی خریدے اور اس سے صحبت کرے
 پہر اس میں عیب پاوے تو وہ اس کو پہر نہیں سکتا لیکن رجوع کرے ساتھ نقصان عیب کے یعنی
 عیب کے موافق اس سے قیمت پہر لے اس لیے امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور اس طرح

اگر خریدار نے اس سے صحبت نہ کی اور اس کے نزدیک اس میں کوئی خراب پیدا ہو اسے اس میں
 اور عیب پایا جسکو بچنے والے اسکو لیے چھپایا تا تو وہ اسکو پھر زمین سکت لیکن چلے عیب کے
 کے موافق اسے قیمت پر لے کر یہ کہ بچنے والا چاہے کہ اسکو لے لے ساتھ اس عیب کو خریدار
 کے پاس پیدا ہوا اور عیب کی دیت تو اور نہ صحبت کے بدلہ مہر ہو اگر چاہے تو لڑی کو لے اور اسکی
 سب قیمت پر لے اور یہ سب قول امام ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ بَاعَ جَارِيَةً حَبْلًا لِحَمْدِ الْوَلَدِ أَمَا تَشْتَرِي وَ
الْبَائِعُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْمُشْتَرِي فَإِنْ ادَّعَاهُ الْبَائِعُ وَنَفَاهُ الْمُشْتَرِي فَهُوَ وَلَدُهُ وَإِنْ
نَفَاهُ جَمِيعًا فَهُوَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَإِنْ شَكَاهُ فِيهِ فَهُوَ بَيْنَهُمَا يَرْتَهُمَا وَيُرْتَانِهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ فَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهِكَ أَوْ نَكْتَلُوهُ إِنْ جَاءَتْ بِهِ عِنْدَ الْمُشْتَرِي لَا قُلْ مِنْ سِتْرَةٍ
أَشْهَرُ فَادَّعِيَا جَمِيعًا مَّا فَهُوَ ابْنُ الْبَائِعِ وَيَنْقُصُ الْبَيْعُ فِيهِ وَفِي أَمْرٍ وَإِنْ
جَاءَتْ بِهِ لَا كُنْ مِنْ سِتْرَةِ أَشْهَرُ مِنْهُ وَقَعَ الْمُرَادُ فَهُوَ ابْنُ الْمُشْتَرِي وَلَا يَحْوِي
الْبَائِعُ فِيهِ عَالِكٌ لِحَالٍ وَإِنْ شَكَاهُ فِيهِ أَوْ جَحَدَاهُ فَهُوَ عِنْدَ الْمُشْتَرِي وَ
هَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ حَمَّادٍ وَرَبِّهِ كَمَا بَرَّاهِمُ نَعَى كَمَا كَجَوَكُوِي حَامِلَةُ لُزْدِي
 بچے پر بائع اور مشتری دونوں کے کا دعوی کرین تو بچہ خریدار کا ہوگا اور اگر بائع اسکا دعوی
 کرے اور مشتری انکار کرے تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اگر دونوں اس سے انکار کرین تو وہ مشتری
 کا غلام ہوگا اور اگر دونوں اس میں شک کرین تو وہ دونوں کے درمیان مشترک ہوگا امام محمد
 نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے لیکن ہم کہتے ہیں کہ اگر لڑی خریدار کے پاس چھ مہینوں سے کم ہو
 بچہ اپنے اور دونوں اسکا دعوی کرین تو وہ بائع کا بیٹا ہوگا اور اسکی ماں کی بہن ہوٹ
 جاوے گی اور اگر چھ مہینے سے زیادہ میں بچہ اپنے اور سدا کے خرید واقع ہوئی تو وہ خریدار کا بیٹا ہے
 اور اس میں بائع کا کسی حال میں کو دعوی نہیں اور اگر دونوں اس میں شک کرین یا دونوں
 انکار کرین تو وہ خریدار کا بیٹا ہوگا اور یہ قول ابو حنیفہ کا ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِذَا وَطِئَ الْمَلُوكَةُ ثَلَاثَ نَفْسٍ فِي طَهْرِ قَاعٍ
فَادَّعَوْهُ جَمِيعًا فَهُوَ لِلْآخِرِ وَإِنْ نَفَاهُ جَمِيعًا فَهُوَ عِنْدَ الْآخِرِ إِنْ قَالَوا لَا نَشُدُّ

وَرَفَعَهُ فِي رَفْعِهِمْ جَمِيعًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا وَلَكِنْ هُمْ أَيْنَ ادَّعَوْهُ جَمِيعًا مَتَى
 نَحْنُ بِأَيْدِيكُمْ جَاءَتْ بِهِ مِنْكُمْ مَلَكُهُ الْآخِرُ فَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ لَا كَثَرَتْ مِنْ سِتْرَةِ أَشْهُرِ
 فَهُوَ ابْنُ الْمُسْتَشْرَى الْآخِرُ وَإِنْ كَانَتْ جَاءَتْ بِهِ قَلَّ مِنْ سِتْرَةِ أَشْهُرِ مِنْ بَاعِهَا الْأَوَّلُ
 فَهُوَ ابْنُ الْأَوَّلِ وَإِنْ تَقَوَّ جَمِيعًا أَوْ شَكَّوْنِي بِهِ فَهُوَ عَيْدٌ لِلْآخِرِ وَلَا يَكْذِبُ الْقَسْبُ لِنَفْسِكَ
 حَتَّى يَأْتِيَ الْبَقِيَّةُ وَهَذَا أَكْثَرُ قَوْلِ الْأَحْنَفِ تَرْجُمَةُ حَادِثٍ رَوَيْتُمْ كَمَا كَرِهْتُمْ
 آدَمِي أَيْكَ لَوْ تَدْرِي سَوَاءٌ كَرِهْتُمْ جَمَاعَ كَرِهْتُمْ بَعْضُكُمْ كَرِهْتُمْ تَوَدُّهُ بَعْضُكُمْ كَرِهْتُمْ
 سَبَّ الْكَارِ كَرِهْتُمْ تَوَجَّهْتُمْ كَرِهْتُمْ سَبَّ الْكَارِ كَرِهْتُمْ تَوَجَّهْتُمْ كَرِهْتُمْ سَبَّ الْكَارِ
 أَوْرَدَهُ ان سب کا وارث ہو گا امام محمد نے کہا کہ ہم اسکو نہیں لیتے لیکن اگر
 سب اسکا دعویٰ کریں تو ہم دیکھیں گے کہ وہ کتنی مدت میں کچھ جسے جس دن سے کہ بچپن آدمی اسکا مالک
 ہو اسو اگرچہ جیسے سو زیادہ میں بچے ہو تو وہ بچپن خریدار کا بیٹا ہے اور اگرچہ منیر سے کم میں بچہ
 جسے جسے جس دن سے کہ بچپن آدمی اسکا مالک ہے اور اگر سب اس سے انکار کریں یا ہیرو
 شک کریں تو وہ بچپن کا غلام ہے اور شک سے نسب لازم نہیں آتی یہاں تک یقین حاصل ہو اور
 سب ل امام ابو حنیفہ کا ہے **بَابُ الْفَرْقَةِ بَيْنَ الْأَمَةِ وَزَوْجِهَا وَلَدِهَا لَوْ تَدْرِي** اور
 اسکے خاوند اور بیٹے کو درمیان جدائی کر دیا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ**
حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ أَقْبَلَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ يَرْفُقُ مِنِّي أَيْمَنَ فَأُخْذَاجَ إِلَى
نَفَقَةٍ يَنْفِقُ عَلَيْهِمْ قَبَاعُ غُلَامَيْنِ الرَّفِيقَيْنِ كَانَ مَعَهُ امْرَأَةٌ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الرَّفِيقَيْنِ فَيُصَلِّي بِأَلَمٍ قَالَ مَا لِي أَرَى هَذِهِ وَالْهَيْهَةَ قَالَ
أُخْذَنَا إِلَى نَفَقَةٍ فَبَعَثْنَا ابْنَاهَا قَامَرَةً أَنْ يَرْجِعَ فَيُرْزَقُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهَذَا نَأْخُذُ
نَكْرَهُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ إِذَا كَانَ صَغِيرًا وَكَذَلِكَ الْإِخْوَانُ وَ
كُلُّ ذِي حِمٍّ مُحَرَّمٌ إِذَا كَانَ صَغِيرًا أَوْ كَانَ أَحَدُهُمَا صَغِيرًا وَلَا يَكْفِي أَنْ يُفَرَّقَ
بَيْنَهُمَا وَالسَّبَبُ مَا إِذَا كَانُوا كِبَارًا كَلَّمَهُمْ فَلَا بَأْسَ بِالْفَرْقَةِ بَيْنَهُمْ وَهَذَا
كَلَامُ قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ رَوَيْتُمْ كَمَا كَرِهْتُمْ كَمِي غُلَامٌ لَا يَأْخُذُ
أَلَمْ كَمَانِي كَبِيرٌ كَمَا مَحْتَاجٌ هُوَ أَكْثَرُ خَرَجَ كَرَبٌ سَوْغَلًا مَنَ بَيْنَ كَبِيرٍ غُلَامٌ بِيَا جَبَلًا مَنَ أَوْ سَكْرًا سَاتِدَةً

فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي النَّاسِ كَمَا يَأْخُذُ قَفِيرًا قَفِيرًا قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ ترجمہ ابراہیم سے درست ہے اوس شخص کی تعین کہ بیع
 کرے سیودن میں نیرات ملے تاکہ پکڑے تغیر تغیر کیا اوس میں سبھی نہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم
 پتے میں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
 عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي النَّاسِ قَالَ لَا خَيْرَ فِيهِ نَأْخُذُ لَا يَنْبَغِي
 أَنْ يُسَلِّمَ فِي شُمْرَةٍ لَيْسَتْ فِي أَيْدِي النَّاسِ إِلَّا فِي زَمَانِهَا بَعْدَ بُلُوغِهَا وَبِجَعْلِ أَحِلِّ السِّلَاحِ
 قَبْلَ ائْتِمَاعِهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ فَهُوَ جَائِزٌ وَلَا فَتْلَ خَيْرَ فِيهِ وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ ترجمہ
 ابراہیم سے روایت ہے اوس شخص کے حق میں کہ سیودن میں بیع سلم کرے کہ اس میں درست یہاں تک کہ کہا
 جاوے امام محمد نے کہا کہ اس کی روایت میں نہیں لائق ہے بیع سلم کرنی اگر سیوے کی کہ آدمی کے
 ہاتھ میں نہ ہو مگر اوس وقت میں بعد پونچھنے اوس کو کے اور گردانی مدرس بیع سلم پہلے منقطع ہونے اور
 سو وقت ہونے اوس کے کے عالم میں ہے یعنی وقت عقد سے لیتے وقت تک وہ موجود ہو سو طلب
 کرے تو جائز ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو درست نہیں اور یہی قول ہے امام ابوحنیفہ کا ف اس سے معلوم ہوا
 کہ جو سیوہ سیوے کی ہاتھ میں موجود نہ ہو اوس میں بیع سلم کرنی درست نہیں مگر اوس کو زمانے میں بعد گئے
 اوس کے کے یہاں تک کہ کہا جاوے تاکہ **تَابُ** التَّكْلِيفِ فِي الْحَيَوَانِ حَيَوَانِ مِّنْ سَلْمٍ كَرَيْكَ بَيَانِ لِّبْنِ
 قَمِيَتْ بَيْلِ دِينِ اَوْ حَيَوَانِ اِيك مِت كُرْعَدِيَا درست ہے یا نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
 حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ دَقَّمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ اِلَیْ زَيْدِ بْنِ حُوَیْلَةَ
 الْبَكْرِیَّ مَا لَا مَصَارِبَ فَاَسْكُرْ زَيْدٌ اِلَیْ عَازِئِ بْنِ عَرْفُوْبٍ النَّيْبَانِیِّ فَاَقْلَاسَ فَاَلَمَّا
 حُلَّتْ اَخَذَ بَعْضًا وَبَقِيَ بَعْضٌ فَاَعْبَسَ عَزِيزُ بْنُ دَبْلَعَةَ اَنَّ الْمَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ فَاَنَا هُكْرُفُ
 وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ اَفْعَلْ زَيْدٌ قَالَ نَعَمْ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِ فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ اُرْزُدْ مَا
 اَخَذْتَ فَخَذَ دَاسَ مَالِكَ وَلَا اَلْجَلْنَ مَا لَكَ فِي شَيْءٍ مِّنْ الْحَيَوَانِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
 كُلُّهُ نَأْخُذُ لَا يَجُوزُ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ مِّنْ الْحَيَوَانِ وَهُوَ قَوْلُ الْحَنِيفَةِ ترجمہ ابراہیم سے درست
 ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے ابا مال مزارب کے لیے زید بن حویلیہ کو دیا اور زید بن حویلیہ کے ساتھ اوتوز
 میں بیع سلم کی سو جب وقت آیا تو اوس نے بعض اٹھ لیا اور بعض باقی رہے اور عزیز بن حویلیہ

اور پونجی اور سکویہ خبر کہ یہ مال عبداللہ کا ہے سودہ اسکی پاسبان آیا اور اس سے مہنت چاہی اور عبداللہ نے کہا کہ کیا
 زید نے یہ کام کیا ہے اور اس کے کہا ہاں سو کسی کو اسکی طرف بھیج کر بلایا اور اس سے پوچھا سو عبداللہ نے اس کو
 کہا کہ جو تو نے لیا سو میرے اور ابنا اصل مال اور اس سے لے اور بیع سلم کر ہمارے مال کو کسی چیز میں جو
 سے امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں کہ نہیں جائز ہے بیع سلم کرنی کسی حیوان میں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **باب الْكَيْفِيَّةُ فِي السَّلَامَةِ بِسَلَمٍ مِنْ ضَامِنٍ** اور اگر وہ کہنے کا بیان
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْزُّورِ
وَالْكَفِيلِ فِي السَّلَامَةِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ
 ہے کہ بیع سلم میں رہن اور ضامن کا کچھ ڈرنہیں امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
 حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ فِي السَّلَامَةِ فِي الْفُلِّ نَأْخُذُ**
الْكَيْفِيَّةَ قَالَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ
 روایت ہے بیع سلم کرنے میں فلوں میں بس ضامن کے کچھ ڈرنہیں امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں
 اور یہی قول ہے امام حنیفہ کا **باب السَّلَامَةِ بِأَخِيذٍ بَعْضُهُ وَبَعْضُ رَأْسٍ وَلَا رَجْعَ لِمَنْ**
كَبَّرَ بَالٍ لِبْنٍ اور کچھ بس مال لینا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَمْرٍ**
عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْعٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي السَّلَامَةِ لِحَمْلٍ فَيَأْخُذُ بَعْضُهُ وَيَأْخُذُ بَعْضُ رَأْسٍ
مَالِهِ فِي مَا يَفْرَقُ قَالَ هَذَا الْمَعْرُوفُ الْحَسَنُ الْحَمِيلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ
قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْنُ عَبَّاسٍ ہے روایت ہے بیع سلم میں کہ اگر اسکا وقت آج پونجی پس کچھ بیع
 سوے اور کچھ اصل مال بہر سوے کہنا یہ عمدہ اور بہتر بات ہے امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں اور
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب السَّلَامَةِ فِي التَّيَابِ كِبْرُونَ مِّنْ بَيْعِ سَلَمٍ كَرْنِے کا بیان** **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ كَاهِنٍ قَالَ إِذَا اسْلَمَ فِي التَّيَابِ مُتْرَكَ كَانَ مَعْرُوفًا
عَرْمَةً وَرَفَعَتْهُ فَهُوَ جَائِزٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ إِذَا اسْلَمَ الطَّوَلُ
وَالْعَرَضُ وَالرَّفْعَةُ وَالْجِدْنُ وَالْأَجْلُ وَفَقَدَ الثَّمَنَ قِيلَ إِنَّ يَفْقَهُ فَهُوَ جَائِزٌ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ
 روایت ہے کہ اگر اس نے کہا کہ جب کوئی کبرون میں بیع سلم کرے اور اسکا عرض اور ثمن مشہور ہو تو جائز ہے
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام محمد نے کہا کہ اسکی وہم لیتے ہیں کہ حریب اسکا طول اور عرض اور ثمن اور

بیش اور دس سہ ہزار اور سول نقد دیکر پہلے تدابیر نے مجاہد سے توجا ہے محمد قال
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ فِي يَسْلَمِ الثَّيَابِ فِي الثَّيَابِ قَالَ إِذَا
 اخْتَلَفْتَ أَتَوَاعُدَ فَلَا يَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ ذَبْدُ الْخُلْدِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ
 ابرہیم سے روایت ہوا اس شخص کو حقیقہ کہ کپڑے کی کپڑے سے بیچ سلم کرے کہا جب اس کی تین مختلف ہوں
 توجا ہے امام محمد نے کہا کہ اس کو بیچتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ التَّحْمِيلِ عَلَى**
 سَوْمِ اخْتِيَارِ لِبَسَةِ بَهَائِ سَلَامٍ كَيْفَ كَانَ عَرِيجًا نَاسِيَةً الْكَرْبَاعَ اَوْ شَتْرَى اَبِكُ مَوْلٍ بِرَضْعِي مَوْتُهُ هَوْنٌ
 اور دوسرا آدمی دے اور زیادہ مل لگا کر اون کا معاملہ بگاڑے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ الْخُذَرِيِّ بِمَعْرُورَةَ عَنِ الشَّيْبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا يَسْتَأْمِرُ التَّجَلُّلَ عَلَى سَوْمِ اخْتِيَارِهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خَطْبَتِهِ وَلَا تَأْجُسُوا وَلَا تَبَايَعُوا بِالْقَدَرِ
الْحَجَرِ مِنَ اسْتَلْجِدَ اخْتِيَارًا فَلْيُعْلَلْهُ أَجْرُهُ وَلَا تَزُفِرُ الْمَرْءُ مَعْلَعًا وَلَا عِلَّ خَالَاتِهَا وَلَا
تَسْتَلِّ طَلَاقَ اخْتِيَارًا لَيْتُ كُنَّا مَا فِي صُحُفِهَا فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ رَازِقُهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَخْذُ
وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ دَامَا قَوْلُهُ وَلَا تَأْجُسُوا قَالَ الرَّحْلُ يَبِيعُ الشَّيْءَ فَيَزِيدُ الرَّجُلَ الْخُزْ
رِي الثَّمَنَ وَهُوَ لَا يَزِيدُ أَنْ يَشْتَرِيَ لِيَبِيعَ بِذَلِكَ غَيْرَهُ وَكَشْتَرَى عَلَى سَوْمِهِ فَعَدَا هُوَ
الْخَيْشُ فَلَا يَنْبَغِي دَامَا قَوْلُهُ لَا تَبَايَعُوا بِالْقَدَرِ الْحَجَرِ فَعَدَا كَانَ بَيْعًا فِي الْبَاهِ هَلِيلَةَ
يَقُولُ لِحَدِّ هُمْ إِذَا الْكَيْتِ الْحَجَرِ فَقَدْ وَحِبَّ الْبَيْعِ فَعَدَا مَكَدُوهُ فَكَلَّا يَنْبَغِي دَامَا يَبِيعُ فِيهِ
 فاسید ترجمہ ابی سعید خدری اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ ابی علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ مول
 جب کا دے آدمی اور نہ بیچ بہائی مسلمان اپنے اور نہ بیچے پیغام نکاح کا اور پیغام نکاح اپنے کے اور
 نہ بخش کر دینے اگر ایک شخص کچھ چیز دے یا ہوا اور دوسرا اگر اس جس کی تعریف کرے یا زیادہ مل لگا دے
 اور دنیا منظور نہ ہو بلکہ منظور ہی ہو کہ لینے والا دیکھا دیکھی زیادہ عزت کرے تو درست نہیں اور نہ
 بیچ کر واپس میں ساتھ ڈالنے پتھر کے لینے بلکہ شتر کی کو لگے کہ میرے اسباب میں سے جس چیز پر تیری
 انگری پڑے وہ چیز بیٹے تیرے ہاتھ پہنچی یہ درست نہیں اور جو کوئی فردور پکڑے تو اس کی اجرت
 اس کو بتلا دے کہ مثلاً روزمرہ دوائے دوزخ اور نہ نکاح کیجا دے عورت اپنی بہو بی بی پر اور نہ اپنی
 خالہ پر اور نہ چاہے طلاق سو کن اپنی کی تاکہ اولاد دے وچیز کر اس کے پیالہ میں ہے پس اس کے لیے

حَرَمٌ مَحْدُوذٌ بِهِ كَمَا كَانَ يُعْذِرُنِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَاهِدَاتٍ
 اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ الْخَمْرَ فَلَا حَاجَةَ لَنَا فِي خَمْرِكَ قَالَ فَخَذَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَبِعَهَا وَأَسْتَعِينَ بِمَنْعِهَا
 عَلَى حَلْبِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عَاهِدَاتٍ إِنَّ اللَّهَ يُحَرِّمُ شَرِبَهَا حَرَّمَ
 بَيْعَهَا وَآكُلَ مَنَعِهَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** محمد بن قیس سے روایت
 ہے کہ ایک مرد وثیف کا ہر سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ٹکڑا شراب کا ہدیہ بھیجتا رہتا تھا سو ہدیہ بھیجا
 اوس نے ٹکڑا اپنا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جس سال میں کہ شراب حرام ہوئی سو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہسکو فرمایا کہ اے اباعام مقرر خدا تعالیٰ نے شراب کی سودگاری پر شراب کی حاجت نہیں
 اوس نے کہا کہ یا حضرت آپ لیون اور ہسکو بچکے اوسکا مول اپنے کام میں لاوین سو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہسکو فرمایا کہ اے عمر کجی نے ہکا پنا حرام کیا اوس نے اسکا بیچنا اور اوسکا مول کتنا جی حرام
 کیا امام محمد نے کہا کہ ہسکو ہمیشہ میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** بَيْعُ الْأَحْجَامِ
 فَالْتِمَاسُ وَالْقَسْبُ خَبَلٌ أَمَّا بَابُ الْحَبْلِ كَيْفَ يَبْنَى كَابَانِ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو
 حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرَبٍ أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ يَبِيعُ صَيْدَ الْأَحْجَامِ وَقَصَبَهَا
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ **ترجمہ** ابابیم سے روایت ہے کہ وہ مکروہ کتر
 ہے جب تک کہ شکار اور اونکی بانیں کی امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہمیشہ میں اور یہی قول ہے امام
 ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **محمّد** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ طَلَبْتُ إِلَى
 عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَكْتَبُ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْغَنِيَرِ أَنْ يَسْأَلَهُ عَنْ صَيْدِ الْأَحْجَامِ وَقَصَبِهَا
 فَكَلَّمَ إِلَيْهِ عُمَرُ أَنَّهُ لِحَدِّسُ لَا بَأْسَ بِهِ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا الْخَبَرِ بِبَيْعِ الْقَصَبِ إِذَا أَبَاعَ
 خَاصَّةً فَإِنَّمَا الْقَصِيدُ فَلَا يُجْمَعُ بَيْعُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ يُؤْخَذُ بِغَيْرِ صَيْدٍ يَجْعَلُ الْبَيْعَ فِيهِ
 وَيَكُونُ صَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ إِذَا رَأَاهُ أَنْ تَقَادَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ بنی عبد الحمید سے طلب کی یہ بات کہ وہ عمر بن عبد الغزیط کی طرف خط لکھو اور
 اسی اجام کے ٹکڑا کرنے اور انکے قصب تکم بوجہ سے عمر نے اسکی طرف لکھا کہ وہ ایک جس سے اور اسکا
 کچہ ڈرنیں اور ہم اوسکو نہیں لیتے بلکہ اگر صرف بانیں کو بیچے تو اوہ سکوم جائز رہتے ہیں اور شکار
 کی بیع کو ہم جائز نہیں کہتے مگر یہ کہ بغیر شکار کے پکڑا جاوے تو اس میں بیع جائز ہے اور مول لیون والے

کو اختیار ہے جبکہ دیکھ سکے اگر چاہے تو سکور کہے اور چاہے تو ہٹوڑ دے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا

باب شَرَاءُ الذَّهَبِ الْفِضَّةُ تَكُونُ فِي التَّيْبَرِ وَالْجَوْهَرِ سَوَاءً اَوْ جَاهِزِي كَمَا سَوَاءٌ اَوْ جَوْهَرِيْنِ هُوَ

اور کے خریدنے کا بیان **مُحَمَّدٌ** قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خُصَامٍ عَنْ اَبِي هَيْمٍ قَالَ اِذَا

كَانَ الْخَاتَمُ فِضَّةً وَفِيهِ فِضٌّ فَاشْتَرَيْتَهُ بِمِائِيْنَتٍ اِنْ شِئْتَ قَوْلِيْكَ اَوْ اِنْ شِئْتَ كَثِيْرًا

وَلَسَا تَاْخُذُ بِهَذَا اَوْ لَا تَخِيْزُ اِلَيْكَ حَتَّى يَبْلُغَ اَنَّ التَّمَنُّ اَكْثَرُ مِنَ الْفِضَّةِ الَّتِي فِي الْخَاتَمِ

فَيَكُوْنُ فَضْلُ التَّمَنِّ بِالْفِضِّ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ حَمَادٌ عَنْ رُوَيْتٍ اَنَّ اَبِي هَيْمٍ كَمَا

كَهْ سَبَّ اَكُوْثِيْ جَاهِزِيْ كِيْ هُوَ اَوْ سَمِيْنٌ كَلِيْمَةٌ هُوَ قَوْلُ اُسْكُوْطِطُحْ خَرِيْدٌ دَرَسَتْ خَوَاهِ تَوْرَثَ سَوَاءٌ

خَوَاهِ تَرَسَ اَوْ سَمِيْنٌ كُوْنِيْنِ لِيْتِيْ نَسِيْنٌ جَاهِزٌ كُنْتِيْ سَمِيْنٌ مَعَ يَمَانِيْكَ كَمَا مَعْلُوْمٌ كِيَا جَوْدُ كَمَا سَوَاءٌ جَاهِزِيْ

سے زیادہ ہے جو کہ اگلوٹی میں ہے پس زیادہ سول کلمہ کا بدلہ ہو جاوے گا اور یہی قول ہے امام ابو

حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُرَيْجٍ عَنْ اَبِي بَالِكٍ

قَالَ بَعَثَ الرَّسُوْلُ بِاَبِيْ مَرْزُوقٍ فَضِيْةً خَسِرُوْا زَيْدٌ اُحْكَمَتْ شَعْنُهُ فَأَمَرَ الرَّسُوْلُ اَنْ

يَبِيْعَهُ فَجَبَّ الرَّسُوْلُ فَقَالَ اِنِّيْ اُزَادُ عَلَيَّ وَزِيْرُهُ قَالَ عُمَرُ رَضَا لَانَا الْفَضْلُ رِيْبًا

وَزِيْرُهُ تَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ السُّبْحَانُ رَدَا بِيْ كَمَا خَسِرُوْا جَاهِزِيْ كَا كِيَا

رَبَّنْ عَمْرٍ اَبَسَ بِيْ كَا كِيَا جَمَلِيْ سَمْنَتْ مَضْبُوْطُ كِيَا تَبِيْ سَوْحَضَتْ عَمْرٌ اَلْبَجِيْ كَا اَدَسَ كِيَا بِيْجِيْ كَا حَكَمٌ

کیا سوا بیجی ہو آیا اور کہا کہ تجھ کو اس کے تول سے زیادہ قیمت ملتی ہے عمر نے کہا کہ زیادہ قیمت نہ ملے

کہ زیادہ بیج ہے اور اس کی عمر لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** شَرَاءُ الذَّهَبِ

التَّقَالِ بِالْخِصَانِ وَالْزَيْنِ عِلَّةٌ وَرَبُّهُنَّ وَبَارِيْ دَرَسُوْنَ كُوْخِيْدَا اَوْ رِيَا جَ كَا بِيَا **مُحَمَّدٌ** قَالَ

اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْزُوقٌ عَنْ اَبِي لَيْلَةَ عَنْ اَبِي عَمْرٍ قَالَ قُلْتُ لَهُ اِنَّا

نَقْدِمُ الْاَرْضَ بِهَا الْوَرَقَ الثَّقَالُ الْكَاسِيْدَةُ دَمْعًا دَرَسَتْ خِفَافٌ نَافِقَةٌ اَنْتَبِجُ

وَرَقْنَا يُوْرَقِيْمٌ قَالَ اَوْ لَكِنْ رِيْعٌ وَرَقَكَ بِالْذَّنَانِيْرِ وَاشْتَرُوْا دَرَسَهُ بِالْذَّنَانِيْرِ وَلَا يَخِيْرُ

صَاحِبُكَ يَشِيْرُ اَحْتَى تَسْتَوِيْ مِنْهُ فَاِنْ صَعَدَ فَوْقَ الْبَيْتِ فَاَصْدُدْ مَعَهُ دَانَ وَتَبَّ

فَلَبَّ مَعَهُ دِيْهٌ تَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اَلْبِيْلِيَّةُ رُوَيْتُ كِيَا بِيْنِيْ اَبْنِ عَمْرٍ

کما کہ مقرر ہم ایک زمین اتنے ہیں جس میں جاندی بھاری کھوٹی ہے اور ہمارے ساتھ جاندی ہلکی

کسری ہے کیا ہم اپنی چاندی سے انکی چاندی خریدیں ابن عمر نے کہا کہ نہ خریدو لیکن اپنی چاندی دینا روک کے
ساتھ بیڈیاں پیر دینا روک سوا انکی چاندی خرید اور نہ جدا ہووے نتیجہ سے ساتھی تیرا بیٹا نک کہ پورا لے تو
اس سے حق اپنا لینے قبض کرے اور اگر وہ گہر پرچہ جاوے تو تو بھی اوسکے ساتھ گہر پرچہ جاوے اگر
گہڑا ہووے تو تو بھی اوسکے ساتھ گہڑا ہو اور اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
اسکے معلوم ہوا کہ چاندی کو چاندی سے کم و بیش کر کے بیچنا درست نہیں اگر جب ایک طرف کہہ رہی ہو
اور ایک طرف کہہ رہی ہو معلوم ہوا کہ قبض کرنے سے پہلے کسی چیز کا بیچنا درست نہیں محمدؐ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَطِيَّةُ الْعُرْفِيُّ عَنْ ابْنِ حَبِيبٍ الْحُدْرِيُّ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الذَّهَبُ بِالدَّهَبِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِرِيبٍ
وَأَرْضَةٍ بِالْفِضَّةِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِرِيبٍ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ
بِرِيبٍ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِرِيبٍ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ
بِرِيبٍ وَالْحَبُّ بِالْحَبِّ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِرِيبٍ وَالنَّمْرُ بِالنَّمْرِ مِثْلُ مِثْلٍ وَالْفِضَّةُ
بِرِيبٍ

ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے سونے کے برابر
ساتھ برابر کے چاہیے اور زیادہ لینا بیاج ہے اور چاندی بدلے چاندی کے برابر چاہیے اور زیادہ
بیاج ہے اور گھیون ساتھ گھیون کے برابر ساتھ برابر کے درست ہے اور زیادتی بیاج ہے اور جو ساتھ
جو کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور کھجور بدلے کھجور کے برابر برابر چاہیے اور
زیادہ لینا بیاج ہے اور نمک ساتھ نمک کے برابر ساتھ برابر کے اور زیادتی بیاج ہے اور اسکی کو ہم
لیتے ہیں اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا ف لینے چاندی اور سونے اور تلنے والی چیزوں کے بیچنے
میں دو صورتیں ہیں ایک صورت یہ ہے کہ دونوں طرف ایک منبہ ہو جیسے چاندی کو چاندی سے
بیچنا یا گھیون کو گھیون سے تو یہیں شرط یہ ہے کہ اس وقت ہاتھوں ہاتھ ہو اور ہمارے ہوا اور تل
میں دونوں برابر ہوں اور اگر کم و بیش ہو یا ایک چیز موجود ہو اور دوسری غائب تو یہی بیاج ہے
اور دوسری صورت یہ ہے کہ دونوں طرف دو جنسین ہوں جیسے چاندی کو سونے سے بیچنا یا جو کو
گھیون سے بیچنا تو اس میں شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو اس میں کمی بیشی درست ہے اور اگر
ایک طرف سے اور ہمارے ہوا تو یہ درست نہیں **کَابُ الْقُرْصِ** فرض لینے کا بیان *

محمد قال أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم في رجل اشترى ثوبا ورثا
 ثوبا لا يفضل منه قال الورق بالورق الكد الفحل بينهما حتى يأتي بينهما ولسنا نأخذ
 بهذا إلا بأسره هذا أما لئلا نأخذ بشرطه عليه فإذا كان شرطا اشتراطه فلا خير
 فيه وهو قول أبي حنيفة ثم حماد بن إبراهيم روى عنه، ایک مرد کے حق میں کہ اوس نے ایک مرد کو باند
 قرض ہی سو وہ اسے باس اوس سے افضل چاندی لایا ابراہیم نے کہا کہ چاندی بدلے چاندی کے مکروہ
 رکھتا ہوں یا تو بیع اور اس کے بیانتا کے اوکلی مانند لاوے اور ہم کو نہیں لیتے اگر اس پر کوئی شرط
 نہ کی ہو تو اس کا کچھ ڈر نہیں اور اگر اس پر کوئی شرط کر لی ہو تو اوس میں بہتری نہیں **محمد** قال أخبرنا
 أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم في الرجل يقرض الرجل الدارهم على أن يوقيه
 بالزيت قال أكرهه وفيه نأخذ وهو قول أبي حنيفة ثم حماد بن إبراهيم روى عنه، ایک مرد
 حق میں کہ کسی مرد کو دوسرے قرض دے اس شرط پر کہ اوس کو روپی میں اور دے کہ اس میں مکروہ رکھتا ہوں
 اور اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال أخبرنا أبو حنيفة عن
 حماد بن إبراهيم قال كل قرض جرم منفعه فلا خير فيه وفيه نأخذ وهو قول
 أبي حنيفة ثم حماد بن إبراهيم روى عنه، کہ اس نے کہا کہ جو قرض نفع کہیںچے اوس میں بہتری نہیں اور
 اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب الوقار والشفعة غير منقول**
 چیز اور شفعة کا بیان **ف** شفعة کے سنے ملانے ہیں اور یہ نام اس کا اس لیے رکھا گیا کہ ہمیں ملانا
 ہے زمین خریدی ہوئی کا ساتھ زمین شفیع کے اور شفعة ثابت ہو شرک کے لیے مینون اوسوں کے نزدیک
 اور مہایکے لیے نہیں اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفعة مہایکے لیے بھی ثابت ہے **محمد** قال
 أخبرنا أبو حنيفة عن حماد بن إبراهيم عن سفيان قال الشفعة من قبل الأبواب
 لسنأخذ بهذا الشفعة للحيان المتكازفين وهو قول أبي حنيفة ثم حماد
 بن إبراهيم روى عنه، کہ شریح نے کہا کہ حق شفعة دروازوں کی طرف سے ہے یعنی اگر دروازے ملے
 ہو تو حق شفعة ثابت ہے ورنہ نہیں اور ہم کو نہیں لیتے شفعة مہایکے مفضل کے لیے ہے یعنی
 جبکہ گھر ملا ہوا ہو اس کے لیے حق شفعة ثابت ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **محمد** قال
 أخبرنا أبو حنيفة قال حدثنا حماد عن إبراهيم قال لا شفعة إلا في الأرض أو دار

حالی ہیں تو ایسے ملائین ہوں کہ ان کے ساتھ کہ اس کے لئے ہوں اور اس کے لئے ہوں
 اور وہ کہ وہ ہیں اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 کہ اس کے لئے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا امام احمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کے لئے ہوں
 کیا ہے اس کے لئے کہ اگر اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں اور اگر اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 تو اس کے لئے کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں اور اگر اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 قول ہے امام ابو حنیفہ کا **حکم** **قال** **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو**
سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِهِ الْآيَةِ مَنْ كَانَ عَجَبًا فَلَيْسَ تَعَفُّفٌ وَمَنْ كَانَ
فَقِيرًا فَلَيْسَ كَلٌّ بِالْمَعْرُوفِ قَالَ قَرْنًا ترجمہ ہے کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 اس آیت کی تفسیر میں جب بالاسم جائے کہ چھوڑ دے اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 دستور کے کہ امام ابو حنیفہ کا **حکم** **قال** **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو**
عَنْ لُحَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَا يَأْكُلُ الْوَيْطُ مَالًا إِلَّا يَكُونُ شَيْئًا قَرْنًا
وَلَا عَيْرٌ وَبِهِ نَاحِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ہے کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 کہ امام ابو حنیفہ کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 اس کے لئے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **حکم** **قال** **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ لُحَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيمِ
رَكْوَةٌ وَبِهِ نَاحِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ہے کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 نہیں اور اس کے لئے ہوں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **باب** **مَنْ كَانَ عَجَبًا**
مَالُ مُضَارِبَةٍ أَوْ وَدِيعَةٍ اگر کسی کے پاس مضارب یا امانت کمال ہو تو اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
قال **أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمُضَارِبَةِ وَالْوَدِيعَةِ إِذَا كَانَتْ**
عِنْدَ الرَّحْلِ قَمَاتٍ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ قَالَ يَكُونُ جَمِيعًا أَسْوَأَ الْغَرَمَاءِ إِذَا الْوَدِيعَةُ
بِأَعْيَانِهَا أَوْ وَدِيعَةً وَالْمُضَارِبَةُ وَبِهِ نَاحِدٌ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ہے کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں
 ہو اور اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں کہ اس کے لئے ہوں

نہ سچائی جاوے اور اس کی کچھ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ الْمَرْأَةِ رَعَتْ بِالْمَلِكِ وَ**
الرَّجُلُ رَعَتْهَا یا چوتھائی پر فراغت کرنیکا بیان **ف** نرا رعت یہ کہ کسی کو زمین سے کہ اوں میں
 میں ہووے اور جو اس میں پیدا ہووے آپس میں بانٹ لیں گے آدھوں آدھ یا کم و بیش اور فراغت
 امام ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہیں اور صاحبین اور قنین اماموں کے نزدیک درست ہے
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ سَأَلَ طَاوُسًا وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
عَنِ الرَّأَةِ بِالْمَلِكِ أَوِ الرَّجُلِ فَقَالَ لَا بَأْسَ بِهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِيهِمْ فَكَرِهَهُ
فَقَالَ إِنَّ طَاوُسًا لَهُ أَرْضٌ يُزَارِعُهَا قَتِينٌ لَقِيَ أَخْلًا قَالَ ذَلِكَ مُحَمَّدٌ كَانَ أَبُو حَنِيفَةَ يَأْخُذُ
بِقَوْلِ أَبِيهِمْ وَتَحْنُ تَأْخُذُ بِقَوْلِ سَالِمٍ وَطَاوُسٍ لَا تَرَى بَيْنَ ذَلِكَ بَأْسًا تَرْجِمُهُمَا
 روایت ہے کہ اوں نے طاوُس اور سالم سے تمہاری یا چوتھائی پر فراغت کا حکم پوچھا اونوں نے کہا کہ ہکا
 کچھ ڈر نہیں سوینے ابراہیم سے یہ بات ذکر کی سو اوں نے اس کو مکرہہ رکھا اور ابراہیم نے کہا کہ طاوُس
 کی زمین ہے اور اس میں فراغت کرتا ہے پس سیدہ طاوُس نے اس کے جواب کا حکم کیا امام محمد
 نے کہا کہ ابو حنیفہ ابراہیم کے قول کو لیتے تھے اور ہم سالم اور طاوُس کے قول کو لیتے ہیں ہم اس کا
 کو ڈر نہیں کہتے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَدْنِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي جَنَابٍ**
عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ أَسْقَرْتُ أَرْبَعَةَ نَفَرٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْبَدْرِ وَقَالَ الْأَخْذُ مِنْ عِنْدِي الْعَمَلُ وَقَالَ الْأَخْذُ مِنْ عِنْدِي
الْقَدْرُ أَنْ وَقَالَ الْأَخْذُ مِنْ عِنْدِي الْأَشْهُنُ قَالَ فَأَلْفَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَاحِبَ الْأَشْهُنِ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفِدَارِ أَخْبَرًا مَسْتَمًى فَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْعَمَلِ دَرَاهِمًا
يَكُلُّ يَوْمًا وَالْحَقُّ الزَّرْعُ كَلَهُ بِصَاحِبِ الْبَدْرِ تَرْجِمُهُ مجاہد نے کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے وقت چار آدمی شریک ہو گئے کہ ایک نے زمین کا اور دوسرے نے کہا کہ محنت میں کرو گی
 اور تیسرے نے کہا کہ لیل میں دن کا اور چوتھے نے کہا کہ میں زمین دوں گا پس لو گیا حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم نے صاحب زمین کو لینے اس کا حصہ مل گیا اور گردانی واسطے میل واسلے کے مزدوری
 مقرر اور گردانا واسطے صاحب میل کے ایک مہرے ہر دن کے اور کیتی بخش ہواے کے حوالگی
بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْوَقْدَةِ عَلَى مَنْ أَخْبَرْتُ بِأَنَّكَ تَرْمِيهِ اسْتَجْرَاءً أَوْ كَوْنِي

شخص ایک چیز کسی کو اجرت پر لے کر سیکڑی زیادہ اجرت پر تو اس کا حکم ہے محمدؐ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ فِي التَّوْبَلِ يَسْتَأْجِرُ الْأَرْضَ تُخْرَجُ أَجْرُهَا لِكُلِّ مَرَّةٍ
 اسْتَأْجَرَهَا قَالَ لَا خَيْرَ فِي الْفَضْلِ إِلَّا أَنْ يُجَدِّثَ فِيهَا شَيْئًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَ
 هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجُمُهُ اِبْرَاهِيمُ رَوَيْتِيهِ اِيك مرد کے حصین کہ کسی سے زمین اجرت پر لے
 بہر اوس زیادہ اجرت کو ساتھ کسی کو دیدے کہما کہ اس میں تبری نہیں مگر یہ کہ اس میں کوئی چیز نئی پیدا کر
 امام محمدؐ نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ عُمَانَ بْنِ عَاصِمٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ
 عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِجَانِطٍ فَأَجْبَهُ فَقَالَ لِمَ هَذَا فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ
 اللَّهِ اسْتَأْجَرْتُه قَالَ لَا تَسْتَأْجِرُهُ يَشْكُو مِنْهُ تَرْجُمُهُ رَافِعٌ رَوَيْتِيهِ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ایک بانغ پر گندے سووہ بانغ آپ کو خوش لگا سو فرمایا کہ یہ بانغ کس کا ہے رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا
 حضرت صلعم میرا ہے میں نے اس کو اجرت پر لیا ہے جناب سو خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوس سے
 کوئی چیز اجرت پر نہ لے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَوْزَيْدٍ
 عَنْ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ جُرْمٍ وَرَضِيَ الشَّيْخُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ اللَّهَ نَعَمَ
 حَرَّمَ مَكَّةَ فَحَرَّمَ مَبِيعَ رِبَاعِهَا وَأَكْلَ ثَمَرِهَا وَقَالَ مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجُوزِيَّتِ مَسْكَةٍ
 شَيْئًا فَلَمْ يَأْكُلْ كُلَّ نَارًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ بَلْ كَرِهَ أَنْ يُسَاعَ
 الْأَرْضَ وَلَا يَكْرَهُ بَيْعُ الْبَيْتَاءِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ تَرْجُمُهُ ابْنُ عَرَبٍ رَوَيْتِيهِ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 فرمایا کہ خدا متاعے نے کہ حرام کیا سو حرام ہے اس کے گہروں کا بیچنا اور اس کے سول کا کھانا اور فرمایا
 کہ جو کوئی کے کے گہروں کی اجرت کہما کر تو سوا اس کے نہیں کر وہ آگ کہتا ہے امام محمدؐ نے کہا
 کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہؒ کا کہ زمین کا بیچنا مکروہ ہے اور عمارت کا بیچنا مکروہ
 نہیں **بَابُ الْعَبْدِ يَأْذُنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ** أَنَّهُ مَأْمُورٌ بِالْمَاكِسَةِ غِلَامٌ كُودَارِي
 کے لیے اجازت دی تو غلام مناسن ہے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ
 أَبِي هَاشِمٍ فِي الْعَبْدِ يَأْذُنُ لَهُ سَيِّدُهُ فِي التِّجَارَةِ قَصَارَ عَلَيْهِ وَدَيْنٌ فَأَعْتَقَهُ صَاحِبُهُ
 أَنْ عَلَيْهِ قِيمَتُهُ فَإِنْ قَصَلَ عَلَيْهِ يَعْدُ قِيمَتَهُ مِنَ الدِّينِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ فَفَضَّلَ طَلَبَ

کہ پڑاوسکو پیڑے اوسنے کہا کہ میں اوسکا کپڑا اوسکو پیڑے دن اور امانک میرا کہل گیا شریح نے کہا کہ
 سبلا جلا تو کہ اگر اسکا کہل جاتا تو کیا تو اپنی اہرت چوڑی بنا امام محمد نے کہا کہ نہیں ضامن ہوگا اس
 چیز کا کہ اوسکے گھر میں علی اسواسطے کہ وہ اوسکے ہاتھ کا قصور نہیں کہ اوسپر تاروان اوسے کہا کہ
 مِنْ اَدْعَى دَعْوَى حَرْجٍ عَلَى رَجُلٍ اَوْ كَوْنِي كَسِيْرًا بِرَجُلٍ عَوِي كَرَّ تَوَسَّلَا كَمَا عَلِمَ بِمُحَمَّدٍ
 قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي رَاهِيْمٍ قَالَ الْبَيْتَةُ عَلَى الْمَدْعَى وَالْمَدْعَى
 عَلَى الْمَدْعَا عَلَيْهِ وَكَانَ يَرُدُّ السَّيْمَانَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 ترجمہ حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ گواہ کا لانا بھی مجبوتہ اور اگر مدعی باس گواہ نہ ہوں
 تو دعا علیہ برتہم آتی ہے اور وہ تم رد کرتے تھے امام محمد نے کہا کہ اسکی تم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
 امام ابو حنیفہ کا **باب** مَنْ اَحَدَتْ فِي غَيْرِ ذَاتِ يَدٍ فَعَوَّضًا اَوْ كَوْنِي اِنْسِيْ حَسْبِيْ
 غمیر میں کوئی چیز پیدا کرے تو وہ ضامن ہے مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
 عَنْ اَبِي رَاهِيْمٍ فِي الرَّجُلِ يَحْمِلُ فِي حَائِطِهِ الْقَعْدَةَ فَيَسْتُرُ بِهَا الْحَوْلَةَ اَوْ يُخْرِجُ السَّيْفَ
 اِلَى الطَّرِيقِ قَالَ يَهْوَنُ كُلُّ نَفْسٍ اِذَا اَصَابَ هَذَا الَّذِي ذَكَرْتُ لَكَ اَحَدَتْ شَيْئًا
 فَيَمْلِكُ لَا يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ سَمَاءَهُ فَقَدْ غَمِرَ مَا اَصَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ وَهُوَ
 قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ یہ مرے حق میں کہ اپنی دیوار میں تہہ گردانی اور
 اسکے ساتھ حملہ کوڈ ہانکے یا پانخانے کو راہ کی طرف نکالے کہا ہر چیز کا ضامن ہوگا جبکہ پہنچی
 اوسکو کہہ دینے ذکر کیا ہو سطر کہ اوس نے اپنے غمیر ملک میں ایک چیز پیدا کی اور نہیں مالک ہے وہاں
 اوسکے کا سو ضامن ہوگا اوس چیز کا کہ پہنچی اوسکو امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی
 ہے قول امام ابو حنیفہ کا **باب** الْاَصْحَابَةُ وَالْاَصْحَابُ الْاَهْلُ الْقُرْبَانِي اَوْ رَكْعَتِيْ خُصِيْ كَرْنِيْ كَابَانِي
 فوج بانور کہ کہا یا جاتا ہو اوسکا خضی کرنا درست ہے چوٹی عمر میں اور ربی عمر میں درست نہیں
 مُحَمَّدٌ قَالَ اَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَبِي رَاهِيْمٍ قَالَ الْاَصْحَابَةُ وَالْاَصْحَابَةُ عَلَى
 اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخِذٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ
 حاد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی درجہ ہے ہشہر و لون پر سواک حاجیوں کے کا دن پر قربانی
 درجہ بنین امام محمد نے کہا کہ اسکی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا

مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَلْقَيْتُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
بِكُرْمِ الْخَرَدِ دِيَوْمًا نَبَدًا قَالَ **مُحَمَّدٌ** دِيَوْمًا نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلٌ إِلَى حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَادُ
سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ قربانی تین دن تک کرنی درست ہے قربانی کے دن باور دودن اس سے
پچھنے لیتے ہیں اور بارہویں امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں اور یہی قول ہے امام ابوہشیم
كَأَنَّ مُحَمَّدًا قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَالِطٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَخَّرَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ دَجَمَ أَحَدَهُمَا
عَنْ نَفْسِهِ وَالْآخَرَ عَنْ قَالٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ **مُحَمَّدٌ** رَسُولُ اللَّهِ تَرْجُمَهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سَالِطٍ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دودنیے کا لے اور سفید ایک اپنی طرف
دفع کیا اور دوسرا اوس شخص کی طرف سے کہ اوس نے کلمہ بڑھایا لہذا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ كَدَامٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي كَبَّاشٍ
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ نَعِمُ الْأَخْيَةُ الْجَدِيعُ الشَّيْءُ مِنَ الصَّانِ
قَالَ مُحَمَّدٌ دِيَوْمًا نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلٌ إِلَى حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
کہہا کہ اچھے قربانی سات مہینے کا دن ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں اور یہی قول
ہے امام ابوہشیم **كَأَنَّ مُحَمَّدًا** قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ عَنْ
رَجُلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَتَّى أَتَى اللَّهَ عَنْهُ قَالَ الْبَقَرَةُ تُجْزَى عَنْ سَبْعَةِ بَهَائِمٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ دِيَوْمًا نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلٌ إِلَى حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
کہا کہ کافی ہے سات آدمی کی طرف سے کہ قربانی کرین اس کو امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں
اور یہی قول ہے امام ابوہشیم **كَأَنَّ مُحَمَّدًا** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ سَمِعَ عَنِ حَمَّادٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الرَّجُلِ يُطْعِمُ أَخْيَتَهُ وَلَا يَأْكُلُ مِنْهَا فَيَسْأَلُ الْكَافَّاسُ بِهِ قَالَ
مُحَمَّدٌ دِيَوْمًا نَاخُنٌ وَهُوَ قَوْلٌ إِلَى حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ ابراہیم سے روایت ہے ایک مرد کے حقین کہ
اپنی قربانی اور ان کو کھلا دے اور آپ اس کے کوئی چیز نہ کھاوے کہا اس کا کچھ ذکر نہیں امام محمد نے
کہا کہ اس کی کوئی نیت نہیں اور یہی قول ہے امام ابوہشیم **كَأَنَّ مُحَمَّدًا** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّ الْخَيْلَ لَا تُجْزَى بِهَا الرَّجُلُ دِيَوْمًا فَخَيَّرَ ثُمَّ بَعَثَ مِنْهَا عَوْرًا

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا إِلَّا
 مُجْتَبِرًا إِذَا عُدِرَتْ أَوْ عَجَزَتْ كَجَعْفَرٍ لَا يَنْفِقُ وَكَعَجَبٍ حَتَّى لَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَمْشِيَ وَهُوَ قَوْلُ
 أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ عَنْ رُوَيْتٍ قُرْبَانِي كَيْسُ بْنُ كَثْمَانَ كَمَا أَوْسُكَوْا مِيْنَ خَرِيْدٍ اوردہ سندست ہو
 پیر عارض ہو اوسکو کانا ہونا یا دلبا ہونا یا لنگرا ہونا کما کہ کافی ہے اوسکو اگر چاہے امام محمدؒ نے کہا
 کہ ہم اوسکو نہیں لیتے کہ نہیں جائز ہے قربانی جب کہ کافی ہو یا دلبا ہو کہ اسکی ٹہری میں مخزبہ
 یا لنگری ہو یا تنک کہ چل نہ سکے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا
 أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِدْرِاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِجِلْدٍ أَفْصِيحَتِكَ مَتَاعًا وَلَا
 تَبِيعُهُ يَدًا هَمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ أَمَا أَنَا فَانْصَدِّقْ بِجِلْدٍ أَفْصِيحَتِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
 نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِرُكَا اِبْرَاهِيمَ نَعْنِي كَمَا كُنْزُ بْنُ
 مِينَ كُزَيْدٍ كُتُوسًا تَرَكَا لَقُرْبَانِي لِبَنِي كَيْسُ بْنُ كَثْمَانَ كَمَا أَوْسُكَوْا مِيْنَ خَرِيْدٍ اوردہ سندست ہو
 کما کہ میں تو اپنی قربانی کی کمال خیریت کرتا ہوں امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی
 قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ
 إِدْرِاهِيمَ فِي الْجَدْعِ مِنَ الشَّكَاةِ يُبْعَثُ قَالَ يُجْزِي وَالْمَشْيُ أَفْضَلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ
 بِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ اِبْرَاهِيمُ عَنْ رُوَيْتٍ بِرُكَا اِبْرَاهِيمَ نَعْنِي كَمَا كُنْزُ بْنُ
 مِينَ كُزَيْدٍ كُتُوسًا تَرَكَا لَقُرْبَانِي لِبَنِي كَيْسُ بْنُ كَثْمَانَ كَمَا أَوْسُكَوْا مِيْنَ خَرِيْدٍ اوردہ سندست ہو
 درست ہے اور ایک سال کا افضل ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
 حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِدْرِاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ
 إِدْرِاهِيمَ عَنِ الْحَمَّادِيِّ وَالْفَخْرِ أَنَّكَ أَكْمَلُ لِلَّهِ فَهِيَ فَفَقَالَ لَتَقُولَ إِنَّكَ أَكْمَلُ
 بِذَلِكَ صَلَاحُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ أَسْمَهُمَا وَأَفْضَلُهُمَا خَيْرُهُمَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 تَرْجِمُهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِرُكَا اِبْرَاهِيمَ نَعْنِي كَمَا كُنْزُ بْنُ مِينَ كُزَيْدٍ كُتُوسًا تَرَكَا
 لَقُرْبَانِي لِبَنِي كَيْسُ بْنُ كَثْمَانَ كَمَا أَوْسُكَوْا مِيْنَ خَرِيْدٍ اوردہ سندست ہو
 کہ زیادہ فریبست بہتر ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ سَمَاءَ عَنْ إِدْرِاهِيمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِخَصَاءِ الْبَعَائِضِ إِذَا كَانَ يُؤَادِيهِمْ سَلَامُهَا قَالَ
 مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حَمَّادٌ عَنْ رُوَيْتٍ بِرُكَا اِبْرَاهِيمَ نَعْنِي كَمَا كُنْزُ بْنُ

کا حاضری کرنا درست ہے جبکہ اوس کے انکی بہتری مقصد ہوا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
 سے امام ابو حنیفہ کا محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ كَانَ
 بَلَدَهُ أَرْضَ كُرٍّ اسْمُ الْبَلَدِ مَعَ اسْمِ اللَّهِ عَلَى نَبِيَّتِهِ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ تَقْبَلُ مِنْ قُلَادِهِ
 قَالَ مُحَمَّدٌ ذِيهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ سَے روایت ہے کہ تیسے وہ مکروہ
 رکھتے ذکر کرنا نام آدمی کا ساتھ نام اسد غر جبل کے قربانی پر یہ کہ جسے شروع ساتھ نام امیر کے قبول کر
 غلام کے کھڑے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ **بَابُ**
الدَّيَّانِ فِي دُجٍّ كَيْفَ كُنْ جَابِرُونَ کا بیان محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ رَفِيعٍ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فِي قَلْبِ كُلِّ سَلَمٍ اسْمُ التَّائِبَةِ نَحْنُ
 أَوْلَاهُ كَيْفَ قَالَ مُحَمَّدٌ ذِيهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ إِذَا تَرَكَ التَّائِبَةَ نَاسِيًا تَرْجِمُهُ
 جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اگر ہر مسلمان کے دل میں بسم اللہ کا نام ہے خواہ بسم اللہ بزرگ کی وقت
 ٹپ ہے یا بڑ ہے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا جبکہ
 بول کر بسم اللہ جابر کے محمدؒ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ
 رَجُلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ذَكَرْتُ كُلَّ سَلَمٍ حَلَّتْهُ يَعْنِي بِذَلِكَ أَنَّ الرَّجُلَ يَذْكُرُ
 وَتَبْنِي أَنْ يُكْتَبَى أَنَّهُ لَا بَأْسَ بِأَكْلِ ذِي بَيْتِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ ذِيهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دُجج کرنا ہر مسلمان کا حلال ہونا اسکا
 ہے یعنی اگر کوئی شخص جابر دُجج کرے اور بسم اللہ کہنی ہو بلحاظ دے تو حلال ہے کہنا دُجج کیے ہو
 اسکے کا امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا
 مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ
 مِنْ بَنِي سُلَيْمَةَ أَرْنَبًا بِأَحَدٍ فَلَمْ يَجِدْ سَلِيمًا فَذَكَرَ بِهَا عَمْرَةَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَ بِهَا كَلِمَةً قَالَ مُحَمَّدٌ ذِيهِ نَاخُنْ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمُهُ
 عائشہؓ نے کہا کہ نبی سلمہ کے ایک مرد نے احد میں خرگوش پکڑا اور اس نے دُجج کے لیے جہری نہ پائی
 سو اسکو تیز تہر سے حلال کیا اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکا حکم پوچھا سو حکم کیا اسکو حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ساتھ کہانے اوسکے کے امام محمدؒ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی

نفرت تو کر سکتے اور اس کے جیسے کہ کیا تم نے ساتھ اس کے بہرہ کماؤ اس کو امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم لیتے
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ
 مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رُفَاعَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ بَعْضَ أَتْرَدِي فِي بَيْتِ أَبِي لَيْلَى
 فَكَانَ يُقَدِّمُ عَلَى نَحْوِ فَوْجٍ يَسْكُنُ مِنْ قَبْلِ خَاصِرِ تَبِ حَتَّى مَاتَ فَآخَذَ مِنْهُ ابْنُ عُمَرَ
 عَشِيرَتًا يَدْرُ هَمِينَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَى
 ہے کہ ایک اونٹ مدینہ کے ایک کوثر بن میں گرا سونہ قدرت پائی گئی اور اس کے بخر کرنے پر سوا اس کو گوشت کی
 طرف مچھری چھوٹی گئی بیانات کہ مر گیا سوا بن عمر نے اس کا دسواں حصہ دو درہم سے لیا امام
 محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اس کی ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ فِي الْبَيْعِ يَتَرَدَّى فِي بَيْتٍ قَالَ إِذَا لَمْ يُقَدِّ
 عَلَى مَنَحِهِ فَحَيْثُ مَا وَجِئَتْ فَهُوَ مَنَحُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ
 تَرْجِمَهُ ابْنُ عُمَرَ رَوَى ابْنُ عُمَرَ وَحَقِيقِينَ کہ کوثر بن میں کرے کہا کہ جب اس کو بخر کی قدرت نہ ہو
 تو جس جگہ کہ نو اس کو چھوڑے پس ہی ہے جگہ بخر کرنے اور اس کی امام محمد نے کہا کہ اس کی
 ہم لینے ہیں **بَابُ ذِكْرِ الْجَنِينِ وَالْعَقِيقَةِ** بیٹ کے بچے کے زنج کرنے اور عقیقہ کا
 بیان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ لَا تَكُونُ ذِكْوَةً
 نَفْسٍ ذِكْوَةً لَكُنَّ بَعْنُ الْجَنِينِ إِذَا لَمْ يَجِئْ أُمُّهُ لَمْ يَزُكَّ حَتَّى يَدْرُكَ كَاتَهُ
 قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَكِنَّا نَاخُذُ بِهَذَا ذِكْوَةُ الْجَنِينِ ذِكْوَةُ أُمِّهِ إِذَا تَخَلَّفَتْهُ وَقَالَ
 أَبُو حَنِيفَةَ يَقُولُ ابْنُ أَبِي هَيْمٍ هَذَا تَرْجِمَهُ حَمَادُ رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَوَى ابْنُ عُمَرَ
 کرنا ایک جان کا فوج کرنا دو جانوں کا لینے جب بان ذبح کیجاوے تو اس کو بیٹ کا بچہ نہ کہا یا جاوے
 بیانات کہ اس کو ملال کیا جاوے امام محمد نے کہا کہ ہم اس کو نہیں لیتے بلکہ بچے کا ذبح کرنا اس کی جان کا
 ذبح کرنا ہے جب نام ہو چکی ہو پیدائش اس کی لینے اگر کوئی مثل گبری ملال کرے اور اس کے بیٹ کو
 مرا بچہ نہ لے تو اس کا کما نادرست ہے اور امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ والغفران ابراہیم کے قول کے ساتھ قائل
 ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ كَانَتْ الْعَقِيقَةُ
 فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَفِضَتْ تَرْجِمَهُ حَمَادُ رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَوَى ابْنُ عُمَرَ رَوَى ابْنُ عُمَرَ
 کہ اس نے کہا کہ اس کی

نار

عقیدہ پر زمانے جاہلیت کے سوجب اسلام آیا تو وہ چھوڑا گیا یعنی وہ جب راہِ اہل طواغیت کے اسکا حجاز باقی
 ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَجُلٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنِيفَةَ أَنَّ**
الْعَقِيقَةَ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ رَفِضَتْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ
هَذَا قَوْلَ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ محمد بن حنفیہ سے روایت ہے کہ عقیدہ جاہلیت میں تھا سو جب اسلام آیا تو وہ
 چھوڑا گیا امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسے کھینچ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ
 مائیکہ میں الشَّارَةُ وَاللَّحْمُ وَعَدْنِیْ تَرْجُمَہُ مَکْرِي سے کیا چیز مکرہ ہے اور خون وغیرہ کا بیان **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْأَدْرَاوِيُّ عَنْ وَاصِلِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ
كُرَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الثَّانَةِ سَبْعًا الْمَاءُ وَالْمَتْنَانَةُ وَالْعَدَنَةُ وَ
الْحَيَاءُ وَالذِّكْرُ وَالْأُنْثَى مِنَ اللَّحْمِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مِنَ
الثَّانَةِ مَقَدَّ مَتْنَانَةٍ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے کہ مکرہ رکھو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکرہ سے سنا
 چیز ایک تہہ دوسری مثلاً تیسری غدہ جو تہی حیا یا پنچین ذکر چترین دونوں خبیثہ ساتوین خون اور
 تہہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند رکھتے مکرہ سے اکل طرف لوسکی **بَابُ مَا أَكَلَ فِي الْبَرَاءَةِ**
الْحَجَّاجُ خُجَلٍ أَوْ دَرِيَا كَا كَوْنًا جَانِبًا أَوْ رَسْتًا ترجمہ **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ**
حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ خَيْرُ فَرْسِيٍّ مِمَّا يَكُونُ فِي الْمَاءِ إِلَّا الْفُكَّ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ
نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ پانی کی کسی چیز میں تہی
 نہیں مگر مچھلی میں امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ مَا جَرَّ عَنْهُ الْمَاءُ مَا أَقْدَفَ
بِهِ وَلَا تَأْكُلْ مَا لَحَقَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم
 نے کہا کہ کہاں پر وہ مچھلی کہ کسل گیا اوس کے پانی میں خنک ہو گیا یا سرک گیا اور وہ مچھلی کہ دریائے
 کنارے پر پسینگی اور نہ کسادہ مچھلی کہ مکرہ پانی کے اوپر آ جاوی امام محمد نے کہا کہ اسے کھینچ لیتے
 ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ**
عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ الْفُكِّ إِلَّا الْمَتْنَانِي ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا
 کہ تو کھینچ مچھلی مگر جو مکرہ پانی کے اوپر آ جاوے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ**

[illegible]

بیٹے کی چیزوں اور نیکوئیوں اور کٹرے ہو کر پینے کا بیان اور پینے کی چیز میں کیا مکروہ ہے **ف**
 بنید یہ ہے کہ انکو ریا کجور پانی میں ڈال دے بغیر پکانے کے تا وہ اسکی شیرینی پانی میں آجاوے یعنی
 شربت بنجاوے اور ہسکور بنے دیتے ہیں تا اس میں کچھ تیزی اور تغیر ظاہر ہو نہ تغیر فاضل کہ خدرشہ
 کو پہنچی اسواسطے کہ تین دن کے بعد حضرت علی المد علیہ وآلہ وسلم اسکو تناول فرماتے تھے اور یہ
 نافع ہوتا ہے بدن کو زیادتی قوت اور حفظ صحت میں اور اگر بنید خدرشہ کو پہنچی تو حرام ہے اور بنید
 انکو ریا اور کجور کے سوا ہی اور چیزوں سے ہی بنتی ہے شہد اور گہوڑوں اور جو وغیرہ سے **مُحَمَّدٌ**
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ أَقَطَلَ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ عُمَرَ رَيْقَى اللَّهِ عَنْهُ فَقَاهُ شَرَابًا لَهُ فَكَانَتْهُ أَخَذَهُ فِيهِ فَلَمَّا أَهَيَّيَ قَالَ مَا هَذَا
الشَّرَابُ مَا كِدْتُ أَهْتَدِي إِلَى مَنَزِلٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ مَا زِدْنَاكَ عَلَى
مَحْجُورَةٍ وَرَيْبٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرَجِمَهُ ابْنُ زَيْدٍ وَرَوَتْ
 ہے کہ اس نے عبد اللہ بن عمر کے پاس وزہ افطار کیا سو عبد اللہ نے اسکو شربت بلایا تو بیٹے کہ
 اس نے اسکو کچھ اسوجب اسوع صبح کی تو کہا کہ کیا ہے یہ شربت نہیں ہوں میں کہ سہا ہاؤن
 طرف گہ لپنے کے لئے مجھکو اس سے لنتہ ہو گیا ہے عبد اللہ نے کھا کہ نہیں زیادہ کیا ہے مجھکو کجور
 اور خشک انکو رب امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ
 کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا**
أَنَّهُ كَانَ يُبَيِّنُ لَهُ تَبْيِيْدَ الرَّيْبِ فَلَمَّا بَلَغَ سَمْرَةَ فَقَالَ لِلْجَارِيَةِ أَطْرَحِي فِيهِ عَرَاةٍ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبَعْدًا كَلْخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَرَجِمَهُ نَافِعُ سُرَوَيْتِ
 ہے کہ ابن عمر کے لئے خشک انکو رنگو یا جاتا تھا اور کجور نہ ڈالی جاتی تھی سو اس نے لونڈی سے
 کہا کہ اس میں کجورین ڈال دے امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اسیکہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو
 حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ**
لَا بَأْسَ شَرْبِ تَبْيِيْدِ التَّمْرِ وَالرَّيْبِ إِذَا خَلَطَ مِمَّا يَأْتِيهِمْ إِذَا كَرِهُوا لَيْسَ لَكَ وَالْعَلَيْشِ
فِي الدِّمَنِ الْأَوَّلِ كَمَا كَرِهَ التَّمْنُ وَاللَّحْمَ فَمَا إِذَا وَشَعَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى السَّالِمِينَ
فَلَا بَأْسَ بِهَيَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ

ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ نہیں فرمے ساتھ بیٹے بنید کجور اور خشک انکمر کے
جبکہ دونوں کو ملا کر بگودے استعمال کر سوائے اسکے نہیں کہ مکر وہ رکھا گیا ملا کر بگودا اونکا واسطے
تنگی ساش کے پہلے زلمے میں جیسے کہ مکر وہ رکھا گیا گہی اور کوششت اور ایہ چرب جدا میقالی نے سلمان
پر فراخی کی تو دونوں کو اکٹھا بگودا درست ہے امام محمد نے کہا کہ اسکی بوم لیتے ہیں اور یہی قول ہے
امام ابو حنیفہ کا **بَابُ التَّيْسَيْنِ الشَّدِيدِ** گا رہی نبیہ کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو**
حَنِيفَةَ عَنْ حَمَادٍ قَالَ كُنْتُ أَتَى النَّبِيَّ فَقَدْ خَلْتُ عَلَى ابْنِ هَيْمٍ وَهُوَ يُطْعِمُ نَهْلَةً
مَعَهُ فَأَوْفَى فَقَدْ حَامَزَ بَنِي دِيْلَةَ رَأَى ابْنًا عِنْدَهُ قَالَ حَلَفْتُ عَاقِبَةً عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ رِبَا طَعَمَ عِنْدَهُ لَقَدْ دَعَانِي ذَلِكَ تَنْبِيْهُهُ سَيِّدِي
أُمُّ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ فَشَرِبَ وَسَقَانِي قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَقْوَلُ إِنِّي حَنِيفَةٌ تَرْجِمَةُ حَمَادٍ
کہا کہ میں نے کہ میں نے بچہ کجور سے بچتا تھا سو میں ابراہیم کے پاس گیا اور وہ کہا کہ اتنا سو میں نے اس
کے ساتھ کہا کہ یا نبیہ کا ایک پیالہ لایا گیا سو جب اس نے اس سے میری دیر دیکھی تو کہا کہ وہ
بیان کی محبت سے علقہ نے عبد اللہ بن مسعود کے کہ اس نے اکثر اوقات اس کے پاس کہا کہ یا نبیہ
نے اپنا بیٹہ منگایا کہ سیرین اسکی ام ولد اس کے لیے بگوتی تھی سو یہاں اور مجھ کو بلایا امام محمد نے
کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْرٌ**
بْنُ رَفِيعٍ عَنِ الشَّحَّالِ بْنِ خُرَاجٍ قَالَ انْطَلَقَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فَكَانَ جَدًّا أَخْضَرَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
مَسْعُودٍ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ كَانَ النَّبِيُّ لَهُ لَبِيبٌ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ رَأَيْتُكَ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى تَرْجِمَةُ ضَمَّاكٍ کہ روایت ہے کہ ابو عبیدہ جہا سو اسکو عبد اللہ کی سہ
ثلیثا وکسائی جس میں ان کے لیے نبیہ بگوریا جاتا تھا امام محمد نے کہا کہ اسکی بوم لیتے ہیں اور یہی
قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو**
إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ قَالَ إِنَّ لِلْمُسْلِمِينَ
جُزُورَ الطَّعَامِ مِنْهُمْ وَإِنَّ الْعَيْشَ مِنْهَا لَا لِأُولِي عَمَرٍ وَرَأَيْتُكَ لَا تَقْطَعُ لِحُومَ هَذِهِ الْأَدِلِّ فِي
بَطْنِهَا إِلَّا النَّبِيُّ الشَّدِيدُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَةُ عُمَرَ بْنِ مَيْمُونٍ
کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہر مسلمانوں کے لیے اونٹ میں واسطے طعام انکو

کے اور ان میں پرانی عمر کی آل کے بین اور تحقیق نشان یہ ہے کہ نہیں قطع کرنا گوشت ان اوٹون کا
 ان کے بیٹوں میں مگر نبیہ جبکہ گارٹا ہوا اور جویش ہارے امام محمد نے کہا کہ یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خَمَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَتَى عُمَرَ ابْنِي قَدَسَكَ فَكَلَبَ لَهُ عُنْدَ أَمْلِكَا أَعْيَاهُ ذَهَابَ عَقْلُ قَالَ أَحَبُّوهُ
فَإِذَا حَتًّا فَاجْلِدُوهُ وَدَعَا بِفَضْلِكَ فَضَلَّتْ فِي إِدَادِهِمْ قَدْ أَفْهَأَ إِذَا تَبَيَّدَ شَدِيدٌ
مُسْتَنَعٍ قَدْ عَامَا فِي كَسْرِهِ وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحِبُّ الشَّرَابَ الشَّدِيدَ فَتَرَبَّ
وَسَعَرُ جُلَسَاؤُهُ ثُمَّ قَالَ هَذَا أَكْسَرُوهُ بِالْمَاءِ إِذَا غَلَبَكَ شَيْطَانُهُ قَالَ مُحَمَّدٌ
 ہذا قول ابو حنیفہ ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ پاس ایک گنوار لایا گیا اس حال
 میں کہ مست تھا سواوشے اس کے عذر چاہا سو جبکہ تمکایا او کو عقل کے دور ہونے نے تو کہا کہ اگر
 کو قید رکھو سو جب تندرست ہو تو او کو کوڑے مارو اور جو شربت اس کے رتن میں بچا ہوا تھا اس کو
 منگایا اور چکھا پس آگاہ وہ میند گارٹا تھا منع کیا گیا سو پانی منگایا اور اس کو ٹوڑا اور تھے حضرت
 عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوست کہ مگر گارٹے شربت کو سو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ شربت پیا اور
 اپنے پاس بیٹھنے والوں کو ملایا پھر کہا کہ جب اس کا شیطاں تم پر غالب ہو یعنی گارٹا ہو کر جو شربت
 ہارے تو او کو پانی سے توڑ دو انکو امام محمد نے کہا کہ یہی ہے قول امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا
بَابُ تَبَيُّدِ الرِّطَاحِ وَالْعَصِيِّ نَبِيذٍ أَوْ عَصِيرٍ لَكَائِي هُوَ كَالْيَانِ مُحَمَّدٌ
قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خَمَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ قَالَ إِذَا ظَلِمَ الْعَصِيرُ فَذَهَبَ ثَلَاثَةٌ
وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ ثَبَلِ أَنْ يَغْلِي فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ تَلَخُّكَ دَهْوٌ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ
 ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جب انکو کا پھوڑ پکایا جاوے سو اس کی دو تہائی
 خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے پہلے اس کے کو جس ہارے تو اس کا کپڑے نہیں امام
 محمد نے کہا کہ اس کو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا ف مشہور قول میں امام محمدؒ
 کے نزدیک شربت حرام ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ خَمَادٍ عَنْ ابْنِ أَبِي هَيْمٍ**
أَنَّهُ كَانَ كَثِيرُ الطَّلَاءِ قَدْ ذَهَبَ ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَيَجْعَلُ لَهُ مِنْ سَنِينِ فَيُؤْكَلُ
حَتَّى إِذَا أَشْتَدَّ شَرِبُهُ وَلَمْ يَرَيْدَكَ بَأْسًا قَالَ مُحَمَّدٌ رَحِمَهُ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ

ترجمہ ابراہیم سے روایت ہے کہ وہ طلا پیتے تھے جبکی دو تہائی خشک ہو جاتی تھی اور ایک تہائی پانی
 رہتی اور کیا جاتا تھا اس کے لیے اوس سے نبیذ پس جوڑ دیتا تھا اوسکو بیان تک کہ جب کاڑھا ہو جاتا
 تو اوسکو پیتا اور اسکا کچھ ڈرنڈ پیتا تھا اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو**
حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ سُورٍ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ التِّرْمِذِيِّ عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَثُرَ بِبَنِي الطَّلَاحَةِ عَلَى النَّصَفِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَسْنَا نَأْخُذُ بِهَذَا
وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَكْثُرَ مِنَ الطَّلَاحَةِ إِلَّا مَا ذَهَبَ لَنَا هُوَ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ تھے وہ پیتے طلا کو اودہ پر پینے
 حواگ برادہ خشک ہو جاتا امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم نہیں لیتے اور نہیں لائق ہے اوسکو بیہ طلا
 کا مگر جبکی دو تہائی خشک ہو جاوے اور ایک تہائی باقی رہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ
 اللہ علیہ کا **بَابُ الشُّكْرِ وَالْحَمْدِ** سکر اور ثراب کا بیان **ف** سکر اوسکو کہتے ہیں کہ
 شربت خرماتر کا کاڑھا ہو جاوے اور حواگ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَجَعَ**
عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ أَنَا وَجَعَلُ بِهِ صُفْرًا فَسَأَلَهُ
عَنِ السُّكْرِ فَتَمَامُهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبْلَهُ كَأَخْذٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ ایک مرد اوس کے پاس آیا کہ اوںکو زوری تھی سو اوس سے سکر
 کا حکم پوچھا سو منع کیا اوسکو اوس سے امام محمد نے کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
 ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ**
ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ وَلِدُوا عَلَى الْفِطْرَةِ فَلَا تَدُونَهُمْ
بِالْخَمْرِ لَا تَنْتَدُونَهُمْ بِعَارٍ إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَجْعَلِ الرِّجْسَ يَفْقَادُ إِنَّمَا إِيْثْمُهُمْ عَلَى مَنْ سَقَاهُمْ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ كَأَخْذٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ ترجمہ ابراہیم سے
 روایت ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے امام محمد سے کہا کہ تمہاری اولاد اسلام کے طریق پر پیدا ہوتی ہے
 پس نہ دوا کرو انکی ساتھ شرب کر اور نہ غذا دواؤں کو ساتھ اوس کے ہوا سے کہہ اے یا کہنے
 حرام میں شفا نہیں رکھی سو اسکے سنیں گناہ اُسکا مگر اونپر جو انکو پلاتے ہیں امام محمد نے
 کہا کہ اسیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **ف** جو چیز مست کہے

یا نث لا وودہ شراب اور حرام بت خواہ انکو سے نبی یا کجور سے خواہ منقے سے یا غمہ کی گلیوں یا کجور
یا باجر یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیت تاڑی اور سینہ پی یا کوئی کس طرح جیسے بنگ وغیرہ ہوا
اور بہت کسا حرام ہے اور یہی سب سب ہوا ہے اور امام عظیم کے نزدیک حرام شراب ہی جو
شیر انکو سے بنے اور جو لیس مار کا کٹا ہی ہو کہ جہاں لا وہ اس کے سوا ہی اور چیزیں بدون نشہ کے اونکے
نزدیک حرام نہیں لیکن فتویٰ امام محمد کے قول یہ ہے کہ ہر قسم کی شراب حرام ہے انکو سے ہوا یا کجور و
غیرے **باب الشرک فی الاذیۃ والظرف والجزء وغیرہ** باسنون اور ثلثیا وغیرہ
پینے کا بیان **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا علقمۃ بن مرثد عن ابن جریج عن
عمر بن لہیع عن ابيہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت تھیتکم عن
زیادۃ القیور فزودوها ولا تقولوا ہجرا فقد لذن لیمسک فی زیارۃ قبر ائمتہم وعن
لحوم الاضاحی ان تمسکوها فزودوها ثلاثۃ ايام فامسکوها ما بدا رکھ وزودوها فانما
تھیتکم لیوسیع موسیعام علی فویر کمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کنت
المرقت فاشربوا فی کل قریب فان التمرت لا یجیل شیئا ولا یجتمہ ولا تشربوا
المسکر قال محمد بن دینہ کاخذ دھوقول ابو حنیفۃ ترجمہ ربیکہ روایت کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمکو منع کیا کرتا تھا قبروں کی زیارت سے سوا اب تم انکی زیارت کیا کرو اور
نہ چھوڑو اور ان کو کھجور پس تحقیق اجازت دی گئی محمد کو واسطے زیارت کرنے قبران اپنی کے اور
منع کیا تھا میں نے تمکو تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت نہ کہنے سے سوا اب کو چٹک تھارا
جی چاہے اور جمع رکھ دینے تو تمکو صرف اسو طہ منع کیا تھا تاکہ فراخی کرے مالدار محتاج پرادر منہ
کیا تھا میں نے تمکو چھوڑے کرینگہ نے سے کہ وہ میں اور نہر باسن میں اور سال والی روغنی باسن
میں سوا سب بہتوں میں پیو اسو طہ کہ باسن کی چیز کو طہال کرنا ہے اور نہ کسی کو حرام کرنا ہو
اور نہ پونے والی چیز کو امام محمد نے کہا کہ اسکو ہم لینے میں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ
کا **محمد** قال أخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا ایحاض بن ثابت عن اسید عن علی بن
نیر حسین عن ابيہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال غنمکم وہ تبول
فمن یقوم یرقون فقال لهم ما هو الا ان قالوا اصابوا من شراب لهم قال لا یقضونہم

فِيهِ قَاخْبَرْتُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا أَنَا كُلُّ فِي أَيْدِيهِ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ وَأَنَّ لَشَرَبٍ فِيهِمَا وَلَا تَنْدَسُ الْحَبَّةُ وَالْذِّيَابُ وَأَمَّا هُمَا لِلشَّهِيدَيْنِ فِي الدُّنْيَا فَمَعَا
لَنَا وَالْآخِرَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا بِالْإِثْمَانِ بِنِ الْبَلِي
سے روایت ہے کہ میں خلیفہ کے ساتھ مدائن میں ایک سو سینہار برابر اور اسودہ ہجرت باہر کیا مالا لیا سو غنیمت
کیا یا بہر خلیفہ نے بانی ترکا یا اسودہ جانبدی کے بہن میں اس کی پاس بانی لایا سو خلیفہ نے بہن بکر اور
او کو نہ ہر بار اسو غناک کیا سیکو اس جہنہ کی ساتھ اس کی پاس کیا کیا تو جہتے ہو کہ میں یہ کام
کو واسطے کیا مئے کیا نہیں خلیفہ نے کیا کہ میں پچیس سال میں ہی ایک ماہ اور سہ اور اتنا سو غنیمت
اس کو خبر دی کہ منع فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ کہ کیا دین ہم بیچ رہے ہیں اور چاندی
کے اور یہ کہ بیوپر ہم اول میں اور نہ ہنہ ہم رشیم کو اور نہ دیا کو اس واسطے کہ وہ واسطے مشرکین کے
ہر میں بنامین اور وہ ہمارے لیے میں عزت میں امام محمد نے کہا کہ سیکو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ اللَّيَاسِ مِنَ الْكِبَرِ وَالْشَّهْرِ وَالْخَزَرِ** اور شہرت اور خزر کے
پسے کا بیان **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ**
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَ جَيْشًا فَفَتَحَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَأَسَابُوا غَنَائِمَ كَثِيرَةً فَلَمَّا قَبِلُوا أَقْبَلَ
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَعَهُمْ قَدْ دَكُوا أَخْرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَقْبِلُهُمْ فَلَمَّا بَلَغَهُمْ خَرَّ رُجُومًا
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِالنَّاسِ الْيَعْنِي لَيْسَ مَا مَعَهُمْ مِنَ الْكِبَرِ وَالْذِّيَابِ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ عَمَرَ
غَضِبَ وَاعْرَضَ عَنْهُمْ ثُمَّ قَالَ الْقَوَائِمُ ابْأَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا رَأَوْا غَضِبَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ أَلْقَوْهَا ثُمَّ أَقْبَلُوا يَتَنَزَّلُونَ فَقَالُوا إِنَّا لَنَسْتَأْهِلُكَ بِكَ فِي اللَّهِ الَّذِي أَهْلَكَ
عَلَيْنَا قَالَ قَسَرَنِي ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ لُحَيْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثُمَّ تَفَحَّصَ فِي الْعِلْمِ لَا مَبِيعَ وَالْإِسْبَغِ
وَالْتَلَا وَالْأَسْبَغِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُمَا بِالْإِثْمَانِ بِنِ الْبَلِي
ہے کہ حضرت عمر نے ایک لشکر بھیجا سو خدا کے انکو فتح دی اور بہت غنیمتیں آئے لیکن سو حبیبہ پہرے
اور عمر کو طیر ہو چکی کہ وہ نزدیک آپ ہو چر میں تو لوگوں کے ساتھ ان کے پیشوا کی کو لکے سو حبیب ہو چکی
انکو لکھا عمر کا ساتھ لوگوں کے طرف ان کے توجہ ان کے ساتھ رشیم اور دیا تا سو اونہوں نے ہنسنا
حبیب عمر نے انکو دیکھا تو غصے ہوئے اور ان کے منہ پہر پہر کیا کہ ہیکو و کپڑے دو خیموں کے سو حبیب

اور نون عمر کا غصہ دیکھا تو انکو پہنیکا پر غدر پڑا ہے ہوتے کسے بڑے اور عرض کی کہ پہنے تو انکو اسو
پہنا تا تاکہ وہ دین ہم چکے وغیرت الدی جو غدر نے تنکو ہاتھ لگائے سو حضرت عمر سے غصہ دور ہوا پھر
اجازت دی ریشم کی نشان میں بقیہ ایک اونگلی اور دو اونگلی اور تین اونگلی اور چار اونگلی کے امام
محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
بَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِّي ابْنُ إِسْرَافِيلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَقُولُ
الشَّهْرَ تَكُنِي فِي اللَّيَالِي أَنْ تَيَوَّضَعَ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَلْبَسَ الصُّوفَ أَوْ يَجْعَلَ خُزَّ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاحُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ ابراہیم روایت ہے کہ عبداللہ بن مسعود نے
کہا کہ بچوشت نہین ہو لباس میں لینے دو طرح کے کپڑے کے باعث شہرت ہو نہ یہ کہ تواضع کرو
ایک تار ایسا تک کہ پہنے اور کا کڑا یا خرا ما محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام
ابو حنیفہ کا **فَخَرَّ أَحَدُ الْكُتَّابِ كِطْرًا** کہ نام ہے کہ بنا جاتا تھا صوف و ریشم سے اور وہ سیاح ہے اور صوف
اور ریشم اسکو پہنا ہے اور جو کہ تمام ریشم کا ہوتا ہے وہ طلقا حرام ہے **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا**
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي الْمُنْكَدِ قَالَ سَأَلَ جَبْرِ بْنَ جُبَيْرٍ وَأَنَا جَالِسٌ
عِنْدَهُ عَنْ لَيْسٍ الْحَذَرِيِّ فَقَالَ سَعِيدُ غَابَ حَدِيثُهُ بَنُ الْيَمَانِ عَيْبَةُ فَكَلَّمَنِي بَنِيهِ
وَبَنَاتُهُ مُصَّ الْحَذَرِيِّ فَلَمَّا قَدِمَ أَهْرَاسَ فَذَرَعَ عَنِ الدُّوَرِ وَتَرَكَ عَنِ الْأَنَاطِ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاحُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ سلیمان روایت ہے کہ جبیر نے سعید بن جبیر
سے ریشم کے پہنے کا حکم پوچھا اور میں اس کے پاس بیٹھا تھا سو سعید نے کہا کہ حدیث کو بدین غاب
ہوا سو اس کے بیٹوں اور بیٹیوں نے ریشم کرتے پہنے سو جب حدیث آئی تو حکم کیا اس کے تار نے
کا سوہ دو رنگ کینیچا گیا اور عورتوں پر چڑھا گیا امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَشِيمُ**
بْنُ أَبِي الْخَثِيمِ الْبَصْرِيُّ أَنَّ عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَبَا هُرَيْرَةَ
فَالْأَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَعِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَحُسَيْنًا وَشَرِيحًا كَانُوا يَلْبَسُونَ الْخُزَّ قَالَ
مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاحُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ ترجمہ عیشم سے روایت ہے حضرت عثمان اور
عبدالرحمن اور ابوبکر بریدہ اور انس بن مالک اور عمران اور حصین بن جحیم اور شریح تو پہنتے خرو کو امام محمد

نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اکثر کا چننا درست ہے اور یہی ہے قول امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ** قَالَ
أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمَرْثَبَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَنَّهُ كَانَ
يَأْتِي الْحَزْرَجِيَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ كَوْنَهُ خَزْرَجِيٌّ يَتِيْمٌ قَالَ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنْبَسَةَ عَنْ جُلَيْلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَخَذَ الْحَزْرَجِيَّ وَالذَّهَبِيَّ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا مُحَرَّمٌ لِلذَّكَوَرِ
 مِنْ أُمَّتِي قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَلَا نَزَى بِهِ وَلَا نَأْتِي بِأَسَا وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً
 زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَسٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ وَرَوَاهُ سَوْنَانُ فِي مَدَائِنِهِ مِنْ بَابِ الْأَسْبَابِ
 بِحَرَامِ هِيَ سَبِيحَةُ كَرْمُ دُونَ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعَمْ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ
 أَوْسَى قَوْلُ إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ
 أَنَسٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَزْرَجِيِّ وَالذَّهَبِيِّ لَيْتَ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي
 حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ
 نَحْنُ إِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعَمْ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ
 عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ حَلَّتْ أَخَوَاتُهَا بِالذَّهَبِيِّ قَالَ ابْنُ عُمَرَ حَلَّتْ بَنَاتُهَا بِالذَّهَبِيِّ قَالَ **مُحَمَّدٌ**
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ
 ابْنِ مَرْثَبَةَ كَوْنَهُ خَزْرَجِيٌّ يَتِيْمٌ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ
 إِيْمَانِ أَوْسَى قَوْلُ إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ **بَابُ** لَيْسَ جُلُودُ الثَّعَالِبِ وَدَبَاغُهُ لِلْجُلْدِ وَرَوَاهُ
 جَابِرُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ عَنْ كَسَالٍ عَنْ رَجُلٍ كَابِيَانٍ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ رَأَى عَلِيَّ بْنَ أَبِي هَيْمٍ قَلَسُوهُ ثَعَالِبٌ وَكَانَ لَا يَدْرِي بِأَسَا يَجْلُودُ الثَّعَالِبَ
 قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ
 لَوْ بَرِي كِي ثَوْبِي دِكْسِي أَوْ رُوِي حَيْثُ كِي كَسَالٍ كَا كَجُودِ نَدِي كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ نَعَمْ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ
 لَيْتِ إِيْمَانِ أَوْسَى قَوْلُ إِمَامِ أَبُو حَنِيفَةَ **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
 عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ كُلُّ مَيْلٍ دَبَاغُهُ قَالَ **مُحَمَّدٌ** وَبِهِ نَأْخُذُ
 وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَةً حَمَّادٍ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ كَمَا كَرْمُ تَوْنِ كَيْسِ إِمَامِ مُحَمَّدٍ وَرَوَاهُ

ہے یعنی جب چیرا کا جاوی تو پاکی ہو جاتا ہے امام محمد نے کہا کہ اس کی کوئی جگہ نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
 وَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ الْجِلْدِ
 مِنَ الْفَسَادِ قَبْلَ مَا يَكُونُ قَالَ مُحَمَّدٌ قَبْلَ مَا يَكُونُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ عَمْرٍو
 ہے کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز کھال کو کھانے سے منع کرے پس وہی اس کی وجہ است ہے امام محمد نے کہا
 کہ اس کی کوئی جگہ نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ التَّخْلِيقِ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيدِ وَ**
غَيْرِهِمْ وَنَقَشُ الْخَاتَمِ سَوْنَةً أَوْ لَوْحَةً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ أَوْ لَوْحَةً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ أَوْ لَوْحَةً أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنٍ قَالَ كَانَ نَقَشُ خَاتَمِ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ
اللَّهُ وَرَبُّ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَكَانَ خَاتَمُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا يُعْنَى أَنَّ
نَقَشَهُ بِالذَّهَبِ وَالْحَدِيدِ وَلَا يَنْبَغِي مِنَ الْحَدِيدِ غَيْرُ الْفِطْرَةِ لِلرِّجَالِ فَأَمَّا النِّسَاءُ
فَالْأَبَاسُ لَهُنَّ بِالذَّهَبِ هُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ حَمَادُ بْنُ عَمْرٍو کہ ابراہیم نخعی کی
انگوٹھی کا نقش یہ تھا اس پر علی ابراہیم بیضا ابراہیم کا دالی اس پر آپ ہے اور ابراہیم کی انگوٹھی لوہے
کی تھی امام محمد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ نہیں پسند ہو پھر انگوٹھی سونے اور چاندی کا اور نہ کسی چیز کا اور
سے سوچا چاندی کے واسطے مردوں کے لیکن عورتوں کو سونے کے پہننے کا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول
ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ
مُحَمَّدٍ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ نَقَشُ خَاتَمِ سُورِقٍ لِّإِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
قَالَ وَكَانَ نَقَشُ خَاتَمِ حَمَادٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا نَرَى بَابًا أَنْ يُنْقَسَ
فِي الْخَاتَمِ ذِكْرُ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُنْ آيَةً تَامَةً فَإِنَّ ذَلِكَ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ فِي سِدْرِهِ فِي
الْجَمَادِ وَالَّذِي عَلَى غَيْرِ وَضْعٍ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُنْذِرٍ کہ سورت
ہے کہ تھا نقش انگوٹھی سورق کا اسم الرحمن الرحیم اور تھا نقش انگوٹھی حماد کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ امام
محمد نے کہا کہ جائز ہے انگوٹھی میں کہو نا ذکر اسم پاک کا حسب تک کہ پوری آیت نہ ہو پس نہیں لازماً
ہے یہ کہ ہو دے اس کے ہاتھ میں جناب کی حالت میں اور جو ہے وضو ہو اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ
کا **بَابُ الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنْ تَدْعُو مَنْ لَمْ يَلْعَنَهُ اللَّهُ تَعَالَى فَمَا كُفِّرُوا كُفْرًا**
لَزِيكَا بَيَانٍ أَوْ يَكُونُ دَعْوَتُ اسْلَامٍ يَهْدِيهِمْ هُوَ اسْ كُو دَعْوَتُ كَرِي مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

ابو حنیفہ عن علقمہ بن مرثد عن ابن مرید عن ابیہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان اذا بعث جيشا قال اعز الیہم اللہ وفي سبیل اللہ فقاتلوا من کفر باللہ لا تغلوا ولا تغلبوا ولا تمنکوا ولا تقتلوا اولیاء اذ احاکم حینا اذ مدینة فادعوهم الی الاسلام فان اسلموا فاحبروهم الیہم من المسلمین الیہم ما الیہم وعلیہم ما علیہم وادعوهما الی التحول اذ دار الاسلام فان ابوا فاحبروهم الیہم الیہم ذمیة وان ابوا ان یعطوا الجزیة فانیذوا الیہم ثم فانیذوهم وان ارادوا الیہم ان نذروهم علی کبر اللہ فلا فخر لہم فواتکمل لانیذوهم ما حکم اللہ فیہم ولكن انذروهم علی حکمکم ثم احکموا فیہم واذ ارادوا منکم ان تعطوهم ذمیة اللہ فلا تعطوہم وکن اعطوہم ذمیةکم وکنم لکم فانکم ان تحفروا ذمیةکم خیر من ان تحفروا ذمیة اللہ ورحل قال محمد بن داود ناخذ وهو قول ابی حنیفہ ترجمہ بربہ موروث ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب لشکر کو کمین روانہ کرتے تو اعلان کو فرماتے کہ ہم اللہ کو خدا کی سزا میں اور مار و جود خدا کو نہ مانے اور غنیمت کے مال میں جو بری نہیں کیجیو اور قول نہ توڑو اور کسی کا ناک کاں نہ کاٹیو اور لڑکے کو ماریو اور جب تم کسی قلعہ والوں یا شہر والوں کو گمبہ و تو بلاؤ اور کو طرف اسلام کے کہ مسلمان ہو دیں اگر وہ مسلمان ہو دیں تو خبردار کہ انکو کہ مقرر سے مسلمانوں میں سے میں انکو ملیگا جو مسلمانوں کو ملتا ہے یعنی ثواب اور غنیمت اور ان پر واجب ہوگا جو مسلمانوں پر واجب ہوتا ہے پھر ان سے درجہ است کر کہ اپنا وطن چھوڑ کر دارالاسلام میں آ رہیں اور اگر وہ لوگ ایمان لائے کہ وطن چھوڑنا قبول نہ کریں تو ان سے خبر کر دے کہ وہ جنگی مسلمانوں کی طرح مہنگے اور اگر وہ مسلمان ہونے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ مانگے اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو خبر کر دے انکو کہ وہ ذمی لوگ ہیں یعنی خدا اور رسول کی پناہ میں ہیں اور اگر جزیہ دینے سے انکار کریں تو انکا عہد انکی طرف نہیں کیگا وہ پر اوں لڑو اور اگر وہ تم سے چاہیں کہ انکو خدا کے حکم پر اتار دینے ان سے خدا کا عہد کرو تو انکو خدا کے حکم پر اتار دینا سولے کسے بڑے منین جانتے کہ کیا ہے حکم اللہ کا بیچہ مقدسے انکے کے کہ اسے صلح کرنی خدا کی مرضی سے موافق ہے یا نہیں

مَكَامُكَ يَا ابْنَ آدَمَ عُدُّوهُ إِلَى الْعِلْقَةِ الْخَرِيَّةِ فَإِنَّ كَعْدَكُمْ تَكْلِفُهُمْ وَلَهُمُ أَهْمٌ

لیکن اوتا رو تم انکو اپنے حکم پر اور اپنی مرضی پر پہنچ کر دیکھ کر دے تم سے جاہلین کہ تم لوگ
خدا کا اور اس کے رسول کا عہد کرو تو اداں سے یہ عہد نہ کرو لیکن انکو اپنا اور اپنے باپ دادوں کا قول
اقرار دواس واسطے کہ اگر تم سے اپنی عہد شکنی ہو جاوے تو خدا کی عہد شکنی سے گناہ میں بہتر ہے
امام محمد نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا
أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِذَا قَاتَلْتَ قَوْمًا فَأَدْعُهُمْ إِذَا أَلَمَ بَعْضُهُمْ
الدَّعْوَةَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَبَهُ نَاخِدُ فَإِنْ كَانَتْ بَعْضُهُمُ الدَّعْوَةَ فَإِنْ شِئْتَ فَأَدْعُهُمْ
إِنْ شِئْتَ فَلَا تَدْعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجُمَهُ حَمَّادٌ رَوَيْتُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ
تو کسی قوم سے لڑے تو اداں کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو امام محمد
نے کہا کہ اسکیو ہم لیتے ہیں سو اگر انکو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو تو پھر انکو خواہ دعوت کر یا نہ کر لینے
ادوں کو دعوت کرنا ضرور نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا **بَابُ الْغَنِيمَةِ** وَ
النَّفْلِ مَا لَ غَنِيمَةٍ أَوْ زِيَادَةٌ فِيهِ كَالْبَيَانِ وَ غَنِيمَتِ اس مال کو کتنے میں کہ حاصل ہو کر اسے
ساتھ لڑائی اور جنگ کے اور جو مال کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہو اسکو کتنے کتنے میں اور نفل کتنے
میں زیادہ حصہ دینے کو سوا حصہ عام شکر کے لینے درست ہے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ الْمُتَدَرِّجِينَ أَبِي حَصَّةٍ قَالَ بَعَثَ عُمَرُ فِي حَبِيشِ
إِلَى مِصْرَ قَاصَاتٍ بَوَاعِنَاتٍ فَقَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاحِلِ سَهْمًا فَخَفِيَ بِذَلِكَ
عُمَرُ نَعَى اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهَذَا أَقْوَلُ أَبُو حَنِيفَةَ وَكُنَّا نَأْخُذُ بِهَذَا وَ
لَكِنَّا نَرَى لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةَ أَشْهُمٍ سَهْمًا لَهُ سَهْمَانِ تَرْجُمَهُ مَنْدَرُ رَوَيْتُ
ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو ایک شکر میں دو حصہ پیرف بھیجا سو اداں کو غنیمت ہاتھ
آئی تو تقسیم کے اوس نے واسطے سوار کے دو حصے اور واسطے پیادے کے ایک حصہ سورا ضعی ہوا
ساتھ اس کے عمر رضی اللہ عنہ امام محمدؐ نے کہا کہ یہ قول امام ابو حنیفہ کا ہے اور ہم اسکو نہیں لیتے
ولیکن ہماری رائے یہ ہے کہ سوار کو تین حصے دیے جاوین ایک حصہ اسکا اور دو حصے اس کے
گھوڑے کے محمدؐ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ كَانَ
لِيَسْحَبُ النَّفْلَ لِيُغِيرَ بِذَلِكَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَدُوِّهِمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَتَبَهُ نَاخِدُ

باب فضائل الصحابة ومن احبهم النبي صلى الله عليه وسلم من كان ينادي اكد
 الفقه ترجمہ صحابہ کی فضیلتوں کا بیان اور بعض اصحاب فقہ کا تذکرہ کرتے تھے محمد
 قال اخبرنا ابو حنیفہ عن النعمان عن الشعبي قال كان سبعة من احباب محمد صلى الله
 عليه وآله وسلم يتذاكرون الفقه منهم علي بن ابي طالب فني الله عنه وابي واخي
 موسى علي حجة وحمزة وزياد و ابن مسعود ترجمہ شعبی سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کے چارہ صحابہ پسین فقہ کا تذکرہ کیا کرتے تھے ان میں سے حضرت علی اور ابی الدرداء ابی موسیٰ علیہ
 تھے اور عمر اور زید اور ابن مسعود علیہ وسلم محمد قال اخبرنا ابو حنیفہ عن عرو حنا عن
 ابراهيم ان عمر رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه وسلم وهو مخموم فقال عمر
 رضي الله عنه اياخذك هلك اذا انت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فقال
 انها اذا اخذتني شقت علي لان اشد هله الا مائة بلاء يبيها شتم الخمر والخي
 وكذلك الانبياء قبلهم ولا مائة ترجمہ ابراهيم سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مبارک کو یاد کیا یا اس حال میں کہ آپ کو منہ پانی سے عمر نے کہا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ کو ایسی پکڑتی ہے اور حالانکہ آپ رسول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ
 سلم نے فرمایا کہ جب مجھ کو پکڑتی ہے تو مجھ پر نہایت کٹھن گنتی ہے سخت تر بلا اس پر کہ بلا اس کو
 نبی کے ہے ہر جو بہتر لوگ بہن بہتر اور اس طرح انبیاء پہلے تمہارے اور امتیں محمد قال
 اخبرنا ابو حنیفہ عن علي بن ابي طالب قال قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه بطعم
 الناس بالمدية وهو يطوف عليهم بيده عصا فمس بجمل باكل بيبي له فقال
 يا عبد الله كل بيبيك قال يا عبد الله انها مشغولة قال فمضى ثم مر به و
 هو ياكل بيبي له فقال له يا عبد الله كل بيبيك قال يا عبد الله انها مشغولة
 تلك مرات قال وما شغلها قال اصببت يوم مروة قال فجلس عندك مديك
 فجل يقول له من يؤفكك من يغسل رأسك وتيا بك من يصنع كذا وكذا فندعا
 له بخاد م و آخر له برا حلقه وطعام وما يضلحه وما يبغي له حتى رفع احباب محمد
 صلى الله عليه وآله وسلم احوالهم يدعون الله ليعمرهم ميثارا او امن رقتهم بالرجل

اور ناتقداری و سلوک کر نکایا بیان محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن نافع عن یحییٰ بن
 اَبی کثیر الشَّامِیُّ عَنْ اَبی سَکَمَةَ عَنْ اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
 وَآلِہٖ وَسَلَّم قَالَ کُنْ عَسَلِ اَطِیعِ اللہَ فِیْہِ اَجَلُ نَوَابِئِ صَکَّہِ الرَّحْمِ وَمَا مِنْ عَمَلٍ عَصِیَ
 اللہُ فِیْہِ اَسْجَلُ عَقُوبَۃً مِنَ الْیَغْرِ وَالْیَمِیْنِ الْکَافِرَةِ تَدْعُ الدِّیَارَ بِلَا فَعٍ مَرْحَمَہُ اَبُو ہُرَیْرَہُ
 رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سَہْ رَوَیْتُ بِہِمْ حَضْرَتُ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ کوئی عمل ایسا نہیں جس میں کہ خدا کی اطاعت
 کیجاوے کہ اسکا بدلہ دینا میں جلد تر ہے برادری کے سلوک کرنے سے اور کوئی ایسا عمل نہیں کہ اس
 میں خدا پاک کی نافرمانی کیجاوے جلد تر ہو از روئے عذاب کے دنیا میں نہنا اور جو میں قسم سے کہ وہ شہر و ملک
 ویران کر دیتی ہے محمدؐ قال أخبرنا أبو حنیفہ عن محمد بن سوَّاقہ أنَّ سَکَلًا
 اَبی الشَّیْبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْبِیْکَ لِاَجَابِہِکَ مَعَلَّکَ وَتَرُکْتُ وَالدَّفِیْ یُکَلِّمُ
 قَالِ قَاتِلُکُمْ فَاَضْحَکُمْ مَا کَمَا اَبْکَیْتُمْہَا قَالَ مُحَمَّدٌ وَیَہِ نَاخِذُ وَلَا یَنْبَغِیْ اِلَّا
 بِاِذْنِ وَالدَّفِیْ مَا لَمْ یَقْطَعْ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَیْہِ فَاِذَا اَضْطَرُّوا اِلَیْہِ فَلَا بَاسَ دَهُوَتُوْکَ
 اَبی حَنِیْفَۃَ مَرْحَمَہُ مُحَمَّد بن ہودہ روایت ہے کہ ایک مرد حضرت مسلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی
 کہ میں آپ کے پاس آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ جہاد کروں اور میں نے اپنے مانا پے دے چھوڑے ہیں حضرت
 نے فرمایا جا اور جیسے تو نے او کو رو لایا ویسے انکو سہنا امام محمد نے کہا کہ اس کی قسم لیتے ہیں اور نہیں
 جہاد ہے جہاد کرنا اگر ساتھ اجازت مانا پے ہے جب تک کہ نہ بغیر از ہون مسلمان طرف اس کے اور طریق
 اس کے بغیر از ہون تو اسکو جہاد میں جانیکا کچھ ڈر نہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **بَابُ مَا**
یَحِلُّ لَکَ مِنْ مَالٍ وَلَدَکَ اِبْنِیْ اَوَّلَکَ مَا لَیْنِ سَے کیا چیز حلال ہے محمدؐ قال أخبرنا
أَبُو حَنِیْفَۃَ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ اَبی ہُرَیْرَۃَ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا قَالَتْ اَسْأَلُکُمْ
کَسْبَکُمْ وَرَبَّکُمْ اَوَّلَ اَدَکُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ لَا بَاسَ یَا اَدَاکُمْ اِنْ کَانَ مُخْتَلِفًا اَنْ
یَا کُلَّ مِنْ مَالِ اِبْنِہِ بِالْمَعْرُوفِ فَاِنْ کَانَ غَدِیًّا فَاَخَذَ مِنْہُ نِیْسًا فَہُوَ رِبَاٌ عَلَیْکُمْ وَہُوَ
قَوْلُ اَبی حَنِیْفَۃَ مَرْحَمَہُ اَبی ہُرَیْرَۃَ سَہْ رَوَیْتُ بِہِمْ حَضْرَتُ عَلَیْہِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے کہا کہ فضل اس میں چیز
کا کہ کما و تم کما فی ہمارے اور ہمارے اولاد کما فی ہمارے میں سے ہے امام محمد نے کہا کہ
اولاد کی مال کا کچھ ڈر نہیں جبکہ باپ محتاج ہو یہ کہ اس کا اپنے بیٹے کی کمائی سے موافق دستور کے

تھا سو اس کے پیچھے دو ہزار چلے اور اس کو دیکھ کر ہر کسبہ اور ہر چہرہ پر کربا باریا
 اور حضرت زکریاؑ کی سورت پڑھ کر اس کو دیکھ کر ہر کسبہ پر تحقیق رسالت کر لیا اور ہر کسبہ پر
 کرنا ہوتا ہے کہ **باب الولیۃ ولعہ کا بیان محمدؐ قال لعلہ** **باب الولیۃ**
 عن العیسیٰ قال لما تزوج الشیخ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سلمة رضی اللہ عنہا
 اذ اہلکھا سویمیا وغیرا قال ان تینت سائیکہ الی وہ یبعث الی احدی
 محمدؐ یبعث الی عیسیٰ ہا سبعا وعینک حواجاتہا یبعث الی قریبہا
 وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ ہستم سے روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کیا تو ولیمہ کیا اور پستو اور کجور سے اور فرمایا کہ اگر نر یا نہ دیکھ سکا یا نہ سنا
 دن تیرے صاحبوں کے پاس ہوں امام محمدؐ نے کہا کہ مروی ہے کہ اس کا بیان ہے
 اس کے صاحبوں کے پاس ہی سات دن ٹھہریں اور یہی ہے قول ہمارے امام ابو حنیفہؒ
 الشہد زید کا بیان یعنی دنیا میں تھوڑی چیز پر کفایت کرنی محمدؐ قال ابی
 حنیفۃ قال حدثنا حماد عن ابی اہیمہ قال ما شیع الی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم ثلاث ايام متابعۃ من خبز البر حتی فارق محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ما اذ
 الذمیا وما زالت الذمیا علیہم عئیرۃ کثیرۃ حتی فیض محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
 والہ وسلم فلما فیض اقبلت الذمیا علیہم متبا ترجمہ حوا سے روایت ہے کہ اس پر
 کہا کہ انہیں پٹ بھر لیا یا آل محمدؐ نے تین دن پہلے درپے گھیون کی روٹی سے بیاتنگ کر اپنے دنیا
 چوڑی اور بیکہ رہی دنیا اور بیاتنگ اور سیاہ بیاتنگ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا
 سو جب حضرت کا انتقال ہوا تو متوجہ ہوئی اپنی دنیا بھر کر اپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد
 کی بہت کثرت ہوئی اور اصحاب بیت المدار ہو گئے **باب الدعویۃ دعوت کا بیان محمدؐ**
 قال اخبرنا ابو حنیفۃ قال حدثنا محمد بن قیس ان ابا العوجاء العنبر
 کان حید یقال لیسو فی مکان یدعوه فیا کل من لعلہ وکثیر من شراہ
 ولا یسألہ قال محمدؐ وہ لا یأخذ ولا یأس بذلك ما یفوت خیرنا بعینہ
 وهو قول ابو حنیفۃ ترجمہ محمد بن قیس سے روایت ہے کہ اباجوہا عشر لیلے والاسروق

کا دوست تھا سو وہ اسکی دعوت کیا کرتا سو سرق اسکا کھانا کھاتے تھے اور اسکا پانی پیتے تھے اور
 ایسے پوچھتے نہ تھے کہ یہ وجہ طہال سے ہے یا حرام سے امام محمد نے کہا کہ اسکیوم لیتے ہیں کہ اسکا کچ
 چیز کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى الرَّجُلِ فَكُلْ مِنْ كَلْبِهِ وَاشْرَبْ
مِنْ شَرَابِهِ وَلَا تَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ مَا لَمْ يَسْتَرِبْ شَيْئًا وَهُوَ قَوْلُ
ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر آپس میں کسی نے کہا کہ جب تو کسی کو دہاں جاوے تو اسکا کھانا کھا
 اور اسکا پانی پی اور اسکا حال نہ پوچھ امام محمد نے کہا کہ اسکیوم لیتے ہیں جب تک
 کسی چیز کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا **مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ**
عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي هَاشِمٍ قَالَ إِذَا دَخَلْتَ بَيْتَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ فَكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَ
اشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا تَسْأَلْ عَنْ شَيْءٍ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَاخُدُ مَا لَمْ يَسْتَرِبْ شَيْئًا
دَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ ترجمہ حماد سے روایت ہے کہ اگر آپس میں کسی نے کہا کہ کھا جاتا تاکہ جب تو کسی
 مسلمان کے گھر میں جاوے تو اسکا کھانا کھا اور اسکا پانی پی اور کسی چیز سے نہ پوچھ امام محمد
 نے کہا کہ اسکیوم لیتے ہیں جب تک کسی چیز کو نہ بچانے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ کا
مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَادِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا
فَدَعَاهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا مَعَهُ فَلَمَّا وَضِعَ الطَّعَامُ شَادِلٌ وَتَنَاوَلْنَا
مَعَهُ فَاخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَضْعَةً فَلَا كَهَانِي فِيهِ طَوِيلًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ
يَاكُلَ كَهَا نَالَهَا مِنْ فِيهِ وَامْسَكَ عَنِ الطَّعَامِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَنْ مُحَمَّدٍ هَذَا
مِنْ آيِنٍ هُوَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَاءَ كَانَتْ لِمُصَاحِبٍ لَنَا فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَنَا نَتَوَقَّعُ فَتَشْتَرِيهَا
تَحْمِلُنَا بِهَا فَذَنَبْنَاهَا فَفَسَعْنَا هَا لَكَ حَقٌّ فَجِئْتَنَا بِهَا فَنُطِيعُهَا مِنْهَا فَا مَرُّ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْفَعَ الطَّعَامَ وَأَنْ يُطِيعَهُ الْأُسْرُ قَالَ مُحَمَّدٌ
وَبِهِ نَاخُدُ وَلَوْ كَانَ الْحَكْمُ عَلَى حَالِهِ الْأَدْلُ مَا أَمَرِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنْ يُطِيعَهُ الْأُسْرَى وَلَكِنَّهُ رَأَاهُ فَدَخَجَ مِنْ مِلْكٍ الْأَدْلُ وَكَرِهَ أَكْلَهُ لِأَنَّهُ عِنْدَنَا

لَمْ يَفْنَوْا قِيَمَتَهُ لِمَا جَاءَهُمُ الَّذِي اخْتَارَتْ خَاتَمُهُ وَمَنْ خَرَنَ شَيْئًا قَصَارَكُهُ مِنْ قَجْبِهِ
 غَضَبِي فَكَيْفَ اَلَيْتَا اَنْ يَتَصَدَّقَ بِهِ وَلَا يَأْكُلَهُ وَلَا يَكُنْ لِي رِبْحًا وَلَا سَارِي عِنْدَنَا
 اَهْلُ الْبَيْتِ الْمُحْتَاجِينَ وَهَكَذَا اَكْلُهُ قِيَاسُ قَوْلِ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ عِيسَى بْنِ كَلْبَةَ رَوَيْتُ
 ہے کہ ایک صحابی نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا طیار کیا اور آپ کو بلایا سو حضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کمرے میں اور ہم بھی آپ کے ساتھ کمرے میں سو جب آپ آئے کھانا رکھا گیا تو آپ نے کھانا
 اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ کھانا سو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوٹی پکڑ لی اور اسکو دیر تک اپنے
 منہ میں چبایا سو اسکو نہ کھاسکے سو اسکو اپنے منہ سے پھینک دیا اور کھانے سے باز رہے اور فرمایا
 خبر دے مجھ کو اپنے اس گوشت سے یہ کھان سے ہے اس نے عرض کی کہ یا حضرت ہمارے ایک ساتھی
 کی بکری تھی اور ہماری پاس کوئی چیز نہ تھی کہ اسکو خریدیں تو ہم نے اس کے ساتھ ملبی کی اور وہ بکری
 ذبح کر کے آپ کے لیے طیار کی یہاں تک کہ اسکا مالک اسے سوچا اسکو اسکا مولیٰ دین گئے سو
 حکم کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھانا اوٹھایا جاوے اور قید نہ کر لیا جاوے امام محمد
 نے کہا کہ اسکو ہم لیتے ہیں اور اگر گوشت اپنے پہلے حال پر ہوتا مینے حرام ہوتا تو نہ حکم کرتے حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ کھلانے اس کے قید یوں کو دیکھنا آپ نے دیکھا کہ وہ پہلے کے مالک سے
 نکل گیا اور اسکا کھانا کر وہ رکھنا اسو سچا ہمارے نزدیک سنیں ضامن ہوتا قیمت کا واسطہ نہ
 گئے جسکی بکری لی گئی اور جو کسی چیز کا ضامن ہو پس ہو گئے وہ چیز اسکی لیے ایک وجہ سے
 غصے بہتر ہمارے نزدیک ہے کہ اسکو خیرات کر ڈالے اور اسکو کھادے نہیں اور اسطرح
 نفع اسکا اور قیدی اسکا نزدیک قید خانے میں رہنے والے ہیں جو محتاج ہیں اور یہ سب قیاس
 امام ابو حنیفہ کا ہے **بَابُ جَزَاءِ الْعَمَلِ تَحْسِيلِ رَوَاجٍ بِدُونِ كَابِيَانِ مُحَمَّدٍ**
 قَالَ اخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي اَكْبَرٍ اَنْهُ أَخْرَجَ الرَّهْطَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ الْأَزْدِيِّ
 وَكَانَ عَامِلًا عَلَى حُلُمَانٍ فَطَلَبَ جَائِزَتَهُ هُوَ وَنَدَى لَهُمَا اِنَّ فَاجَزَاهُمَا قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَيَا لَأَخَانَتِ مَا لَمْ يَجِزْ شَيْئًا حَرَامًا بَعَيْنِهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ مَرْحُومِهِ عِيسَى
 رَوَيْتُ کہ اگر ہم زہیر بن عبد اللہ کی طرف نکلا اور وہ ملوان پر عامل تھا سو اسکی دعوت طلب
 کی اگر ہم اور زہیر بن عبد اللہ نے سو دونوں نے اسکو جائز رکھا امام محمد نے کہا کہ جب تک حرام کو

فَهَلْ لَا يَنْتَبِهُ أَنْ يُفْعَلَ تَرْجِمَةً مَا دَعَى دَيْتَ بِكَ أَرَبْ هِمَّ نَسَى كَمَا كَلْعَتِ الْكَلْبُ عُمَى وَه عُمَتْ جَو
 دوسری عورت کے بالین بال جوڑی اور وہ عورت جو اپنے بالوں سے اور بال جوڑادی اور نعت کیا گیا
 حلالہ نکالنے والا اور جبکے لئے حلالہ نکال لیا اور وہ عورت جو دو سر کا بدن گودے اور اس میں نر
 بہرے اور اس عورت پر جو اپنا بدن گما دو امام محمد نے کہا کہ واصلہ تو وہ عورت ہے کہ دو سر عورت
 کے بال میں بال جوڑی اور یہ مکروہ ہے نزدیک ہمارا اور اگر ان کو ملا دے تو اس کا کچھ نہیں اور
 محل اور محل کا یہ بیان ہے کہ ایک مرد اپنی عورت کو تین طلاقیں دیوے پہ چاہے کہ اوسکو کسی دوسرے
 مرد سے نکاح کر دے تاکہ وہ اوسکو اوسکے لئے حلال کر دے پس یہ لائق نہیں اسطے سائل
 کے اور نہ وہ اسطے سائل کے کہ یہ کام کریں اور اس شدہ عورت کے کہ اپنی دونو تمہیلیان اور اپنا
 منہ گودے اور اس میں نیل بہرے یہی کرنا لائق نہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ
 قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ عَنْ أُمِّ ثَوْبَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا بَأْسَ بِالْوَصْلِ
 فِي الْكَلْبِ إِنْ كَانَ صَوْفًا قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَحْنُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَةً أُمِّ ثَوْرٍ
 سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ اگر سر کے بالوں میں ان جوڑے تو اس کا کچھ
 نہیں امام محمد نے کہا کہ یہ سیکھ لیتے ہیں اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ باب
 حَقُّ الشَّكْرِ مِنَ الْمَجْدِ يُقَالُ حَقَّتِ الْمَاءُ وَجْهَهَا أَيْ أَخَذَتْ عَنْهُ الشَّكْرَ مِنْهُ
 بال لیسر کلیان کہا جاتا ہے کہ عورت کے اپنے منہ کو حفت کیا جبکہ اوس کے بال ہیو مُحَمَّدٌ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَسَنَةَ بِنْتِ أَبِي هَرِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَهَا أَحْمَدٌ وَجْهَهُ فَقَالَتْ أَمِيطُ عَنْكَ الْاَذَى تَرْجِمَةً بِهَرِيمٍ
 سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا میں اپنے منہ سے
 بال لیں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ دور کر اوس سے ایذا کو اپنے منہ سے بال لیسر دیت
 ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ عَلَاةٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَانَ
 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَهَا أَحْمَدٌ وَجْهَهُ فَقَالَتْ أَمِيطُ عَنْكَ الْاَذَى
 تَرْجِمَةً بِهَرِيمٍ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ تَرْجِمَةً عَمْرٍو بْنِ مَرْثَدَانَ
 عورت نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ میں اپنے منہ سے بال لوں اوس نے کہا دور کر

اسے ایدہ کو امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم جتنے ہیں اور ہی قول ہے ابو حنیفہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ
 أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ يَكُونُ أَن تُوَسَّمُ الدَّابَّةُ فِي وَجْهِهَا
 أَوْ يَضْرِبُ الرِّجْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ تَرْجَمَهُ اِبْرَاهِيمُ سَمِی سَمِی سے روایت ہے کہ مکروہ کہتے
 تھے یہ کہ دروغ دیا جاوے جائے یا نہ نہیں یعنی اس کے منہ کو مارا جاوے امام محمد نے کہا کہ اس
 کو ہم جتنے ہیں مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ اَلْهَيْثَمِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ كَانَ
 يَقْطَعُ عَلَى بَيْتِهِ لَخْدَيْشِ مَاتَحَتِ الْقَبْضَةُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ
 حَنِيفَةَ تَرْجَمَهُ سَمِی سَمِی سے روایت ہے کہ جب ابن عمر رضی اللہ عنہما قبضہ کرتے اپنی وارہی پر بیٹھے لنگو
 سٹی میں لیتے ہر کاٹتے وہ چیز کہ زیادہ ہوتی مٹی سے امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم جتنے ہیں
 یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا **بَابُ الْخُضَابِ بِالْخَاءِ وَالْوَاوِ مَسْنُونِ** اور
 دسے خضاب کہ زبان مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَج قَالَ حَدَّثَنَا عُمَانُ بْنُ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَتَيْنَا أُمَّ سَلَمَةَ رَوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْقَالٍ مِنْ سَعْفٍ يَسْمُو
 اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَخْضُوبَةً بِالْخَاءِ تَرْجَمَهُ عُمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِی سے روایت ہے
 کہ لائی ہمارے پاس ام سلمہ بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جوڑ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 بال مبارک کا رنگا سہرا ہندی سے مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ
 قَالَ سَأَلْتُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ الْخُضَابِ بِالْوَاوِ قَالَ ثَبَاتٌ لَيْسَ بِهِ وَلَمْ يَرِدْ ذَلِكَ بَابًا قَالَ مُحَمَّدٌ
 وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ رَج تَرْجَمَهُ حَمَّادٌ رَوَيْتُ عَنْ اِبْنِ اِبْرَاهِيمُ سَمِی سے وہم کے خضاب کا
 حکم پوچھا اوس نے کہا کہ پاک درخت سے اور اس کا کچھ در نہ دیکھا امام محمد نے کہا کہ اس کی ہم جتنے ہیں
 اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى
 قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ عَنْ اِبْنِ يَزِيدَ عَنْ اِبْنِ الْأَسْوَدِ الدُّؤَلِيِّ عَنْ ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا أَهْبَسْتُ بِهِ الشَّعْرَ الْخِثَاءُ وَكَأَنَّكُمْ تَرْجَمَهُ
 ابْنِ ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین اوس چیز کے کہ تغیر کرو
 تم ساتاؤس کے بال مہندی اور گہم ہے یعنی مہندی اور دسے کو ملا کر اس کے خضاب کہ مُحَمَّدٌ
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ عَلِيٍّ رَضَا

ع
 حنیفہ
 حکم امام
 سننے اور
 دسے جوڑ
 خضاب کا
 ملا کر سے
 غلام حیدر
 غوث

ابراہیم کو دیکھا کہ بعد اوسکے کہ میں کہتے ہیں امام محمد نے کہا کہ اسی کو ہم اپنے میں اور یہی قول ہے
باب الذی قیل علیہ علیہ السلام اگر عہد والا کا فرسلمان کو
 سلام کہے تو اس کو سلام کا جواب یوں دے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ
 عَنْ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّاهُ مِنْ أَهْلِ الدِّمَشْقِ قَالَا أَنَّ ابْنَ سَعْدٍ قَالَ
 قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ مُحَمَّدٌ نَكَرَهُ أَنَّهُ يَكُونُ الْمُسْلِمُ الْمُشْرِكُ
 بِالسَّلَامِ وَلَا يَأْتِي بِاللَّحْنِ عَلَيْهِ وَهُوَ قَوْلُ ابْنِ حَنِيفَةَ تَرْجِمَهُ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْ فَمِنْ
 كَلِمَتِهِ كِي سَوْجَبَ رَحِمَهُ جَدَّاهُ نَزَّكَرَا اسْمَهُ كَمَا أَنَّ السَّلَامَ عَلَيْهِ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا وَعَلَيْكَ
 السَّلَامُ **باب** امام محمد نے کہا کہ مکروہ ہے یہ کہ ابتدا کرے مسلمان کا ذکر کو سلام کے اور اس کو سلام کا جواب
 دینے کا کج ذریعہ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کا **باب** لَيْكَةُ الْفَكَدَرِ شَبَقْدَرُ
 بَيَانُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي الْجَدْدِ عَنْ قُتَيْبِ بْنِ
 حَبِيبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ كُفَيْتُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَيْكَةُ الْفَكَدَرِ لَيْكَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ رَدْلًا
 أَنَّ الْقَتْمَ يُصْبِحُ صَبِيحَةً فَوَالِ الْيَوْمِ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ كَأَنَّهَا طَلَسَتْ تَرْتَدُّ تَرْجِمَهُ فَر
 بَرَجِيشَ رَدِّهِتِ هُوَ كَالْبَنِي كُنْتُمْ كَمَا كَرْتُمْ قَدَرُ لَيْلٍ سِتَامِ سَوِيْنَ رَاتٍ هُوَ اَوْ بَرَقَ سَوَجُ
 جُزْأَتِهِ اَوْ سَدَنُ كِي صَبْحُ كُوْطُحٍ سَعَى كُوْطُحٍ كُوْطُحٍ رُشْنِي مَوْتِي جِي سَعَى كُوْطُحٍ كُوْطُحٍ
باب مَعْلُومٌ عَلَى الْكَلْبِ اللَّهُ رَدَّاهُ وَارْحَمُوا الضَّعِيفِينَ الْمَرْءَ وَالْطَّبِيعِي جَر
 نِيكَ عَمَلُ كَرَسٍ تَوْفَادُ اسْكُوْا بِنِي جَادِرِيْهَا وَيَكَا اَوْ رَحِمَ كُرُوْ وَضَعِيفُوْهُ يَنْسِي عَمْرَتٍ اَوْ رُكَّعِي رَجَحِيْهَا
 قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَسْكُرُوا مَا شِئْتُمْ وَأَعْلِنُوا
 مَا شِئْتُمْ مَا مِنْ عَبْدٍ يُبَيِّنُ شَيْئًا إِلَّا أَلْبَسَهُ اللَّهُ تَعَالَى رِدْءَهُ تَرْجِمَهُ حَادٍ سَعَى رَدِّهِتِ
 کہ ابراہیم نے کہا کہ جو چیز جاہور پوشیدہ کرو اور جو جاہوظاہر کرو اور زمین کوئی بندہ کوئی ڈانکو
 مکر کہ خدا تعالیٰ اس کو اپنی جاہور پوشیدہ کرے **مُحَمَّدٌ** قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى
 حَدَّثَنَا شَيْخُنَا كُنَّا يَرُكُّهُ إِلَى التَّيْمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ ارْحَمُوا الضَّعِيفِينَ الْمَرْءَ
 وَالطَّبِيعِي تَرْجِمَهُ حَمْدُ صَلَاحِي عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَّكَرَا اسْمَهُ كَمَا أَنَّ السَّلَامَ عَلَيْهِ ابْنُ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَمَا وَعَلَيْكَ
 اَلْاِمَانَةُ وَمِنْ اِسْتَقْبَلَتْ حَسَنَةً عَمِلَ بِهَا مَعْنَى بَعْدَهُ سُرُوْرِيْ كَا بَيَانُ مُحَمَّدٍ

کتاب النصاراء

قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ إِسْرَاقٍ أَنَّهُ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُؤَجَّرُ فِيْهِمْ أَتَيْتُ بَعْدَ
 مَرَّةٍ وَكَذَلِكَ عَوَّلَهُ بَعْدَ مَرَّةٍ فَهُوَ يُعَجَّدُ فِي دُعَائِهِمْ وَرَجُلٌ أَتَاهُمْ عَلَى أَيْمَلٍ بِهِ وَبَعِيلٌ
 النَّاسُ فَهُوَ يُؤَجَّرُ عَلَى تِلْكَ عَمَلٍ بِهِ أَوْ عَمَلٌ يُوَجِّلُ ثَرَكُ الْكَرْمِ صَدَقَاتُ تَرْجُمَةٍ حَمَادٍ وَرَوَيْتُ
 عَنْ كُتُبِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَسَاةٍ فِي حَبْرٍ مِنْ مَرْدٍ كُومَنِي كَيْفَ ثَوَابُ دِيَا جَانِسَةِ الْكَيْفَ تَوَكَّلَا
 عَنْ كُتُبِ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 وَهَمْ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 مَا يَكُونُ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 يُحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسَدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَبَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَمَادَةَ أَمَانَةٌ وَهِيَ بَيْنَ الْعَالِمَةِ وَجُودِ
 وَنَدَامَةِ الْإِيمَانِ أَخَذْتُهَا بِحَقِّهَا كَمَا أَقْبَى الَّذِي تَحْتَ يَدَيْهِ وَهِيَ وَكَانَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ
 تَرْجُمَةٍ حَمَادٍ وَرَوَيْتُ عَنْ كُتُبِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَسَاةٍ فِي حَبْرٍ مِنْ مَرْدٍ كُومَنِي كَيْفَ ثَوَابُ دِيَا جَانِسَةِ الْكَيْفَ تَوَكَّلَا
 عَنْ كُتُبِ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 وَهَمْ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 مَا يَكُونُ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ
 يُحْمَدُ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو حَنِيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَسَدٍ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحَبَرِيِّ عَنْ النَّبِيِّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الْأَمَادَةَ أَمَانَةٌ وَهِيَ بَيْنَ الْعَالِمَةِ وَجُودِ
 وَنَدَامَةِ الْإِيمَانِ أَخَذْتُهَا بِحَقِّهَا كَمَا أَقْبَى الَّذِي تَحْتَ يَدَيْهِ وَهِيَ وَكَانَ كَيْفَ ذَلِكَ يَا أَبَا ذَرٍّ
 تَرْجُمَةٍ حَمَادٍ وَرَوَيْتُ عَنْ كُتُبِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَسَاةٍ فِي حَبْرٍ مِنْ مَرْدٍ كُومَنِي كَيْفَ ثَوَابُ دِيَا جَانِسَةِ الْكَيْفَ تَوَكَّلَا
 عَنْ كُتُبِ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ كَيْفَ مَرْثَمَةَ

الحمد للہ کتاب فضیلت ہستار فی شرح کتاب الاثما تصنیف امام محمد
بن یحییٰ شہیدانی بمشاگرد رشید امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ عباد اللہ محمد عبد العزیز
محمد عبد الرشید علی محمد تاجو کتب کشمیری بازار لاہور کے اہتمام سے
مطبع گلزار محمدی لاہور میں نہایت صحت اور عمدگی سے منسلک
نیز مطبع سے مزین ہر مطبع طبائع خاص و عام ہوئی اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں
کواس سے فائدہ پہنچائے اور اس پر عمل کر نیکی تو فیہ حق عطا فرماوے آمین

حق کا یہی راستہ محفوظ ہے